۱ نام ونشان	۲ صفحہ	۳ سطر	۴ غلط	۵ صحیح	۶ سطر	۷ غلط	۸ صحیح	۹ سطر	۱۰ غلط	۱۱ صحیح	۱۲ سطر	۱۳ غلط	۱۴ صحیح	۱۵ کیفیت
دافر	۱۱۱	۰	۰	۰	۱	زکالا	نکالا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
قریب	۱۱۲	۰	۰	۰	۱	قریب ملن	قریب [illegible]	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
مفاجع	۱۱۳	۰	۰	۰	۱	شاہد	مشہد	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
مضارع	״	۰	۰	۰	۰	۰		۰	۰	۰	۰	۰	۰	مفاجع و مقتضب کے درمیان میں ایک صدر اور عرض کا خانہ اول میں بحر مطلوب کو لکھنا چاہیے اور خانہ دوم میں یہ عبارت لکھی جاتی ہے کہ یہ بحر اوافر رسالہ بحر مضارع سے منقلب کر کے خارج کی گئی ہے
قصیدہ	۱۲۰	۰	۰	۰	۱۳	ہرا	ہنرا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
وارسوخت	۱۲۳	۰	۰	۰	۴	لیا	کہا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
[illegible] و نوحہ	״	۰	۰	۱	۲	ہجری	ہجری	۰	۰	۰	۰	۰	۰	

اطلاع

مشتہرہ دوام جہت ہر خاص و عام

مخفی نرہے کہ کمترین غلام حسن خان عظیم بخش اپنی طرف سے اجازت دیتا ہے کہ جن صاحبان مطبع خواہ تاجران کتب کو خواہش طبع رسالہ ہذا کی ہو وہ چھاپیں بدین شرط کہ نثر و نظم میں رسالہ ہذا کی کوئی عبارت یا نام تبدیل و تحریف و کمی بیشی نفرمایں و نہ عنوان بدلا جاوے بلکہ وہ ہیئت اپنی طبع فرماکے منافع اوٹھائیں درصورت خلاف شرائط دینا نہیں ہر وقت استغاثہ حاکم وقت سے لائق غور و عقوبت میں خدا و رسول کے گنہگار ہونگے — فقط العبد غلام حسن خان عفی اللہ عنہ

نقشہ صحت نامہ نسخہ عروض اردو معہ تاریخ از مولف

طرز نو سے جو یہ کتاب چھپی ہوئی تاریخ اسکے صحت کی — سہو کاتب کی اسمین بابی صریح غلطی سے بجہ ہو گئی ہے صحیح

نام باب جو اصل نسخہ کے خانہ اول مین درج ہین	صفحہ	خانہ اول حوض: سطر	غلط	صحیح	خانہ دوم: سطر	غلط	صحیح	خانہ سیوم: سطر	غلط	صحیح	خانہ چہارم: سطر	غلط	صحیح	کیفیت: خلاصہ مطالب نسبت جدول وغیرہ کے
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
تقریظ کتاب فہرست	۴													سطر ۱ و ۲ کے درمیان مین جو جدول عرضاً جو لفظ کھنچا ہے وہ غلط ہے
تقریظ ۱۲	۱۱													جانب چپ سطر ۱ و ۲ کی درمیان مین جو جدول عرضاً جو کھنچا ہے وہ غلط ہے
[illegible]	۱۱													جانب چپ خانہ آخر مین جو خالی ہے اوسمین ہندسہ ۱ لکھنا چاہیے
[illegible]	۱۱				۲	جزو سالم	مجزو سالم							
[illegible]	۱۱				۲	بحر	مجزو							
نسبت تقطیع	۱۱				۱	لن	تن							
[illegible]	۵													درمیان فاصلہ کی و فاصلہ صغری کے و فاصلہ کبری کے دو جدول کے عرضاً کھنچنا چاہیے
[illegible]	۶													درمیان مفعولات کی و مفاعلتن کی و متفاعلن کے دو جدول عرضاً کھنچنا چاہیے
[illegible]	۱۱	حوض	حرم	خزم										یہ عبارت حوض مین ہے
[illegible]	۷				۲	مفاعلن	مفاعیلن							
کیل و ترکیب	۹				۳	عتن [illegible]	خبن							
ربع و الربع	۱۰				۲	حتن	خبن							
	۱۱				۲	حتن	خبن							
[illegible] مرکب	۱۱				۱۱	اجرب	اخرب							

ہوا اُسکا شہرہ آفرین آفرین	ہر اک نے کہا مرحبا مرحبا	
پس اے صدق تاریخ فصلی ہمین کہہ	لکہا بے بدل قاعدہ نظم کا	۱۲۹۵ فصلی

۱۱ نمبر — قطعہ تاریخ از ایضاً در سنۂ ۱۸۸۳ عیسوی — ۵ شعر

غلام حسن خان مرے دوست صادق	کردن کسطرح اوسکی تعریف کافی
سخن سنج عذب اللسان خوش بیانی	کتاب اک لکہی ہے بہ تحریر صافی
وصاحب صراحت سے کیا خوب لکہا	دقایق کئے سہل سب اختلافی
جو سال مسیحی مین کیے فکر مینے	تو ناتہہ آگیا مجہکو مضمون وافی
کہو صدق مطبع مین چہاپی گئی ہے	کتاب فنون عروض و قوافی	۱۸۸۳ عیسوی

۱۲ نمبر — قطعہ تاریخ از ایضاً در سنۂ ۱۳۰۰ بفارسی — ۴ شعر

خان والا شان جناب معظم	نکتہ دان بے مثال و علم سرشت
نظم تازہ زطبع رنگینش	سخن او گل ریاض بہشت
داو زمنیت عروض و قافیہ را	تازہ گردید از گذیور گشت
سال طبعش بعیوے گفتم	فرزدہ ایدل کتاب عجب نوشت	۱۳۰۰ ہجری

۱۳ نمبر — قطعہ تاریخ از ایضاً در سنۂ ۱۲۹۸ بکرماجیتی بزبان فارسی — ۶ شعر

غلام حسن خان عالی ہمم	عدیم المثال است در شام و روم
گلستان فکرش شگفتہ بباد	نگہدار یارب زباد سموم
الٰہی بود دوست اوشاد کام	ہیاشود دشمنش را زقوم
رفیقش کلام فصیح و بلیغ	بگردش ز مضمون عالی بجو[illegible]
بتحقیق علم عروض و قوافی	نوشتہ کتابی خوشا بالعموم
بگفتم پئے طبع او سال [illegible]	عدیم النظیر این کتاب علوم	۱۹۳۸ بکرماجیتی

بفارسی

خان والاشان غلام حسن
بعروض و قوافی از رہِ لطف
ہمہ الفاظ او رحیق مراد
وانمود او کلام پیچیدہ
قصد طبع کتاب چون فرمود

شاعر خوش بیان خجستہ خو
کرد یکجا قواعد نیکو
حرفہا ہم چو شاعر مملو
مکر او گشت شانہ گیسو
مژدۂ مرحبا رسید بأو

بہر سالش ز حرف منقوط
جمع کردہ خوشا کتاب بگو
۱۲۶۵ھ

۹ نمبر	قطعہ تاریخ از الضیا در ۱۲۶۵ ہجری بزبان اردو	۷ شعر

اے صدق لکھو بہر اور تاریخ
کیا خوب لکھی کتاب موزون
ہے فکر عظیم یہہ کتابت
تحسین و ہزار آفرین ہے
تعریف ہو اوسکی کس طرح سے
عاجز ہے یہان زبانِ خامہ

ہو اور بہی حاسدونکو توبیخ
ہے جلوہ گر آفتاب مضمون
ہے فور عظیم یہہ کرامت
ہم رتبہ خلیل بہی نہین ہے
جو کوئی کتاب ایسے لکہی
جیسے ہے یہی بیان خامہ

تاریخ کہو عجب ابجد
تاج سر شاعران اوحد
۱۲۶۵ھ

۱۰ نمبر	قطعہ تاریخ از الصفا در ۱۲۶۵ فصلی	۵ شعر

غلام حسن خان تخلص عظیم
قواعد کئے مجتمع نظم کے
عروض و قوافی کے عالم ہین وہ

طبعیت ہے اونکی نہایت رسا
رسالہ عجب لطف سے ہی لکھا
بجا ہے تعریف مین سے بجا

دوستونکے لئے عذوبت ہے	حاسدونکی لئے ہے سخت عذاب
عہد پیری کی اونکے ہے تالیف	سبکو دیکھلادیا ہے زور شباب
قاعدے خوب عام فہم ہے لکھے	لکھا یا خاص خاص لب لباب
تازہ اک بحراور ہیہ اسکے	گویا بحر ونمین ہی درخوش آب

دیکھکر سب نے یہہ کہی تاریخ
بہتر وعمدہ دل پسند کتاب
۱۳۰۵ھ

۷ نمبر	قطعہ تاریخ دیگر از الیضاً در ۱۳۰۵ ہجری	۱۱ شعر

مخدوم ومکرم ومعظم	اک دوست مرے ہین فرد عالم
مشہورعظیم سے ہے تخلص	ہین لایق وصف نی لفمص
ہین شاعر نامی وگرامی	مشہور ہے اونکی خوش کلامی
مداح ایمہ وپیمبر	سحبان زمانہ ہین مقرر
وہ اکمل وافضل جہان ہین	افضلین کہتے ہین نکتہ دان ہین
مجبور صفات مین قلم ہے	تعریف ہو جسقدر وہ کم ہے
توصیف مین اونکی ذہن معذور	ہے میرے طرح قلم بہی مجبور
کس لطف سے ہے رسالہ لکھا	ہے ذکر عروض وقافیہ کا
تحریر کے طرز ہے خوش اسلوب	جسنے دیکھا کہا بہت خوب
اے صدق لکہو تم اسکے تاریخ	ہجری مین رقم ہو جسکے تاریخ

ثان سنو یہہ مادہ ہے مقبول
کیاخوب لکہی کتاب مقبول
۱۳۰۵ھ

۸ نمبر	قطعہ تاریخ [illegible] الیضاً در ۱۳۰۵ ہجری	۶ شعر

٤
خور درجا سوختن بجز شکستہ ز رشک — ہر کلام خویش با بہ کجلک و تعقید لیب
دور از باغ سخن بالیش ہوای شاہگان — جوہر سیفی رسیف نطق او شد رایگان
گرد بہر سال طبعش طبع من فکر عظیم — گشت بہر نظم حرف جستجو دہن سلیم
بیت
شد زہر زہ مصرعہ اخیر آ عیان — نور سال عیسوی از نیّر اوج بیان
آئینہ گردید آئین عروض موشگاف ۱۲۹۷ — فیض ذا فرحسن کامل لطف سالم طبع صاف ۱۸۸۰

نمبرہ
قطعہ تاریخ طبع فکر عالی تمیز دل عزیز مولوی شیخ یوسف علی صاحب متخلص بہ عزیز سلمہ اللہ تعالی بہ تخرجہ اعداد — ۲ شعر

نظم عروض مین کتاب کیا ہی لکہی ہے صاف — بات ہر ایک معتبر قول ہر ایک مستقیم
سال کے انکی ہے جو فکر تو کہا ہے اسمین آ عزیز
لفظ خیر الکلام الوجیزہ کی رسالۂ عظیم ۱۲۹۷

۶ نمبر
قطعہ تاریخ طبع رسالہ ہذا بدایع قلم معجز رقم مکرمی و معظمی گزیدہ گویان جناب سید مبارک حسین صاحب متخلص صدق زید مجدکم — ۱۲ شعر

ثبت عربی مثال نکتہ دان — ہین جناب عظیم فیض مآب
عمدہ تاریخ گو ہین شاعر ہین — اور مداح ہین براہ ثواب
نظم مین اونکے شان اعلا ہے — ہین زبان سخن مین عرش جناب
نظم کو آئینہ اونہون نے کیا — طوطی ہند کا ملا ہے خطاب
قدر اونکے ہے ٹہیک جنت سخن — نظم کے ہین بہم ہزار اسباب
گرگ [illegible] ہے اونکے باغ سخن — جس کی روش سے لوٹین ہوتا ز گلاب
سلک منظوم ہے کلام اونکا — کہ عالم مین ہیں وہ در نایاب
نسخہ لکہا عروض و قافیہ مین — دو نمونے ہین روضۃ الاحباب
گئے سہل قافی مشکل — ہے نظر مین عجایب العجایب

نام	معنی و شرح وغیرہ
	چھہ مصراع کو کہتے ہین اسمین چار مصراع ایک وزن و قافیہ کے اور دو مصراع کہ جسکو ٹیپ کہتے ہین اوسی وزن پر مگر قافیہ مختلف فیہ ہین ہون اور یکے بادیگرے چھو مصراعے باخود ہا چسپان ہون اوسکو ایک بند کہتے ہین اسی طرح سے سلسلہ وار ہر بند یکے بادیگرے بطور مثنوی کے یا قصیدہ کے ہم وزن چسپان رہین اسکا نام مسدس ہے اسمین ہزارہا مراثے و بہت سے واسوخت ہین اور اگر ایک مطلع مین چار مصراع دوسرے ہم وزن و ہم قافیہ یا مختلف القافیہ چند طرح سے کہے جادین تو اوسکو تضمین مسدس کہین گے۔ اور اگر مسدس اردو مین ٹیپ عربی یا فارسی کی اردو سے ہم وزن آوے اور چسپان ہو جاوے
مسبع ۷	تو جائز ہے۔ پنجم مسبع سات مصراع کا ایک بند ہوتا ہے
مثمن ۸	اوسکو کہتے ہین لیکن فی زمانا جاری نہین ہے ششم مثمن آٹھ مصراع کا ایک بند ہوتا ہے یکے بادیگرے رہنا چاہیے مگر فی زمانا جاری نہین ہے اسمین مراثے و واسوخت متقدمین کے ہین
متسع ۹	ہفتم متسع نو مصراع کا ایک بند ہوتا ہے یہہ بھی فی زمانا
معشر ۱۰	جاری نہین۔ ہشتم معشر دس مصراع کا ایک بند بطور مثمن کے ہوتا ہے یہ بھی فی زمانا جاری نہین ہے۔
مستزاد	اوسکو کہتے ہین کہ ہر شعر یا ہر مصراع کے آخر مین ایک فقرہ نثر کا چھوٹا سا کہ مصراع اصل کے وزن مین ملایا جاتا ہے فی زمانا ہر مصراع کے آخر مین زیاد [illegible] ج ہے اور ہر شعر کے آخر مین جاری نہین

نام	معنی و شرح وغیرہ
ر	یعنی لڑی کو کہتے ہین اور اصطلاحاً اوس نظم کا نام ہے کہ اپنے شعر یا اشعار غیر پر عربی یا فارسی خواہ اردو ہو اپنی جانب سے مصرعے اوس پر جداگانہ ہم وزن و ہم قافیہ چسپان کرے کہ وہ شعر ایک ڈال ہوجاوے ایسے کو مسمط کہتے ہین کئی طرح پر نام اسکے علٰحدہ علٰحدہ
مثلث ۱	آئے ہین اول مثلث تین مصراع کو کہتے ہین یعنے ایک شعر کے اول مین ایک مصراع اوسی وزن و قافیہ کا کہا جاوے کہ شعر مذکور سے چسپان رہے ایسی طرح پر تمام غزل مین ایک ایک مصراع ہر شعر مین چسپان کیا جاوے اوسکو مثلث کہتے ہین اور اگر ایک ہی شعر یا ایک ہی مطلع پر کئی طرح سے مصراع اول چسپان کرے تو اوسکا نام تضمین مثلث ہے لیکن فی زماننا جاری نہین ہے۔
مربع ۲	دوسرے مربع چار مصراع کو کہتے ہین یعنی ایک مصراع مین تین مصراع ہم وزن و ہم قافیہ ایک حال کے ایسے چسپان کئے جاوین کہ چوتھا مصراع اون تینون مصراعون سے مل جاوے اور اگر ایک ہی مصراع پر تین مصرعے کئی طرح پر چسپان کئے جاوین تو اوسکو تضمین مربع کہین گے
مخمس و خمسہ ۳	فی زماننا جاری نہین ہے سوم مخمس پانچ مصراع کو کہتے ہین یعنے ایک شعر مین تین مصراع ہم وزن و ہم قافیہ ایسے چسپان کئے جائین کہ پانچون مصرعے ایک ہوجاوین اور اگر ایک ہی مطلع یا فرد وغیرہ مین چند طرح سے مصرعے چسپان کئے جاوین تو اوسکو تضمین مخمس
مسدس ۴	کہتے ہین اور خمسہ و تضمین خمسہ بھی کہتے ہین۔ چہارم مسدس

نام	معنی وشرح وغیرہ
	لاتے ہین اوسی کا نام ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے اور مقتضب اوسکو کہتے ہین کہ جس قصیدہ مین ابتدا سے مدح یا قدح بیان ہو
مثنوی ١١	اوس نظم کو کہتے ہین کہ کچھ اشعار جسکی تعداد کی حد مقرر نہین ہے اون اوزان مین جو مثنوی کی مقرر ہین کہی جاوین اور ہر شعر کا قافیہ علیحدہ علیحدہ ہو اور اوسکے بھی اشعار سلسلہ کے ساتھ اکثر ہوتے ہین۔
ترجیع بند ١٢	لغت مین پھرنے کو کہتے ہین اور اصطلاحاً اوس نظم کو کہتے ہین کہ چند اشعار بطور غزل مع مطلع ایک وزن و قوافی کے کہہ کر ایک خانہ قرار دین بعد اوسکے ایک مطلع دوسرے قافیہ مین لیکن ہموزن اوسکی کہ معنی اون اشعار سے علاقہ نہ رہے بطور بند کے کہ پہلے اشعار کے آخر کے مصراع نہایت چسپان رہے گرہ دین بعدہ دوسرا خانہ اوسی طرح پر اوسی وزن پر دوسرے قافیہ مین اوسی قدر شعر کہکر دوسرا مطلع خواہ وہی سابق مطلع کا ساتھ تضمین کرین اسیطرح جسقدر چاہین بند کہین اور اگر اول بند کا مطلع ہر غزل کے بند مین ایک ہی آتا جاوے تو اوسکو تضمین کہتے ہین اور اگر ہر بند مین جداگانہ آوے اور گرہ کے ساتھ چسپان رہے اور ہر بند شمار مین یکسان ہون اور بعضے نو شعر کے بعد بند لگاتے ہین اور بعضے دس شعر کے بعد و بعضے گیارہ شعر کے بعد و بعضے بارہ شعر کے بعد و بعضے تیرہ شعر کے بعد بند چسپان کرتے ہین جائز ہے اور ترکیب بند بھی اسی کو کہتے ہین۔
مسمط ١٣	معنی تسمیط کا [illegible] مین موتی پرونے کو اور مسمط موتی پروئے ہوئے

معنی و شرح وغیرہ	نام
تو اوسے فرد المطالعہ کہتے ہین اور جس قصیدہ کے شروع یعنی ابتدا مین کچھہ اشعار بطور تمہید بہار و گلزار یا صفت زمانہ یا شکایت گردش لیل و نہار روزگار یا عشق و حسن وغیرہ کے بیان کرکے اصل مطالب کی جانب متوجہ ہوتے ہین یعنی مدح خواہ ہجو جو منظور ہو کہتے ہین اوسکو گریز و حسن تخلص و تخلیص کہتے ہین مثال اوسکی بجنسہ بحری کا شکار ہے بدین معنی کہ اگر شکار سمت مشرق ہے تو بحری مذکور سمت مغرب چلے جاتی ہے دفعۃً بلند ہوکر صید کے اوپر آکر شکار کرتی ہے اوسی طرح سے قصیدہ مین بھی پہلے دوسرا بیان کرتے ہین پھر دفعۃً اوس سے گریز کرکے خوب صورتی کے ساتھہ باشارہ معقول اصل مطالب پر آجاتے ہین اور واضح رہے کہ قصیدہ مین جو مدح ہو لیس تعریف ممدوح مین کچھہ ذکر سراپا و کچھہ وصف ہتھیار و کچھہ مدح اسپ و فیل و کچھہ وصف شجاعت و دلیری و کچھہ وصف مکان جیسا لائق شان ممدوح کے ہو اور آخر مین اشعار دعائیہ شرطیہ یعنی جبتک کہ زمین و آسمان یا روشنی مہر و ماہ رہے ہیرا اقبال رہے بیان کرکے ختم کرتے ہین۔ اور تشبیب لغت مین اوسکو کہتے ہین جو جوانی کے دنون کا مذکور اور عشق کا حال قصیدہ مین بیان ہوتا ہے اور اصطلاحاً یہہ ہے کہ چند اشعار بطور مدح یا ہجو کے پہلے قصیدہ مین لکھے جاوین لیکن اب یہ قید باقی نہین ہے تمہید بہار خواہ حسن یا عشق یا شکایت زمانہ وغیرہ قصیدہ [illegible] بیان کرکے اصل مطلب پر رجوع	

نام	معنی و شرح وغیرہ
	ہوتے لیکن شعراے متقدمین نے تین سے کم اور بجلس شعر سے زیادہ نہین لائے ہین اور شعراے متاخرین نے ننو شعر سے زیادہ ایک غزل مین لائے ہین ۔
قصیدہ ۱۰	لغت مین گاڑے مغز کو کہتے ہین اور عربی مین پانچ پانچ سو شعر کا ایک قصیدہ ہوتا ہے اور فارسی مین ننو سو ۱۲۵ سو شعر کا قصیدہ ہوتا ہی اور اردو مین بھی دو دو سو شعر کا قصیدہ ہوتا ہے اور کئی مطلع سے ہوتا ہے اور درمیان مین بھی مطلع ہوتے ہین اور قصیدہ مین قید عشق ومحبت کی نہین ہے اور قصیدہ کئی طرز پر کہا جاتا ہے ایک ۔ تشبیب بہاریہ جسمین بہار وگلزار کی تعریف کے بعد صفت مخاطب کی کرتے ہین ۔ دوم تشبیب حالیہ یعنی شکایت وگردش زمانہ کی بعد تعریف مخاطب کرتے ہین ۔ سوم تشبیب عشقیہ یعنی جدائی کے حالات بیان ہون چہارم تشبیب فخریہ یعنے پہلے اپنی تعریف بعدہ اوس سے بڑھکے مخاطب یعنی ممدوح کی تعریف ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آخر مین جو حرف واقع ہوتا ہے اوسی حرف کے ساتھ قصیدہ کو نسبت دیتے ہین واگر حرف جیم ہو تو جیمیہ او اگر لام ہو تو لامیہ اور اگر میم ہو تو میمیہ کہتے ہین ۔ اور ذکر تشبیب کا دمقتضب کا ذیل مین کیا جائیگا اور کبھی قصیدہ کا نام اوسکے مرتبہ پر لحاظ کرکے رکھتے ہین یعنی الہامیہ کہ جسکا ہر ایک شعر صنعت خاص [illegible] گیا ہو اور شمسیہ اوسکو کہتے ہین کہ جسکے ہر شعر کی ردیف آفتاب [illegible] جس قصیدہ مین دو مطلع سے زیادہ ہون

نام	معنی و شرح وغیرہ
	اور تیسرے مین قافیہ نہین ہوتا اور چوتھا مصراع رباعی کا نہایت دلچسپ وبہتر ہوتا ہے اور اگر چار مصراع رباعی کے وزن پر نہون تو اوسے رباعی نہ کہین گے۔
قَطعَہ ۸	ایک مضمون سلسلہ وار مع قافیہ بلا مطلع جو آخر کے شعر پر ختم ہو اور قطعہ تعداد شعر پر منحصر نہین جسقدر شعر مین وہ سلسلہ تمام ہو لیکن دو شعر سے کم کا قطعہ نہین ہوتا ہے
غَزَل ۹	عشق آمیز باتین بندش کرنے اور محبت و معشوق کے حسن و جمال و جدائی و قلق و رنج و ملال و وصل کی خوشی کا احوال خواہ مدح خواہ قدح یعنے ہجو کا حال نظم کرنا اور ہر شعر مین ایک ایک مضمون علٰحدہ علٰحدہ و مختلف ختم ہو دوسرے شعر کا محتاج نہ رہے اور عربی مین مرد کا عشق عورت کے ساتھہ اور فارسی مین مرد کا عشق امرد کے ساتھہ اور بھاکھا مین عورت کا عشق مرد کے ساتھہ موزون کرتے ہین اور اُردو مین پیروی فارسی کی کرتے ہین اور گاہے بطور عربی کے بیان کرتے ہین اور اصل تعریف غزل کی یہ ہے کہ اوس مین مضمون عشق کا موزون ہو لیکن شعرائے متاخرین نے مضامین شراب و کباب و وعظ و پند و معرفت و نصیحت کے بھی باندھتے تھے اب فی زمانہ شعرا نے اپنے معشوق کو دوسرے کا عاشق ٹھہرا کر اظہار رشک اور کچھہ چھیڑ چھاڑ کی باتین لطف آمیز موزون کرتے ہین اور محققین کے نزدیک غزل پانچ شعر سے [illegible] اور گیارہ شعر سے زیادہ نہین

تشریح ومعنی وغیرہ	نام قافیہ
بمعنی ضامن گردانا کسیکو اور نباہ ہین اپنے لانا بانی نشرح صدر۔	تَضْمِین ۸
اوس شخص کو کہتے ہین کہ پیچھے دوسرے کے ایک سواری پر سوار ہو دباقی بمعنی اصطلاحًا مندرجہ نقشہ یازدہم ہے۔	رَدِیف ۹

بیان نظم وتعریف رباعی وقطعہ وغزل وقصیدہ ومثنوی وترجیع بند ومسمط وغیرہ

معنی وشرح وغیرہ	نام
اوس کلام کو کہتے ہین جو وزن وقافیہ رکھتا ہو۔	نَظْم ١
شروع یعنی اول شعر کو کہتے ہین کہ جسکے دونون مصراع کا قافیہ برابر ہو اور اگر بار ردیف ہو تو بھی برابر ہو۔	مَطْلَع ٢
جو شعر کے بعد مطلع اول کے آوے اور بعض نے مطلع ثانی وثالث وغیرہ کے بعد جو شعر آوے اوسکو کہتے ہین۔	حُسْن مَطْلَع ٣
جو شعر کہ سب اشعار سے بہتر وعمدہ ہو اوسکو کہتے ہین۔	شاہ بَیْت ٤
جسکے ایک مصراع اول ہین ردیف ہو خواہ نہو اور مصراع ثانی ہین قافیہ وردیف دونون آدین اور بعض اوس شعر کو کہتے ہین کہ سوائے اوس شعر کے کوئی دوسرا شعر کہا نہ گیا ہو۔	فَرْد ٥
آخر شعر کو کہتے ہین جسمین نام خواہ تخلص کہنے والے کا ضرور مندرج ہو	مَقْطَع ٦
چار مصراع [illegible]ام پہلے دوسرے وچوتھے کا قافیہ ایک ہوتا ہے	رُبَاعی ٧

نام قافیہ	تشریح ومعنی وغیرہ
مُتَرَادِفْ ۱	بمعنی درپس یک دیگر سوار شوندہ وبمعنی پے در پے و دو سہ لفظ کہ در معنی شریک ہون باقی بمعنی اصطلاحی نقشہ نہم در بیان اقسام تقسیم قافیہ کی مندرج ہے
مُتَوَاتِر ۲	بمعنی تنہا تنہا و یک یک بہم آنا و پے در پے آنا باقی بیان حال نقشہ ایضاً
مُتَدَارِک ۳	بمعنی معلوم کرنا اوس چیز کا کہ فوت ہوئی ہو اور جا پہونچنا باقی حال مندرج نقشہ ایضاً۔
مُتَرَاکِب ۴	بمعنی برہم نشستہ یعنے آگے پیچھے سوار ہونا باقی لبشرح نقشہ ایضاً
مُتَکَاوِسْ	بمعنی ایضاً ایضاً ایضاً۔

تشریح عیوب قافیہ کی جو کہ نقشہ دہم میں مندرج ہے

اِقْوَا ۱	بالکسر ہمزہ یعنی الف بمعنی تمام ہونا توشے کا باقی حال اصطلاح نقشہ دہم مین درج ہے۔
تَعَدِّی ۲	بمعنی تجاوز کرنا حد سے باقی لبشرح صدر۔
غُلُو ۳	بمعنی بلند کرنا ہاتھ کا جسقدر بلند ہوسکے باقی لبشرح صدر۔
سِنَاد ۴	بکسر سین مہملہ بمعنی مختلف ہونا حرف ردف کا باقی لبشرح صدر۔
اِیطَا ۵	ایضاً بمعنی اوبھارنا کسیکو کہ پاؤن ایک چیز پر رکھے اور اوسکو پامال کرے باقی لبشرح صدر۔
اِکْفَا ۶	ایضاً بمعنی اوبھ مقصد سے پھرنا باقی لبشرح صدر۔
تَحْوِیل ۷	بمعنی ہمیشہ وقت معین پر کسی چیز کا بہم پہونچانا یا کوئی شے کا دینا یا لینا باقی لبشرح صدر۔

نام حرکت و حروف	تشریح و معنی وغیرہ
تشریح اون حرکات کی جو ساتھ حروف تاسیس وغیرہ کے آتے ہین مندرجہ نقشہ نہم	
رَس ۱	معنی اسکے ابتدا کے ہین یعنی پہلی حرکت یہی ہے باقی حال نقشہ نہم مین مندرج ہے۔
توجیہ ۲	معنی اسکے یہ ہین کہ حرکت نے مونہہ سامنے ساکن کے کیا باقی حال بشرح ایضاً۔
اِشباع ۳	بالکسر بمعنی سیر ہونے کے ہین یعنی بسبب حرکت اپنے کے آسودہ ہو جانی اور رہنے سے باقی حال بشرح ایضاً۔
حَذو ۴	با حاے حطی و ذال معجمہ سے ہے معنی اسکے لغت مین برابر ہونا یعنی لزوم مین برابر حرکت تاسیس کے ہے باقی بشرح ایضاً۔
تشریح اون حرکات کی جو ساتھ حروف وصل وغیرہ کی بعد حرف روی کے آتے ہین مندرجہ نقشہ نہم	
مَجرٰی ۱	بمعنی جاے گذرنے آواز کی طرف حرف وصل کے باقی حال اسکا نقشہ نہم مین مندرج ہے۔
نَفاذ ۲	حرکت حرف وصل کو کہتے ہین باقی حال بشرح ایضاً۔
تشریح اقسام و تقسیم قافیہ باعتبار وزن اور قافیہ کے تقسیم پانچ [illegible] ذیل پر ہین	

نام بجود حرکت قافیہ	تشریح معنی وغیرہ
	قافیہ رئی سے کیسے ہوئے ہین باقی حال و اصطلاح نقشہ نہم کے بیان حرف ردی مین مندرج ہین اور اصل حرف قافیہ کا ردی ہے۔
تاسیس ۲	لغت مین بنیاد رکھنا یعنے بنیاد قافیہ کے اسی حرف سے ہے اور باقی حال نقشہ نہم مین مندرج ہے
دخیل ۴	معنے اسکے درمیان مین آنے والے کے ہین یعنے جو حرف کہ حرف تاسیس و ردی کے بیچ مین آوے باقی لبشرح صدر۔
ردف ۵	بکسر راے مہملہ و سکون دال مہملہ لغت مین پچھلی چیز کو کہتے ہین اگرچہ ردی سے پہلے آتا ہے لیکن بلحاظ اسکے کہ حرف ردی پر پہلے نظر پڑتی ہے باقی بشرح صدر یعنی نقشہ نہم کے۔
قید	لغت مین بند کے معنے ہین باقی حال نقشہ نہم مین مندرج ہے۔

تشریح اون حروف کی جو بعد حرف روی کی آتے ہین مندرجہ نقشہ نہم

وصل ۱	لغت مین معنی چمٹنے کے ہین باقی حال نقشہ نہم مین درج ہے۔
خروج ۲	لغت مین معنی نکلنے کے ہین یعنی حرف وصل سے باہر ہے باقی حال لبشرح ایضاً۔
مزید ۳	زائد کو کہتے ہین یعنی جو مروف حرف خروج سے زائد ہو باقی حال لبشرح ایضاً۔
نائرہ ۴	لغت مین بھاگنے والے کو کہتے ہین یعنی جو حرف کہ بعد حرف مزید کے آوے اور کنارہ پر پڑے باقی [illegible] شرح ایضاً۔

نام بحور و حرکت قافیہ	تشریح و معنی وغیرہ
	باسانی زبان پر جاری ہوتے ہین۔ لہذا بنا مزد منسرح ہوئی
مُضَارِع ١٥	بمعنی مشابہ کی ہین اور یہ بحر بحر منسرح سی مشابہت رکھتی ہی کیونکہ وتد و وتد مفروق دونون بحور مین آئی ہین اور قول خلیل کا یہ ہی کہ یہ بحر بحر ہزج سی ہم شبیہ ہی کیونکہ وتد مجموع دونون بحور کے مقدم ہین لہذا بنا مزد مضارع ہوئی۔
مُقْتَضَب ١٦	معنی اقتضاب کی کاٹنے کے ہین لہذا اس بحر کو بحر منسرح کا ٹا ہی کیونکہ ارکان ان دونون بحور کی ایک ہین
مُجْتَث ١٨	معنی اجتثاب جڑ اوکھیڑنے کی ہین اور بحر ہذا کو بحر مقتضب سے اوکھاڑا ہی اور بعض کا قول یہ ہی کہ اس بحر کو بحر خفیف مسدس سے کیونکہ بحر ایک رکن اول کی باقی ہر سہ ارکان دونون ایک ہین
مُتَقَارِب ١٩	چونکہ اس بحر کے اوتاد و اسباب باہم نزدیک ہین اور تقارب کے معنی نزدیک کے ہین لہذا بنا مزد متقارب کیا ہے۔
مُتَدَارِک ٢٠	بمعنی دریافتن و پیوستن کے ہین یعنے اسباب و اوتاد سے ملی ہے اور ابوالحسن اخفش نے اس بحر کو نکالا ہے۔

بیان تشریح قافیہ و حرف روی اور اون حروف کے جو قبل حرف روی کے آتے ہین

قَافِیہ	لغت مین پیچھے چلنے والے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین بار بار لانا چند الفاظ مختلف کا ساتھ حروف معین [illegible] مصرعون مین و باقی حال نقشہ نہم مین مندرج ہے۔
رَوِی	لغت مین رسّی کو کہتے ہین جس سے شلیتا اونٹ کا [illegible] گویا حروف قافیہ

نام بحور	تشریح ومعنی وغیرہ
	اور اہل عرب اکثر اشعار فخریہ معرکہ جنگ مین ایسے وزن پر پڑھتے ہین۔
رَمَل ۸	لغت مین حصیر بافتن یعنی چٹائی بُننے کو کہتے ہین یعنی رکن اس بحر کے مانند چٹائی کے اسباب و ریسمان سے بنے ہوے ہین اس لیئے نامزد رمل سے کیا ہے۔
سَرِیْعْ ۹	بمعنی جلدی کی ہین یعنی جلد تر چلنا یا جلد تر بولنا چونکہ اسمین اوتاد و اسباب زیادہ ہین بدین سبب نامزد سریع کے ہے اور اسمین مثمن نہین آتا ہے۔
خَفِیْفْ ۱۰	یہ بحر سبک ترین ہے اور خفت وزن کی اسمین ہے اور عربی مین صرف یہ بحر مسدس ہے لیکن اہل فارسی اسکو مثمن مین بھی لائے ہین
جَدِیْدْ ۱۱	چونکہ یہ بحر بعد خلیل بن احمد و ابوالحسن اخفش و یوسف نیشاپوری کے حکیم بزرجمہر قمی وزیر نوشیروان عادل نے تازہ پیدا کیا لہذا جدید کہتے ہین یہ بحر مخصوص واسطے اہل فارس کے ہے لیکن شعرائے فارس کے نزدیک ناپسند ہے۔ اور اس بحر مین مثمن نہین آتا ہے۔
قَرِیْبْ ۱۲	اسمین ارکان مضارع کے قریب مین اور یوسف نیشاپوری نے قریب زمانہ خلیل بن احمد کے اس بحر کو نکالا ہے لہذا نام اسکا قریب رکھا گیا ہے اور اس بحر مین مثمن نہین آتا ہے۔
مُشَاکِل ۱۳	اس بحر کے ارکان ہمشکل بحر قریب کے ہین لہذا مشاکل نامزد ہوئی ہے اس بحر مین مثمن نہین آتا ہے۔
مُنسَرِح ۱۴	بمعنی آسانی کے ہین چونکہ ا[illegible] بحر مین سبب ہا مقدم اوتاد پر ہین د

نام الفاظ	تشریح و معنی وغیرہ
اَخرم ۲۶	بالفتح بمعنی شکستن دندان یعنی پوپلا باقی تشریح زیر مزحاف مسدہ۔

تشریح بحور متعلقہ دوائر ارکان مندرجہ نقشہ چہارم

طَوِیل	بمعنی دراز کے ہین اسلیے نام طویل ہوا اسمین سوائے مثمن کے مسدس نہین آتا ہے۔
مَدِید	بمعنی کشیدہ یعنی بحر طویل سے اسکو نکالا ہے و بعضے کہتے ہین کہ دو سبب دو طرف ارکان سباعی سے کھینچا گیا ہے اور اسمین سوائے مثمن کے مسدس نہین آتا ہے
بَسِیط	بمعنی گسترانیدہ کے ہین یعنی کشادگی مین مانند مدید کے ہے اور زبان عرب مین بھی ان تینون بحور مین مثمن آتے ہین لہذا نام انکا طویل و مدید۔ و بسیط پڑا ہے یعنی لانبا و کھنچا ہوا اور حاصل معنی ہر سہ بحور کے ایک ہین۔
کَامِل	اسمین حرکات بسیار ہین یعنی ہر رکن مین پانچ متحرک لائے ہین لہذا کامل نامزد کیا ہے۔
وَافِر	بشرح بحر کامل کے ہے اوسی سے پھیر کی نکالا ہے۔
ہَزَج	بمعنی آواز خوش گوار کی ہے اور اہل عرب بیشتر اشعار با واز خوشتر سرود مین گاتے ہین لہذا اسکا نام ہزج رکھا ہے اور یہ بحر خوب وزن سے عربی مین آئے ہین۔
رَجَز	لغت مین معنی اسکے اضطراب و سرعت کے ہین گھبرانا و جلدی کرنا

نام الفاظ	تشریح ومعنی وغیرہ
	کا نقشہ دوم مین مندرج ہے۔
ترفیل ٣٤	بالفتح بمعنی دامن کشیدن ودراز کردن یعنی دامن کشادہ کرنا باقی بشرح الفا۔
خرم ٣٥	بالفتح خاء معجمہ وسکون راے معجمہ بمعنی شگافتن پرہ بینی وناک کاٹنا باقی بشرح الفا۔ اور اسکے متعلق دس زحاف ذیل ہین۔
جمم ٣٦	بفتحتین بمعنی تیرہ شدن مرد در جنگ باقی بیان اصطلاح کا زیر زحاف خرم کے مندرج ہے۔
اعقص ٣٧	بالفتح پیچیدن موئے کلالہ ومعنی دوم پیچ کھائے ہوئے سینگ اوپر کانون کے باقی بشرح صدر۔
اشتر ٣٨	بالفتح بمعنی بریدہ شدن وبرگشتگی پلک یعنی پلک پھرا ہوا باقی بشرح زحاف صدر۔
زلل ٣٩	بفتحتین بمعنی بے گوشتی ران باقی بشرح زحاف صدر
ابتر ٤٠	بفتح بریدن دم را وبیخ برکندن باقی بشرح زحاف صدر
اقصم ٤١	بفتح بمعنی شکستہ دندان یعنی دانت ٹوٹا ہوا باقی بشرح زحاف صدر
عضب ٤٢	بفتحتین بضاد معجمہ بمعنی شکستہ شاخ وباصطلاح آنا زحاف خرم کا رکن مفاعلتن مین یعنی ساقط کنندہ حرف اول ہے۔
اثلم ٤٣	بفتح بمعنی رخنہ کردن یعنی سوراخ دار باقی بشرح زحاف صدر۔
اخرب ٤٤	بالفتح بمعنی دونون کان چھدے ہوئے باقی بشرح صدر۔
اخرم ٤٥	بالفتح بمعنی نکٹا باقی بشرح [illegible] زحاف صدر۔

نام الفاظ	تشریح و معنی وغیرہ
کَشْف ١٨	بفتح بمعنی کانٹا اینڈی نشتر کی باقی بیان بشرح نقشہ دوم کے
خَبْل ١٩	بفتح خاء معجمہ وسکون بائے موحدہ بمعنی ہاتھہ پاؤن کاٹنے کے ہین باقی بشرح الیضاً۔
وَقْف ٢٠	بفتح بمعنی استادن یعنی ٹھہرنا باقی بشرح الیضاً۔
شَکْل ٢١	بفتح بمعنی پائے چارپایہ برسن لبستن و معنی صورت بگڑنے کے ہین باقی بشرح الیضاً۔
اَصْلَم ٢٢	بفتح بمعنی گوش از بن بریدن و معنی کان کاٹنے کے ہین باقی بشرح الیضاً
تَشْعِیْث ٢٣	بفتح بمعنی پراگندہ شدن یعنی بکھیرنا باقی بشرح الیضاً۔
اَحَذّ ٢٤	بفتحتین بمعنی کوتاہ شدن و کاٹنے کے ہین باقی بشرح الیضاً۔
قَطْع ٢٥	بفتح بمعنی بریدن یعنی کاٹنا باقی بشرح الیضاً۔
جَدْع ٢٦	بفتح جیم عربی وسکون دال مہملہ بمعنی بینی و گوش و دست بریدن باقی بشرح الیضاً۔
جَبّ ٢٧	بفتح بمعنی خصی کردن باقی بشرح الیضاً
قَصْر ٢٨	بفتح بمعنی کوتاہ کردن یعنی چھوٹا کرنا باقی بشرح الیضاً
رَفْع ٢٩	بفتح بمعنی برداشتن باقی بشرح الیضاً
اَثْرَم ٣٠	بفتح بمعنی توڑنا دانتون کا جڑ سے باقی بشرح الیضاً
مَنْحُوْر ٣١	بفتح بمعنی گلو بریدن و پھاڑنا باقی بشرح الیضاً
تَسْبِیْغ ٣٢	بفتح بمعنی تمام کردن یعنی پورا کرنا باقی بشرح الیضاً
اِذَالَہ ٣٣	بالکسر بمعنی دامن دراز کردن یعنی دامن پھیلانا باقی بیان اصطلاح

نام الفاظ	تشریح و معنی وغیرہ
عَصْب	بفتح عین مہملہ و سکون صاد مہملہ بمعنی فراہم کرنا شاخہاے درخت کا واسطے کاٹنے کے و خشک ہونا آب دہن کا منہ مین اور پٹا زور سے لپیٹنا۔ باقی بیان اصطلاح کا نقشہ دوم مین درج ہے۔
کَفّ	بالفتح بمعنی بازداشتن یعنے روکنا باقی بیان اصطلاح ایضاً
عَقْل	بفتحتین بمعنی بستن بازو و ساق شتر باقی بشرح ایضاً۔
قَبْض	بفتح بمعنی گرفتن بہ پنجہ باقی بشرح ایضاً۔
طَی	بفتح بمعنی لپیٹنا کے ہین باقی بیان بشرح ایضاً۔
خَبْن	بفتح بمعنی نہاکرنا و دامن لپٹنا کہ کوتاہ ہو جاے باقی بشرح ایضاً۔
نُقْص	بالضم بمعنی کم کردن یعنی نقصان کرنا باقی بشرح ایضاً۔
جَحْف	بفتح بمعنی نقصان کرنا باقی بشرح ایضاً۔
کَبَل ۱۲	بفتحتین بمعنی پوستین کوتاہ باقی بشرح ایضاً۔
تجامع ۱۳	بفتح بمعنی بیرون کردن جامہ و کشادہ کردن دندان پیشین باقی بشرح ایضاً
اَرْبَع ۱۴	بالفتح بمعنی چار شدن باقی بیان اصطلاح بشرح صدر۔ اور اس زحاف کو ربع بھی کہتے ہین۔
خَزْل ۱۵	بالفتح بمعنی بریدہ شدن باقی بیان اصطلاح کا نقشہ دوم مین مندرج ہے۔
حَذْف	بفتحتین بمعنی انداختن یعنی دور کرنا باقی بیان ایضاً۔
قَطْف ۱۷	بفتح قاف و سکون طاے مہملہ بمعنی بریدن خوشہ انگور وغیرہ یعنی دور کرنا باقی۔ ایضاً۔

نام الفاظ	تشریح ومعنی وغیرہ
ضَرْبْ ۹	بالفتح بمعنی قسم کے ہے یعنی مکرر اعروض کے مصرع ثانی کے آخر مین آتا ہے اور اسکو عجز بھی کہتے ہین۔
سَبَب ۱۰	بالفتح بمعنی رسن یعنی رسّی کے ہین اور اصطلاح مین لفظ دوحرفی کو کہتے ہین دو طرح پر ہے تشریح اسکی نقشۂ اول مین مندرج ہے۔
وَتَد ۱۱	بفتحتین بمعنی مینخ کے ہین اور اصطلاح مین لفظ سہ حرفی کو کہتے ہین دو طرح پر اسکا بیان نقشۂ اول مین مندرج ہے۔
فاصلہ ۱۲	بالفتح بمعنی ستون اور اصطلاح مین لفظ سہ حرفی کو کہتے ہین دو طرح سے ہے اور بیان دونون طرح کا نقشۂ اول مین مندرج اور معنی دوسرے اسکے یہ ہین کہ جدا کرنے والا حرکات کا سکون سے ساتھ فصل کے

تشریح زحاف مندرجۂ نقشہ دوم

نام الفاظ	تشریح ومعنی وغیرہ
زِحَاف ۱	بمعنی اصل سے دور پڑنا یعنی جیسے تیر کے نشانہ سے دور گرنا اور اصطلاح مین چند تغیرات کہ ارکان مین ہوتے ہین اور بحر بسبب اون تغیرات کے دوسری صورت پیدا کرتی ہے گویا اصل سے اپنی دور پڑتی ہے وہ تین قسم ہین کہ بیان اوسکا نقشۂ دوم مین مندرج ہے۔
اِضْمَار ۲	بالکسر بمعنی پوشیدہ کرنا ولاغر کرنا اسپ کا باقی بیان اصطلاح کا مثل نقشۂ دوم ہے۔
وَقْص ۳	بالفتح بمعنی گردن توڑنا اور باقی بیان اصطلاح نقشۂ دوم مین مندرج ہے۔

موزون معلوم ہوتے ہین مثل بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ہرچند شاعرون نے موزون ٹھہرایا ہے لیکن ہرگز مصراع نہین ہوسکتا ہے کیونکہ حق تعالے جل شانہ نے قصد شعر یا مصراع بکنے کا نہین کیا لہذا اسکو شعر یا مصراع ہرگز نہ کہین گے۔ اور شاعر قافیہ و ردیف کے جاننے والے کو کہتے ہین اور بعضے محققین کے نزدیک قافیہ ہونا شعر مین شرط نہین ہے اور پہلی جس شخص نے شعر زبان سریانی مین کہا ہے حضرت آدم علیہ السلام تھے کہ مرثیہ ہابیل کے کہا ہے اور جو شخص کہ پہلے شعر عربی مین کہا ہے معرب بن قحطان ہے اور جسنے پہلے فارسی مین شعر کہا ہے بہرام گور ہے اور جسنے اردو مین پہلے شعر کہا ہے امیر خسرو دہلوی ہے۔	
بالفتح بمعنی اول یعنی پہلا یہ ٹکڑا مصرعہ اول کا پہلا حصہ ہے۔	صدر
بالفتح بمعنی پُر یعنی مصرعہ کا شکم درمیان کے رکن سے بھرا ہے یہ جزو یعنی ٹکڑا مصرعہ اول و دوم کے درمیان کا دوسرا و تیسرا جزو ہے اور ایک جزو سے اگر زیادہ ہو تو حشوہا یعنی جمع قرار دینگے۔	حشو
بالفتح بمعنی چوب خیمہ گویا جسطرح سے خیمہ بغیر چوب کے استادہ نہین ہوسکتا ہے اسیطرح بر قیام مصراع کا بغیر جزو کے غیر ممکن ہے اور عروض کے معنی مقابل کے بھی آئے ہین یعنی ہر بیت مقابل ارکان کے ہین یہ ٹکڑا مصرعہ اول کے آخر مین آتا ہے اور دوسرے معنی عروض کے پہلے بیان ہو چکے ہین۔	عروض
بالکسر بمعنی شروع و اول یعنی پہلا یہ ٹکڑا مصرعہ ثانی کا اول حصہ ہے۔	ابتدا

فہرست فرہنگ و تشریح الفاظ رسالہ عروض اُردو

نام الفاظ	تشریح و معنی وغیرہ
عَرُوض ۱	بالفتح اول نام ایک علم کا ہے کہ اوس سے اوزان دریافت ہوتے ہین اور وجہ تسمیہ کے رسالہ سیفی مین بہت ہے ایک اوسمین سے یہہ ہے کہ عروض بمعنی معروض کے ہے اور یہ علم بھی معروض علیہ ہے کہ شعر موزون وناموزون اس سے معلوم ہوتا ہے۔ اور موجد اس فن کا خلیل بن احمد عربی ہے۔
مِصْرَاعْ ۲	بلکہ بمعنی نصف حصہ بیت کا اور اصطلاحًا ایک پلہ دروازہ سے مناسبت کے ہے گویا کہ دو مصرع دونون پٹ ہو کے ایک دروازہ بیت کا قائم ہوا اور ایک مصرعہ مین تین یا چار خواہ آٹھ یا سولہ جزو یعنی ٹکڑے ہوتے ہین بیان اسکا نقشہ اول مین ہے۔
بَیْت ۳	بالفتح بمعنی مکان وخیمہ کے ہے واضح رہے کہ اکثر اہل عرب خیمہ مین رہتے ہین اور خیمہ کے لیے رسی ومیخ وچوب لازم ہے جبتک یہ سب اسباب بہم ہونگے خیمہ استادہ نہین ہو سکتا ہے لہذا سبب وتد وفاصلہ قائم کئے گئے ہین اور ہر بیت مین جو مثمن ہے اوسمین آٹھ ٹکڑے یعنی جزو اور جو مسدس ہے اوسمین چھہ جزو اور المضاعف ہے اوسمین سولہ وبتیس جزو ہین باقی بیان اسکا نقشہ اول مین ہے
شِعْر ۴	بالکسر بمعنی دریافتن ودانستن کے ہے اور اصطلاح مین سخن موزون ومقفا کو کہتے ہین کہ بقصد متکلم سے سرزد ہوا اور جو بےقصد اُنہو اوسکو مصرعہ یا شعر نہ کہین گے مانند آیات قرآن مجید کے کہ اکثر آیات

کو دین ذ گرین ذ پڑین وغیرہ کے اور جہان پر واو و نون متکلم کے آوین مثل آ ؤن ذ جاؤن ذ کھاؤن ولاؤن وغیرہ کے باعلان نون ناجائز ہے و دیگر الفاظ ہے ترکیب ہین اعلان نون جائز ہے دہم تعقید کا شعر مین آنا بھی ممنوعات سے ہے وقت بندش کے الفاظ مقدم و موخر کا خیال ضرور چاہیے یازدہم چونکہ شترگربہ کے واسطے فرا بھی ضرور ہے توکبھی لفظاً اورکبھی معناً آتی ہے اور شتر و گربہ ہندی مین اگر ذ جو ذ تو ذ جب ذ تب کو کہتے ہین اسکا بھی لحاظ رہے دوازدہم حروف عین مہملہ و ہائے ہوز یہ دونون ایسے چھپے دشمن ہین کہ اکثر شعرا کو دہوکا دیکر بندش مین آجاتے ہین اور وقت تقطیع کے وزن سے خارج ہوکے شاعر کو خفیف کراتے ہین و ذلت دینے کے لیے نظر آتے ہین پس لازم ہے کہ وقت موزونیت کلام و تقطیع کے لحاظ ان دونون حروف کا ضرور ملحوظ خاطر رہے۔ فقط تمام شد رسالہ ہذا در ۱۲۸۷ ہجری۔

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ ہذا باحسن الوجوہ انجام کو پہونچا اب امید ذات پاک رب ذو المنن سے یہ ہے کہ تصدق پنجتن ہذا علیہم السلام طالبان اس فن کو اس سے خرسند کرے اور اس مولف کم بضاعت کو مطالب دلی سے بہرہ مند کرے۔

بندش کرنی چاہیے اور ۔ ی زبانا قسم محاورات کے دو طرح پر جاری ہین اول محاورہ
و روزمرہ مردونکا کہ جو زبان فصحا و بلغا پر جاری ہے دوم محاورہ و روزمرہ بیگمات
کا کہ یہ زبان عاشق مزاجان و نازنینان کو نہایت مرغوب طبع ہے پس لازم ہے
کہ جو زبان و محاورہ جس مقام و محل کے لیے مناسب و مزیب ہو ویسی جگہہ پر بندش
مین آوے اور حتی الوسع جبتک الفاظ اردو فصیح آوے تو لفظ فارسی موزون
نکرنا چاہیے **پنجم** ترکیب مضاف و مضاف الیہ کی یعنی لفظ فارسی و عربی کا طرف لفظ
ہندی کے مضاف نہین ہوسکتا ہے اسکا پاس و لحاظ ضرور چاہیے **ششم** ترک
کرنا کلمہ رابطہ کا مثل دیکہہ چلی بجاے دیکھکر چلی ۔ د مین کیا بجاے مین کو نے
کیا وغیرہ کے جائز نہین ہے **ہفتم** اختلاف تخاطب کا کہ ایک مصرع مین
تیری اور دوسرے مصرع مین تم یا اول مصرع مین آپ د مصرع ثانی مین تو
یعنی اعلی و متوسط و ادنی ضمیر واحد متکلم و جمع متکلم کا لحاظ رکھنا چاہیے ایسے
کلام کو شتر گربہ کہتے ہین **ہشتم** فک اضافت ممنوع مین داخل ہے لیکن جہان کہ
ترکیب مین درست ہے البتہ جائز ہے **نہم** اعلان نون کا با ترکیب فارسی مثل
دیندار ۔ و جاندار و آرام جان و علیکی دوران وغیرہ کے جائز نہین
ہے و اگر بے ترکیب آوے تو اردو مین جائز ہے ہرچند کہ الفاظ عربی مین اعلان
نون جائز ہے لیکن جب یہ ترکیب فارسی یا بواو عطف بندش کرینگے تو نون غنہ کا برینگے
اور مثل گران و خران و روان و دوان و طپان و چنان و تہان
و عیان وغیرہ کے اور جن الفاظ مین الف و نون جمع کے آوین مثل مردان
و زنان و فراوان وغیرہ کے اور اردو مین کوان و دہوان و یہان
و وہان و کہان و جہان بمعنی جس جگہہ و کہین و نہین و ہین و مین
وغیرہ کے اور جن الفاظ مین یا و نون جمع کے آوین مثل ہمنشین و ہملین

مختصر کیا **دوم** صحت الفاظ ضرور ہے ساکن کا متحرک و متحرک کا ساکن و مخفف
کا مشدد و مشدد کا مخفف مستعمل نہونے پاوے مانند نشہ کے کہ شین معجمہ مشدد ہے
اوسکو متحرک استعمال مین لانا مثلہا غیور کی کہ دراصل مخفف ہے اوسکو مشدد
پڑہنا یا میّت بالفتح و ثانی مشدد بالکسرہ ہے ساتھہ قافیہ دولت کے باندہنا بیجا ہے
کیونکہ جو الفاظ کہ لغت مین صحیح مندرج ہوئے ہین اوسی طرح سے محاورہ مین
بولنا چاہیے کہ مانند تخت و بخشش و صبح وغیرہ اکثر حضرات حرف ثانی کو بالفتح بولتے
ہین اسی طرح سے رفتہ رفتہ تہوڑے دنون مین ان الفاظ غلط کو محاورہ تصور
کرکے باندہنا شروع کردینگے ہان اگر الفاظ اردو مین مثل ملتے و چلتے یا
دوڑ دہوپ یا لوٹتے پوٹتے وغیرہ کے دوسرے لفظ محاورہ لادین
یا کم و بیش کرین تو شعرا کو اختیار ہے مگر لغت تو خود صحیح بلکہ اصح ہے اوسکے الفاظ
کو کیون غلط فرماتے ہین اور مثل دِوانہ بکسرہ مجہول بغیر یاے تحتانیہ
کے کہ دراصل لفظ دیوانہ بکسرہ و یاے معروف کے لانا درست ہے الا چند
الفاظ کہ غلط العام فصیح ہین پیروی اساتذہ کی کرین تو جائز ہے مثل قالب
و کافر و حاتم و موسم وغیرہ کے کہ اسم فاعل بکسرہ سوم ہے ضرورۃً بفتح
سوم موزون ہوتا آیا ہے لیکن جو لفظ فارسی کا ہے اوسکو اردو مین اپنی
طرف سے بڑہاؤ گہٹاؤ نکرنا چاہیے۔ **سوم** اختلاف تذکیر و تانیث کا ایسے
کلمہ کو تحقیق کرکے جو فصحا کی زبان پر جاری ہو موزون کرنا چاہیے اکثر الفاظ
مختلف فیہ ہین کہ بعضے تانیث و بعضے تذکیر کے قایل ہین مثل نشو و نما و قامت
و زنّار و گرنیر و آغوش و بلبل و سبحہ و فاتحہ وغیرہ کے پس لازم
ہے کہ جس اوستاد پر رجحان والیکا یعنی اتفاق زیادہ تر ہو یا وہ مسلم الثبوت ہو
تو اوسکی پیروی کرین **چہارم** صحت روزمرہ کی جو فصحا کے استعمال مین ہو

کہتے ہین یہ بھی ایک صنعت جدیدہ ہے مثال اسکی مولف سے ہے

شعر سردار ہین انس وجانکی شبیر مختار ہین دوجہان کے شبیر

اسمین سردار ومختار مین قافیہ اول رائے مہملہ ہے ودوم بعد حاجب کے جان وجہان مین قافیہ نون ہے اور ہین اور کے شبیر ردیف ہے

نقشہ دوازدہم مختصر بیان اون چیزون کا جو واجب الترک ہین

ہر چند کہ حال متروکات وعیوب قوافی وغیرہ کا بیان ہوچکا ہے الا امور ضروری مختصر مندرج ہوتے ہین یعنی نمونہ از خروارے اول الفاظ متروکات جو بعہد شعرائے متقدمین تھے کہ اوسوقت مین وہی زبان جاری تھی لیکن رفتہ رفتہ تراش وخراش ہوتی ہوتے اب زبان اردو صاف ہوگئی شعرائے حال زمانہ عہد شیخ امام بخش ناسخ وخواجہ حیدر علی آتش سے اون الفاظ کی بندش نہین کرتے ترک اوسکا مستحسن ہے مثل اور لوون نہ ور بجائے ... او دھر بجائے ادہر و آیدہر بجائے ادہر وکیدہر بجائے کدہر ونت بجائے ہمیشہ (یعنی اسطرف) و نپٹ بجائے کو و کنی (یعنی ہوشیار) بجائے پاس و منی بجائے مین و نین بجائے آنکھ دمون بجائے مین و سون بجائے سے و ستی بجائے سے و جیوڑا بجائے جان وجیون بجائے زندگی و گن بمعنی ہنر کے و سجن و سریجن و میان بجائے معشوق وکسون بجائے سوگند و لوہو بجائے لہو و نیہہ و پیت بجای محبت و ٹک بجائے ذرا و کہہ و مکہہ بجائے رخ و تنک سا بجائے اندک و جگ بجائے جہان و نپٹ بجائے محض وغیرہ کے ومن قبیل اسکے بہت الفاظ ہین باعث طول کے

کے ایک معنی خواہ کئی معنی پر لاوین یا بعضے ردیف منفصہ ہو اور بعضے
مرکب جزو رکھتے ہو مثل چمن دیدم وخندیدم وغیرہ کے اور اردو
مین صورت غم کی و تجلی چمکی وغیرہ کی تو جائز ہے الا معمول جمہور
قول اولی ہے اور مقدار ردیف کے معین نہین ہے اگر تمام شعر قافیہ
و ردیف سے ملا تو جائز ہے مثل رباعی از مولف ؛ کم کھائے کس لیے
خدا رازق ہے ؛ غم کھائے کس لیے خدا رازق ہے + مان باپ سے بھی یادہ
چاہتے ہی ہمین ؛ سم کھائے کس لیے خدا رازق ہے ؛ اختلاف ردیف
کا اشعار اردو مین جائز نہین ہے مگر اوس صورت مین کہ اشارہ اوسکا
شعر مین پایا جاتا ہو۔ لیکن واضح رہے کہ باوصف اشارہ کے بھی اردو
مین جائز نرکھنا چاہیے کیونکہ شمس الدین فقیر نے یہ فقرہ نسبت
زبان فارسی کے حدائق البلاغت مین تحریر فرمایا ہے ورنہ زبان
اردو مین کوئی شعر قصیدہ وغیرہ ایسا کہ جسمین اختلاف ردیف کا ہو پایا نہین
جاتا ہے اور اگر ردیف درمیان دو قافیون کے آوے تو اوسے حاجب
کہتے ہین داخل صنعت صنائع لفظی کے ہے اور بقول صاحب معراج العروض
کے اگر ردیف قبل قافیہ کے واقع ہو تو ایک قسم حاجب کی یہ بھی ہے
کہ مثال اسکی یہ ہے شعر مولف ؛ تجھکو شہ کائنات حق نے ؛ کیا
مجھکو پیام نجات حق نے دیا ؛ اسمین اول تجھکو و مجھکو قافیہ ہے پھر کائنات
و نجات قافیہ ہے و ردیف حق نے ہے بعد اسکے پھر قافیہ کیا و دیا ہے
اور اگر درمیان دو قافیہ کے ردیف آوے تو اوسکو مع الحاجب لزوم الف

معنی و شرح و امثال	نام عیوب
ترکیبی وہ ہے کہ ایک لفظ کو دوسری لفظ کے ساتھہ ترکیب دیگر پیدا کرین مثل بہانہ کیا دکیا نہ کیا صاحب خانہ رہی دیا نرہی دکیا کیا نہ ہوے دیزدانہ ہوے وغیرہ کی اور تحلیلی وہ ہے کہ ایک لفظ کو پارہ کرین تو نصف ردیف ہو اور نصف قافیہ اور اوسکے دو معنی پیدا ہون مثل نیاز اردو کہ لفظ مسلم کے معنی آزار ندہیے کے ہین اور اگر پارہ کرین تو اوس سے معنی آرزو لانے کے پیدا ہوتے ہین و اُردو مین کلائی وغیرہ کہ لفظ مسلم اعضاے بدن سے ہے اور اگر پارہ کرین تو معنی تسکین آمدکے ہے ہر چند کہ یہ دونون قسمین محسنات سے قافیہ کے شمار ہوے ہین الا اگر بکرار ایسے قافیے بلا فاصلہ آئین تو مستحسن نہین ہے۔	
یعنی وہ قافیہ کہ موقوف ہو بیت مابعد پر مثل جانا آ دکھانا لا وغیرہ کے ہر چند کہ سکاکی نے اسکو عیب ٹھہرایا ہے لیکن شمس الدین فقیر و شعراء زبان اردو کے نزدیک داخل عیب کے نہین ہے بلکہ شائستگی پیدا کرتی ہے	تضمین ۵

نقشہ یازدہم بیان مختصر ردیف مین

جاننا چاہیے کہ ردیف اوسکو کہتے ہین کہ جو بعد قافیہ کے آخر مصرعون مین مکرر مستقل ایک ہو خواہ زیادہ تکرار لفظ معتبر ہے نہ تکرار معنی لیکن نزدیک صاحب معیار الاشعار یعنی خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمۃ کے ردیف مین تکرار لفظ معتبر ہے مکرر ہونا معنی کا جائز نہین ہے اگر ردیف تمہید

نام عیوب	معنی و شرح و امثال
	اور فارسی مین صیغہ امر و نہی مانند بیا و میا کے ایطا خفی ہے لیکن اردو مین مثال اسکی غیر ممکن ہے کیونکہ فارسی مین باے زایدہ علامت امر کی ہے اوسکو شاذ و نادر لاتے ہین اور میم علامت نہی کی ہے بخلاف اردو کے کہ امر مین کوئی علامت نہین ہے اور نہی مین حرف نون ہے اس لیے قافیہ جائز نہین ہوتا ہے اور اردو مین یہ بھی قاعدہ زبان اساتذہ سے تحقیق ہوا ہے کہ قافیہ ہنسانا و کھلانا مین بعد حذف کلمہ نا کی صرف ہنسا و کھلا قافیہ درست آتا ہے بخلاف اوٹھنا و بیٹھنا کے کہ بعد حذف کلمہ نا کے صرف اوٹھ و بیٹھ رہ جاتا ہے اسمین قافیہ باقی نہین رہتا ہے وعلاوہ اسکے قافیہ ترا و مرا و چرا و کرا حسب قاعدہ فارسی داخل ایطاء خفی ہے حالانکہ ترجمہ اردو مین تجھکو و مجھکو و جسکو و کسکو بقید قافیہ سے ایطاء سے بھی پاک ہے یہہ اختلاف زبان کا ہے ورنہ وہی اصول ہے جیسا کہ عربی سے زبان فارسی و فارسی سے زبان اردو مین جاری ہوے ہین اور بقول صاحب مفتاح کے عیب الطیار کا قید مطلع مین ہے اور اگر قصیدہ و غزل مین فاصلہ ایسے قافیونکا دور و دور پر واقع ہو تو معیوب نہین ہے۔ اور شعراے اسکو شائگان بھی کہتے ہین ۔
معمول۔	یعنی تکرار قافیہ کا کہ شاعر تصرف شائستہ کرکے اوسکو بہم پہونچادے اور یہ تصرف دو قسم ہے ایک ترکیبی دوسرا تحلیلی۔

معنی وشرح وامثال	نام عیوب
وشتمگر و بازیگر و یاران و دوستان و سیمین و زرین و گلہا و باغہا و غنچہ ہا و ثمرہا وغیرہ کی اور عربی مین - طالبین و کاملین و عینین و شفیقین وغیرہ کی اور اردو مین آنکھین و نیطرین ورونا و جلنا و بیٹھنا و پھیلنا وغیرہ کے کہ یہ بدترین عیوب قافیہ سے ہے اور قسم دوسری خفی ہے کہ مکرر ہونا اوسکا ظاہر نہو مثل کاوش و سازش و رنجور و مزدور و سخاوت و شجاعت و دانا و بینا وغیرہ کے لیکن شعراء متاخرین زبان اردو مین آب و گلاب کو ایطاء خفی شمار نہین کرتے کیونکہ گل سرخ کو اردو مین گلاب استعمال کرتے ہین اور گلاب کہ جسکی معنی آب گل ہین اوسکو عرق گلاب کہتے ہین اور اردو مین مثل مٹھا و اوٹھا و ہوا و بڑہا و دکھلا و بچھڑا وغیرہ کے ایسے قافیے ہزارون طور سے اساتذہ نے باندہے ہین اگر ان سب پر ایطاء خفی کا لحاظ کیا جائے تو بہت سے اشعار غلط ہوجاوینگے پس معاذ اللہ ایسے اساتذہ نہ تھے و نہ ہین کہ عروض سے ناواقف ہوکے دیدہ و دانستہ فرمایا ہو لاریب ان اقسام کے الفاظ کو صحیح سمجھکر اپنے دیوان مین و مثنویات مین باندہا ہے اگر ایطاء سمجھتے تو ہرگز اپنی تصانیف کو ایسے الفاظ کے لیے خراب نہ کرتے بے شک ان لوگون نے خوب سمجھکر باندہا ہے فی زماننا شعراے حال کے جودت طبع کا باعث ہے ورنہ نزد صاحبان انصاف اس قسم کے الفاظ ایطا مین شمار نہونگے	

نام عیوب	معنی و شرح
	دالتماس و اخلاص و اعتراض و احتراز و تجر و شهر و باز و تعقب و ثبات و احتیاط و تا ایک لفظ عربی و ایک لفظ فارسی مانند لب و جیب و شاک و سگ و زبان اردو مین مانند راج و ناج و باچه وغیره کے دوسرا بعید المخرج مثل کرب کرخ وغیره کے هرچند دونون طرح معیوب هے لیکن اول سے دوم زیاده تر معیوب هے بلکه شمس قیس که استاد اس فن کا هے قول اوسکا یه هے که جو شعر ایسا عیب رکهتا هو اوسے شعر نهین کهتے واضح رهے که اکثر شعراے متقدمین زبان اردو نے قافیه بات و هاته و ثبات و ساتهه وغیره کو باندها هے لیکن فی زماننا یه بهی متروک هے پس زبان اردو مین جب یه جائز نهین رکهتے تو قریب المخرج و بعید المخرج سے پرهیز کرنا بهتر هے آینده راے شعرا مقدم هے۔
الطیای	یعنی مکرر هونا قافیه کا بمعنی واحد کے اگر دو معنین بندش مین آوے تو داخل صنعت تجنیس کی هے مانند آب که بمعنی رونق و خوبی و درخشندگی کے دوسرے بمعنی پانی کے هے ومثله لفظ شور که اول بمعنی غوغا و ثانی بمعنی تلخ کے هے و نیز بند که پهلا بمعنی سد و قید دوسرا لوازمه لباس پوشیدنی سے هے تیسرا بمعنی جوڑ کے هے فقط اور ایطاے دو قسم هے ایک جلی هے که تکرار اوسمین ظاهر هو اور موافقت حروف کی پائی جاے مانند حاجت مند و دردمند و بهرور و سخنور

نام عیوب	معنی وشرح وامثال
	وغیرہ کے لیکن قول سکاکی کا یہ ہے کہ بعض اشخاص اس عیب کے قابل نہین ہین الا بہتر یہ ہے کہ اسکو معیوب سمجھنا چاہیے۔
تعدی ۲	یعنی اگر حرف وصل کو ایک جا ساکن و ایک جا متحرک لاوین مثل عمر شعر و عدل و فضل وغیرہ کے لیکن سکاکی مفتاح مین کہتا ہے کہ اگر یہ طرح مخل وزن بیت ہو تو عیب مین داخل ہے ورنہ اسقدر معیوب نہین ہے اور مثال اسکی اردو مین نظر سے نہین گذری ہے اور مثال اول یعنی عمر و شعر مین دو عیب پائے جاتے ہین ایک اختلاف حرف قید دوسرا اختلاف حرکت ماقبل قید لیکن برعایت قریب المخرج نزدیک قدماے عالی ہمت کے مانند مثال دوم یعنی عدل و فضل کی جائز ہے مگر علماے متاخرین ہرگز جائز نہین رکھتے ہین۔
غلو ۳	یعنی روی مقید کو ایک جگہ متحرک و ایک جگہ ساکن لاوین مثل خراب کجا و تاب کجا و مہربان ہو و جدا نہو وغیرہ کے یہ عیب بدترین عیوب مین داخل ہے۔
سناد ۴	یعنی اختلاف حرف ردف یعنی اشباع کا مثل داد و دید و دود وغیرہ کے فارسی و اُردو مین ناجائز ہے الا اشعار عربی مین ساتھ یا و واو کے مانند جمیل و نزول و عید و عود وغیرہ کے اختلاف میانہ ہی جائز ہے۔
اکفا ۵	یعنی اختلاف حرف روی کا دو طرح پر ہے پہلا حروف مختلفہ قریب المخرج ہون مثل صباح و سیاہ و نکاح و نگاہ و خیاست

نام قافیہ	معنی وشرح وامثال
	وبحر سریع مین ساتھہ زحاف مطوی مکشوف کے وبحر منسرح مین ساتھہ زحاف مطوی مکشوف کے وبحر ہزج مین ساتھہ زحاف مجبوب کے وبحر متقارب مین ساتھہ زحاف محذوف کے وبحر کامل مین سالم مین وساتھہ زحاف مضمر کے آتے ہین۔
متراکب ۴	یعنی آنا تین متحرک کا درمیان دو ساکن کے قافیہ مین مثل رہ فرازل واوج زحل وغلام علی وکلام نبی وغیرہ کے اور یہ قسم بحر خفیف مین ساتھہ زحاف مخبون ومحذوف کے وبحر وافر سالم مین آتی ہے۔
متکاوس ۵	یعنی آنا چار متحرک کا درمیان دو ساکن کے قافیہ مین یہ قسم مخصوص اشعار عربی کے لیے ہے فارسی واردو مین نہین آئی ہے۔

نقشہ دوئم بیان مین عیوب قافیہ کے

ہر چند کہ شمہ اسکا تفصیل قوافی وحرکات حروف قافیہ کے شرح مین بیان ہوچکا ہے الاعلحدہ ذکر اسکا بوجہ واضح ہوجانے کے مندرج ہوتا ہے۔ وہ آٹھہ ہین۔

نام عیوب	معنی وشرح وامثال
اِقوا ۱	اختلاف حرکت ماقبل حرف روی یعنے توجیہ وحرکت قید کو کہتے ہین مانند غُل ودِل وگُل ولَشت ولِست وچست وملکان وعاقلان وبلبلان ویاوران وحاضران واشتران

نام حرکت و قافیہ	معنی و شرح و امثال
	و نور و طور و غدیر و امیر و نوک و چوک و نال و آل وغیرہ کی اور یہ قسم بحر ہزج مین و قتیکہ عروض و ضرب مقصور یا اتم ہو و بحر رمل مین ساتھ مزاحف مقصور و مشعث کے و بحر مضارع مین ساتھہ مزاحف قصر و تسبیغ کے و بحور سریع و منسرح مین ساتھہ زحاف وقف کے و بحر رجز مین ساتھہ زحاف اذال کے و بحر تقارب مین ساتھہ زحاف مقصور کے آتے ہین۔ اور غالب ہے کہ اردو مین بھی ایسا ہی واقع ہو۔
متواتر ۲	یعنی آنا ایک متحرک کا درمیان دو ساکن کے قافیہ مین مثل حیدر و صفدر و عابد و زاہد و شوکت و حشمت و فاضل و عادل وغیرہ کے اور یہ قسم بحر ہزج مین جبکہ عروض و ضرب سالم یا ساتھہ زحاف محذوف کے ہو و بحر متقارب سالم مین و بحر رجز مین ساتھہ زحاف مقطوع کے و بحر رمل مین سالم و مخبون و مقطوع کے ساتھہ و بحر مضارع سالم مین و بحر متدارک مین ساتھہ زحاف مقطوع کے و رباعی مین ساتھہ زحاف ابتر کے آتے ہین۔
متدارک ۳	یعنے آنا دو متحرک کا درمیان دو ساکن کے قافیہ مین مثل ناخدا و پارسا و کربلا و حوصلہ وغیرہ کے اور یہ قسم بحر رجز سالم و زحاف مخبون مین و بحر رمل مین ساتھہ مزاحف محذوف و مخبون کے و بحر متدارک سالم مین و بحر مضارع ساتھہ زحاف محذوف کے

نام حرکت	معنی وشرح وامثال
مجری ۱	یعنی حرف روی ساکن جب حرف وصل سے ملتا ہے کہ اوس ملنے سے روی متحرک ہو جاتی ہے اوسکا نام مجری ہے جسکا بیان توجیہہ واشباع کی تعریف مین ہو چکا ہے لیکن اوس مقام پر مستثنی نہین تھا اس جگہہ پر ساتھہ شمول دونون تعریفات توجیہہ واشبا کے مجری نام کیا گیا مانند گلی و دلی بضم کاف فارسی وبکسر دال مہملہ کے ومثلہا عالمی و ظالمی کے لیکن اردو مین بعض نے جائز وبعض نے ناجائز جانا ہے۔
نفاذ ۲	یہ مثل مجری کی ہے الا فرق یہ ہے کہ وہان پر روی کی حرکت کو مجری کہتے ہین اور اسمین حرف دخیل جو ساکن ہو اور وہ کسی لفظ مابعد کے ملنے سے متحرک ہو اوسے نفاذ کہتے ہین مانند۔ بے قراری سکے کہ یای تحتانی دخیل ہے جب اوسے بطور اردو کے جمع کرین یعنے بے قراریان کہین تو یاے تحتانیہ کہ حرف دخیل ہے باعث حرکت کے وہ نفاذ کہلائیگی اور اسی طرح خروج ومزید کا بھی متحرک ہونا درست ہے لیکن نائرہ متحرک نہین ہو سکتا۔

بیان اقسام وتقسیم قافیہ باعتبار وزن اور قافیہ کے تقسیم پانچ قسم ذیل پر ہین

مترادف	یعنی آنا دو ساکن کا بلا فصل قافیہ مین مانند کار و بار

نام حرکت	معنی و شرح و امثال
اِشْبَاعْ ۓ	جب حرف روی ساتھ حرف دخیل کے آوے تو حرکت دخیل مذکور کو اشباع کہتے ہین مانند یاور و شاطر عالم ظالم بفتح و بکسر حرف ثالث کے ناجائز ہے لیکن اختلاف اشباع کا جبکہ روی متحرک ہو مانند یاوری و شاطری و عالمی و ظالمی کے جائز ہے۔ اور اختلاف اسکا اُردو مین بعضے نے جائز و بعض نے ناجائز سمجھا ہے۔
حذو مشمولہ حرف ردف ۓ	یعنی حرکت اوس حرف کو جو قبل حرف ردف کی ہو ساتھ الف کے مفتوح اور ساتھ یاے تحتانیہ کے مکسور اور ساتھ واو کے مضموم آوے مثل کار و بار و تیر و شمشیر و خون و جیحون وغیرہ کے اور اختلاف اسکا مانند کار و بر و شیر و یار و خون و جان وغیرہ کے کسی طرح سے جائز نہین ہے
حذو مشمولہ حرف قید ۓ	یعنی حرکت اوس حرف کو جو قبل حرف قید کے ہو مثل بست و دست و پشت و کشت وغیرہ کے کہ تاے فوقانی روی ہے جب ساکن ہو تو اختلاف حرکت ناجائز ہے اور جب متحرک ہو تو مثال بستہ آہستہ و شستہ وغیرہ کے جائز ہے اور اُردو مین بعضے نے جائز و بعض نے ناجائز کیا ہے

بیان اون حرکات کا جو ساتھ حروف وصل وغیرہ کے کہ بعد حرف روی کے آتے ہین

نام حروف و حرکت	معنی و شرح و امثال
	نائرہ کے و حکم نائرہ مین ہے اور محقق طوسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ جو حروف بعد وصل کے آوین ردیف ہے خواہ مستقل ہو یا نہو لیکن قول جمہور یہ ہے کہ جو کچھ بعد ردی کے آوے جب تک کہ کلمہ مستقل نہو ردیف نہین ہے اور اختلاف ان چارون مین ناجائز ہے لیکن مخفی نرہے کہ مثال اسکی اردو مین صحیح نہین آسکتی ہے کیونکہ مثال مذکورہ بالا مین الف و نون و واو و نون جمع کے ہین اور کلمہ کا و گا کا مستقل مثل رابطہ کے ہے اوس سے معنی قافیہ کے پائے نہین جاتے بلکہ ردیف مین شمار ہو سکتے ہین۔

بیان اون حرکات کا جو ساتھہ حروف تاسیس وغیرہ کے کہ قبل حروف روی کے آتے ہین

رَس ۱	یعنی جو حرف مفتوح حرف تاسیس کے ہو اوسکو حرکت اول بھی کہتے ہین۔
توجیہہ ۲	حرکت ما قبل حرف روی ساکن کو کہتے ہین جبکہ کوئی حروف قوافی شامل نہون اور اختلاف حرکات توجیہہ جائز نہین ہے مانند گُل و دِل کے اور مثل اوسکے لیکن اس عیب کو اقوی کہتے ہین مگر جب حرف روی کا بسبب شمول حرف وصل کے متحرک ہو جاے تو اختلاف توجیہہ مثل گُلی و دِلی وغیرہ کے جائز ہے اور اردو مین اختلاف اسکا بعض نے جائز اور بعض نے ناجائز کیا ہے۔

بیان حروف	معنی وشرح وامثال
وصل ۱	یعنے جو حرف بلا فصل بعد حرف روی متحرک کے آوے اور اوس حرف کے حذف سے معنی کلمہ مین خلل نہ پیدا ہو مثل میم و نون و واو و یا وغیرہ کے کہ قوافی اوسکے دیدنم و زیبانم و دیدن و شنیدن و یارہ و اغیارہ و سردی و زردی وغیرہ کے ہون۔
خروج ۲	یعنے جو حرف کہ بعد حرف وصل کے بے فاصلہ آوے مثل۔ خوردیم و بردیم و یاران و ستمگاران و جلبتی و جلتی وغیرہ کے کہ یا و الف و تا حروف وصل اور میم و نون و یا حروف خروج ہین۔
مزید ۳	یعنے جو حرف کہ بعد حرف خروج کے بلا فصل آوے مانند دیدیمش و شنیدیمش و زیبائیان و بےپروائیان وغیرہ کے کہ دال و الف روی ہین اور یا وصل ہے اور میم و الف خروج ہین اور شین و نون مزید ہین
نائرہ ۴	یعنے جو حرف کہ بعد حرف مزید کے آوے مثل بردستمش و سپردستمش کے کہ دال روی و سین مہملہ وصل و تائے فوقانیہ خروج و میم مزید و شین معجمہ نائرہ ہے اور اردو مین گنواریان و کنواریان و طلبگارون کا و رخسارون کا و جلاویگا و گلاویگا مانند مذکورہ بالا کے ہے اور حروف کہ بعد نائرہ کے آوے وہ بھی داخل

نمود و سرود و دید و بید و غور و گور و تیر و دلیر وغیرہ کی اور جمع کرنا دونون قسمونکا قافیہ مین جائز ہے الا اردو مین بعضے جائز و بعضے ناجائز جانتے ہین اور اختلاف ردف کا مثل دَاد و دِید و دُود وغیرہ کی بجز عربی کے فارسی و اردو مین ناجائز ہے داخل عیب کے ہے اس عیب کو سناد کہتے ہین۔

قید ۲

یعنے حرف ساکن غیر ردف جو بے فاصلہ قبل روی کے آوے مثلاً ابر و صبر و بخت و تخت و ورد و سرد و رزم و بزم و قند و بند و مہر و چہر و شہر و زہر و مست و دست و زشت و کنشت وغیرہ کے آوے اور اساتذہ نے اختلاف قید کا ضرورت کے لیے جائز رکھا ہے مثل فکر و شعر و سحر و قدر و ہجر و فجر وغیرہ کے اور اسکو عیب مین داخل فرماتے ہین اور اس عیب کو تعدی کہتے ہین اور فرماتے ہین کہ چندان عیب نہین ہے بہتر یہ ہے کہ ایسی حالت مین رعایت قریب المخرج کے جیسا کہ بیان روی مین ہوا ہے کرین۔

مولف واضح رہے کہ اگرچہ اساتذہ نے ان اختلافات کو باوصف قرار دینے عیب کے بہر عیب مین شمار نہین فرماتے ہین لیکن انسب یہ ہے کہ ایسے امور سے اردو مین پرہیز کرین آئندہ مرضی شعراء مقدم تر ہے۔

بیان اون حروف کا جو بعد حرف روی کی آتے ہین

معنی و شرح و امثال	نام حروف قافیہ
مین قافیہ قرار کو بلا اشارہ لاوین تو نا جائز ہے عیب مین داخل ہے اور اگر حرف دخیل کو ایک جگہہ ساکن و دوسری جگہہ متحرک لاوین تو وہی قافیہ فا ور و قرار کا ہوتا ہے اس عیب کو تعدی کہتے ہین اور بقول سکاکی کے اگر حرکت و سکون سے وزن مین خلل آوے تو عیب ہے فقط۔ پس لازم ہے کہ ایسے عیب سے خواہ باشارہ ہو خواہ بقول سکاکی وزن سے درست آوے اشعار اردو مین پر ہیز کرین آیندہ رائے اساتذہ مقدم ہے۔	
یعنے الف ساکن کو کہ قبل اوسکے فتحہ ہو واو ساکن کہ قبل اوسکے ضمہ ہو و یا ساکن کہ قبل اوسکے کسرہ ہو اور بے فاصلہ روی کی آوے مانند جان و جہان و خون و جیحون و شیر و شمشیر وغیرہ کے کہ اسمین الف و واو و یا ردف ہین اور نون و رآ حرف روی ہین اور ہیچ چاند و مانند و دوست و پوست و رخت و گریخت وغیرہ کے کہ بعد حرف ردف کے دو حرف ساکن آئے ہین اسمین دو قول ہے اول یہ کہ بعضون نے حرف ردف کے دوسرے حرف ساکن کو بھی داخل ردف کیا ہے اور نام اوسکا ردف زائد رکھا ہے دوم یہ کہ بقول محقق طوسی علیہ الرحمۃ کے وہ حرف ساکن داخل روی ہوکر روی مضاعف نام رکھا گیا ہے اور فارسی مین حروف ردف کے واو و یا معروف و مجہول دونون طرح سے آئے ہین ایک باشباع و دوسرا بے اشباع مانند	ردف ۳

نام حروف قافیہ	معنی وشرح وامثال
روی مقید حروف مقید	یعنے جو قافیہ صبر و جبر و ابر و گبر وغیرہ مین آوے
بیان اون حروف کا جو قبل حرف روی کے آتے ہین	
تاسیس ۱	یعنے جو الف ساکن کہ پہلے حرف روی کے ہو جیسے غبار و نزار مین الف ہے تاسیس اوسے کہین گے اور حرف را کا روی ہے
دخیل ۲	یعنی جو حرف متحرک درمیان حرف الف ساکن یعنے تاسیس کے اور حرف روی کے آوے مثل باور و چاور و سائل و عاقل و تغافل و تجاہل وغیرہ کے اسمین الف تاسیس کا ہے اور واو و دال و یا و قاف و فا و ہا حروف دخیل ہین اور را و لام حروف روی ہین اور جس غزل و قصیدہ وغیرہما مین کہ رعایت تکرار تاسیس کو قافیہ مین مانند روی کے لازم نہین لیتے ہین وہ رعایت تکرار دخیل کو مثل یاور و داور و سائل و مائل و تجاہل و تساہل وغیرہ کے واجب جانتے ہین اور نام دخیل کا حائل بھی ہے اس لیے کہ تکرار حرف تاسیس و حرف روی کی واجب ہے اور ایسے لزوم مالایلزم کہتے ہین اور جسوقت اپنے اوپر لازم کر لیا جاے اوسوقت مین رعایت تاسیس و دخیل دونون کے قافیہ مین ضرور نہین ہے اگر خاور و گوہر و سائل و دل و تجاہل و گل وغیرہ باندہین تو جائز ہے اور ایسے قافیہ کو جو ملا ہوا ساتھ حرف تاسیس کے ہو موسسہ کہتے ہین اور اگر قافیہ خاور و گوہر

نام حروف قافیہ	معنی و شرح و امثال
روی مقید ۲	یعنی جو حرف روی ساکن ہو مثل نون چمن و دہن و سخن وغیرہ کی اور اگر روی مقید کو ساتھہ توجیہہ کے ایک جگہ متحرک اور ایک جگہہ ساکن لاوین مانند خراب کجا و تا بہ کجا و جان ہو و یا نہو وغیرہ کی تو عیب مین داخل ہے اس عیب کو غلو کہتے ہین
روی مطلق ۳	یعنی جو حرف روی بہ سبب حرف وصل کے متحرک آوے مانند نون چمنم و دہنم و سخنم وغیرہ کے اور اختلاف اسکا مثل گلی و دلی وغیرہ کے جائز ہے لیکن اردو مین بعضے جائز و بعضے ناجائز جانتے ہین۔
روی مجرد ۴	یعنے چارون حروف جو قبل روی کے آتے ہین اونمین سے کسی حرف کے ساتھہ حرف روی کا جمع نہونا مانند لیا و ملا وغیرہ کے
روی مقید مجرد ۵	یعنے منجملہ چارون حروف کے جو قبل روی کے آتے ہین اونمین سے اگر کسی ایک حرف کے ساتھہ حرف روی کا آوے مانند چمن و دمن و تمن و زمن وغیرہ کا ایسے قافیہ کا نام ہے۔
روی مقید تاسیس	یعنی جو قافیہ داور و یاور و باور و خاور وغیرہ مین آوے
روی مقید ردف مفرد	جو قافیہ جان و جہان و مکان و زبان وغیرہ مین آوے۔
روی مقید ردف مرکب	یعنی جو قافیہ تاخت و ساخت و خواست و راست وغیرہ مین آوے

لادین تو جائز ہے

بیان حرف روی یعنی قافیہ کا

نام حروف قافیہ	معنی و شرح و امثال
رَوِی ۱	یعنی ثبوت قافیہ کا اوس حرف پر موقوف ہو اور مطابق قطعہ مندرجہ بالا کے چار حرف اوسکے پہلے اور چار حرف اوسکے پیچھے ہون اور حرف روی کا کبھی متحرک و کبھی ساکن رہتا ہے اور اختلاف اسکا دو طرح پر ہے اول حروف مختلفہ قریب المخرج ہون مثل سیاہ و صباح و غبار آتش و سپاس و باز و لعقیں و خوت و بلو ملہ وغیرہ کے ہون یا ایک عربی اور ایک فارسی ہو مثل لب و جیب و شنگ و سگ وغیرہ کے دوم بعید المخرج ہون مثل کرب و کرخ وغیرہ کے کہ یہ عیب اول سے بھی زیادہ تر معیوب ہین بلکہ شمس قیس کہ اوستاد اس فن کا ہے ایسے شعر مین شمار نہین کرتا ہے اور اس عیب کا نام اکفا ہے جو حرف روی کا باقید مختلف آوے فقط لیکن شعراء نامی فارسی و اردو نے قافیہ سین مہملہ کا با صاد مہملہ مثل محبس و قفص کے باعث اسکے کہ یہ لفظ قفص باسین و صاد مہملہ ہر دو کی عربی مین آیا ہے اکثر اشعار مین تصرف کیا ہے و باقی مثال مذکورہ بالا کو اردو مین ناجائز جانتے ہین لیکن جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر والزمان جناب تاج العلماء السید علی محمد صاحب قبلہ دام برکاتہم نے اسکے جائز ہونے کے بارے مین رسالہ تدقیق الرقیق خوب و مدلل لکھا ہے

مُفاعِیلُن چہار بار۔ ہر چند کہ یہ رکن کسی بحر مسلم مین نہین آتا ہے دراصل یہ مطلع بحر خفیف مسدس ابتر و مجنون مضاعف ہے تقطیع اسکی اسطور پر ہے۔ فَعِلُن مُفتَعِلُن فَعِلُن چہار بار آتا ہے

نقشہ نہم مختصر بیان قوافی و حرکت و حروف قوافی مین مع عیوب اوسکے و اقسام و تقسیم قافیہ باعتبار وزن کی

واضح رہے کہ قافیہ اوسے کہتے ہین جو تکرار حروف معین سے الفاظ مختلف مین واقع ہو اور آخر مصرعون مین مانند مطلع یا آخر اشعار مثل مثنوی و قصائد و غزل و قطع وغیرہ کے خواہ با ردیف خواہ بے ردیف ہون اور نو حروف ہین ایک حرف قافیہ کا ہے جسے روی کہتے ہین باقی آٹھ حروف مطابق قطعہ مولف رسالہ ہذا کے قطعہ قافیہ ہے اصل مین ایک حرف و تابع اوسکے آٹھ چار پہلے چار پیچھے مرکز ہین اور دائرہ پہلے تاسیس و دخیل و ردف و قید او سدم روی بعدہ وصل و خروج اور ہے مزید اور نائرہ فقط اور خلیل بن احمد موجد فن عروض کا قول ہے کہ حد قافیہ کی آخر بیت کا حرف ہے اوس ساکن تک کہ ماقبل اوس حرف کا ہو یا وہ متحرک کہ اوس ساکن کے قبل ہو داخل حرف قافیہ مین ہے مثل میم و حاے جیسے مآئل و حآئل مین ہے اور قول ابو الحسن اخفش یہ ہے کہ کلمہ آخر بیت کا تمام و کمال داخل قافیہ مین ہے اور بعضون نے صرف حرف روی کو قافیہ شمار کیا ہے لیکن قول خلیل کو کلام ابو یعقوب سکاکی سے قوت پائی جاتی ہے اور واضح رہے کہ قافیہ مین بجاے گلشن و روشن وغیرہ کے عمداً و فوراً و دنیا وغیرہ نون تنوین کا و بجاے تو و غیرہ کے لہ وغیرہ منہ بقاعدہ عربی کے فارسی اور اردو مین

اور اگر درمیان مین تین ساکن بمقابلہ ایک متحرک کے آوے اور زحاف شبغ و
نذال وغیرہ اس قسم کے اوزان مین نہ آوین تو دوسرا ساکن متحرک و سوم
ساقط ہو جائیگا۔ مثل گوشت و پوست و ہاتھ و درخواست وغیرہ
کے اور اگر آخر رکن مین آوین تو اول و دوم دونون ساکن رہینگی۔ حرف ساکن
سوم گر جائیگا اور اگر درمیان مین مزاحف مذکورہ بالا آوین تو حرف سوم ساقط
ہوگا اور اول و دوم حروف ساکن شمار ہون گے اور اگر درمیان مین دو ساکن
بمقابلہ ایک متحرک کے آوین اور زحاف مذکورہ بالا نہ آوین تو دوسرا متحرک ہوجائیگا
مثل کار و بار و کام و نام و خراج و چراغ و امید و جاوید
وغیرہ کے اور اگر آخر مین آوین تو ساکن برقرار رہینگی اور جہان پر زحاف مذکورہ
بالا درمیان آجاوین تو دونون حروف ساکن برقرار رہینگی اور قاعدہ عرضیون کا
ہے کہ اکثر جا حروف ساکن کو متحرک کر دیتے ہین لیکن متحرک کو ساکن نہین کرتے
ہین بجز چار بحور ہزج مسدس کے کہ جسکو سکتہ کہتے ہین اور تقطیع مین جانا بحور
وارکان کا ضرور ہے کہ تقطیع حقیقی وغیر حقیقی مین تمیز ہو مثال تقطیع حقیقی کی
یہ ہے۔ او بیٹھین کیون درشاہ مردان ہے ہم+ مثال تقطیع غیر حقیقی کی یہ
ہے۔ او بیٹھین کیون درشاہ مردان ہے ہم + اگر بغور دیکھئے تو یہ رکن و زحاف
کسی بحر مسلم مین پائی نہین جاتی ہین اوس بحر مین گردانا جاوے بجز اسکے
بحر متقارب مثمن محذوف مین پس جب کوئی شعر ایک بحر کا دوسری بحر سے مشتبہ
ہوجاوے تو غور کر کے جس بحر سے بے تکلف تقطیع حاصل ہو اور زحاف مطابق
مندرجہ نقشہ نمبر کے صحیح و درست پائی جاوین اوسی بحر مین شمار کرنا چاہیے
مثال دیگر مطلع محمد خان رند مدت ہوئی نہین دیکھا دلدار کو قیامت ہے
تدبیر کچھ نہین بنتی کیا موت سے ندامت ہے اور تقطیع یہ لکھا ہے مستفعلن

نقشہ ہشتم قاعدہ تقطیع کرنے کا کہ واسطے نظم کی ضروریات سے ہے

مخفی نہ رہے کہ تقطیع مین حروف ملفوظی معتبر ہین نہ مکتوبی اور بمقابل متحرک اور ساکن کے
متحرک و ساکن آدین گو حرکت مختلف ہو مگر اختلاف نہو اجزاے ارکان کے موافق ہون اور تقطیع
مین الف ممدودہ و واو و ہمزہ و کسرہ اشباع و حروف مشدد
مثل آیا و طاؤس جائی و مین سے دل و خرم کے جو کھینچ کے
پڑہی جاتی ہین دو حرفی شمار ہونگی اور کبھی الف و یا مخفف و واو معدولہ
و واو عطف مخفف و ہا مخفف و ہا مخفی مانند سن ابدل و مرے
گھر و خواب و خور و جان و دل و گریہ کنان و کھانا کھاؤ وغیرہ
کے جو کھینچ کے نہین پڑہی جاتی ہین درمیان مصرع کے آدین تو گر جائیگی۔
اور ہاے مخفی آخر مصرع مین آدے تو نہ گرے گی مثل توبہ و خندہ
کے اور کبھی الف و واو و یا یعنی حرف علت لفظ دو حرفی ساکن بھی
درمیان مصرع کے اگر مخفف آدین اور تلفظ مین نہ آدین یعنے کھینچ کے نہ پڑہی
جائین۔ مانند یا و ہا و کا و جو و تو و سو و ہی و سی و کی و بی
وغیرہ کے تو گر جائیگی اور مثل حرکت ماقبل کے شمار ہونگی اور نون غنہ جو
بعد واو ساکن ماقبل مضموم و الف ساکن ماقبل مفتوح و یا ساکن ماقبل مکسور
و مفتوح درمیان مصرع کی آدین تو گر جائیگی مثل کہون و جنون و
جان و ہان و کہین و نہین و مین و ہین وغیرہ کی اور اگر آخر
رکن مصرع مین آدین تو ساکن ہونگی اور بعض مقام پر بعد گر جانے نون
غنہ کے اول ساکن کو خواہ الف ہو یا واو ہو خواہ یا ہو ساقط کرکے بجاے
حرکت حرف متحرک ماقبل کے شمار کرینگے مانند مین و ہون وغیرہ کے

زحاف وزن مع نام	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف
مفعولن اخرم	فاعلن اشتر	مفاعیلن سالم	فاع زلل	مفعولن اخرم	فاعلن اشتر	مفاعیلن سالم	فع ابتر
مفعولن اخرم	فاعلن اشتر	مفاعیل مکفوف	فعول اہتم	مفعولن اخرم	فاعلن اشتر	مفاعیل مکفوف	فعل مجبوب
مفعولن اخرم	مفعول اخرب	مفاعیلن سالم	فاع زلل	مفعولن اخرم	مفعول اخرب	مفاعیلن سالم	فع ابتر
مفعولن اخرم	مفعول اخرب	مفاعیل مکفوف	فعول اہتم	مفعولن اخرم	مفعول اخرب	مفاعیل مکفوف	فعل مجبوب
مفعولن اخرم	مفعولن اخرم	مفعولن اخرم	فاع زلل	مفعولن اخرم	مفعولن اخرم	مفعولن اخرم	فع ابتر
مفعولن اخرم	مفعولن اخرم	مفعول اخرب	فعول اہتم	مفعولن اخرم	مفعولن اخرم	مفعول اخرب	فعل مجبوب

قسم دوم جسکی ابتدا اخرب سے بارہ ہین اور اخرب کے ساتھہ زحاف قبض آتا ہے

زحاف وزن مع نام	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف	وزن مع نام زحاف
مفعول اخرب	مفاعلن مقبوض	مفاعیلن سالم	فاع زلل	مفعول اخرب	مفاعلن مقبوض	مفاعیلن سالم	فع ابتر
مفعول اخرب	مفاعلن مقبوض	مفاعیل مکفوف	فعول اہتم	مفعول اخرب	مفاعلن مقبوض	مفاعیل مکفوف	فعل مجبوب
مفعول اخرب	مفاعیلن سالم	مفعولن اخرم	فاع زلل	مفعول اخرب	مفاعیلن سالم	مفعولن اخرم	فع ابتر
مفعول اخرب	مفاعیلن سالم	مفعول اخرب	فعول اہتم	مفعول اخرب	مفاعیلن سالم	مفعول اخرب	فعل مجبوب
مفعول اخرب	مفاعیل مکفوف	مفاعیلن سالم	فاع زلل	مفعول اخرب	مفاعیل مکفوف	مفاعیلن سالم	فع ابتر
مفعول اخرب	مفاعیل مکفوف	مفاعیل مکفوف	فعول اہتم	مفعول اخرب	مفاعیل مکفوف	مفاعیل مکفوف	فعل مجبوب

کیفیت	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	اوزان مصراع	نام زحاف
مذال بھی لا سکتے ہین۔	ہے بیان پہ جا کہ بہار فیان خود ہین سبطین		مذال مضاعف ایضاً
اسمین ہر جگہ پر مخبون و مقطوع لا سکتے ہین جائز ہے۔ اور اس بحر مین اشعار بطور عشق سحر دبانے کے بہا کہا وارد ہین شعرا کہتے ہین۔	پھر نہ وسکا حیدر نے جس شخص کے اوپر وار کیا لا کہ طرح سے موت نے اوسکو جلا کر ہوشیار کیا۔	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع اخذ مقطوع	مثمن مقطوع و اخذ مضاعف ایضاً

نقشہ ہفتم تفصیل اوزان رباعیات مین

مخفی نرہے کہ وزن رباعی کا بحر ہزج سے ہے اور رکن اوسکا مُفَاعِیلُن ہے اسمین نُو زحاف ہین۔ اخرب و اخرم و قبض و کفّ و اتم و جبّ و اشتر و ابتر و زلل اور اوزان بالکل چوبیس ہین ساتھ دو قسم کے اور ایک رباعی مین اوزان مختلف ہون تو جائز ہے اور ایجاد رباعی کے فصحاے عجم سے ہے اور فارسی مین اسکو ترانہ کہتے ہین واضع اسکا رودکی ہے اور رباعی مین شعرا ستزاد بھی کہتے ہین۔ جائز ہے۔

قسم اول جسکی ابتدا بارہ ہین اخرم کے ساتھ نہ حاف اشتر آتا ہے

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف سالہٰذا	کیفیت
مثمن مقطوع و اخذ	فَعْلُن فَعْلُن فَعْلُن فَاعْ مقطوع اخذ	جسکو عشق حیدر رہے اوسکا طالع یاور ہے	یہ بحر بحر سریع مطوی مقطوع منحور سے زیادہ تر اشبیہ ہے بغور اندکے فرق پایا جاتا ہے شعرا اس بحر مین بہت جانچ کے کہنا چاہیے۔ اور یہ بحر مثنوی کی ہے۔
مثمن مخبون مقطوع یعنی مجلع	فَاعِلُن فَعِلُن فَاعِلُن فَعْلُن سالم مخبون مقطوع یعنی مجلع	یا نبی مدد جلد کیجیے یا علی مدد جلد کیجیے	
مثمن مجلع مضاعف یعنی فی مصرعہ ۸ رکن	فَاعِلُن فَعِلُن فَاعِلُن فَعِلُن فَاعِلُن فَعِلُن فَاعِلُن فَعِلُن سالم مجلع ونیز مقطوع مخبون	تم وہی ہو حق نبی کو ہو یا علی خبر لو کرے اب نہیں ہے طاقت سنبھال لو یا علی خبر جلد کرو	اگر سوا سے مطلع کے کسی مصرع مین بجائے سالم حشو مین حرف مقطوع آوے تو جائز ہوگا
مثمن مخبون مضاعف یعنی ایضاً	فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن مخبون	ہین ازل سی ہم عاشق نام حسن ہی ورد زبان ہی کلام حسن مجھے کہتی ہین لوگ غلام حسن ہین ہون بندہ خاص امام حسن	اگر اسمین سوائے مطلع کے کسی جگہ عروض و حشو مین مخبون مذال یا مقطوع خواہ مقطوع مذال آوے تو جائز ہوگا۔
مثمن مخبون و مقطوع	فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلَان مخبون مقطوع مقطوع مذال	ہی دنیا کا باغ نہ کچھ کہا کہ بہار خزان ہو ہین سبطین پیتر انکا غم ہین نہان	اس بحر مین مخبون و مقطوع ہر جگہہ لا سکتے ہین اور مخبون

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن سالم	فَاعِلُن فَاعِلُن فَاعِلُن فَاعِلُن سالم	کیا کرون کسطرح جاؤن مین کربلا آپ گر حکم دین آؤن مین کربلا	اگر کسی مصرعہ مین سوائے مطلع کے زحاف مذال عروض مین آوے تو جائز ہے۔
مثمن مخبون	فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن مخبون	جو رسول خدا ے جہان ہو نبی تو وہی بنا ہے علی ولی	اگر کسی مصرع مین بجز مطلع زحاف مخبون مذال یا مقطوع خواہ مقطوع مذال آوے تو جائز ہے۔
مثمن مقطوع	فَعْلُن فَعْلُن فَعْلُن فَعْلُن مقطوع	دل مین عشق حیدر پایا اپنا طالع یاور پایا	اگر اسمین مقطوع مذال آوے تو جائز ہے اور اس وزن کو صوت الناقوس کہتے ہین۔ واضح رہے کہ یہ بحر جناب امیر علیہ السلام سے ہے بوزن حقا حقا حقا کے اور یہ بحر بحر سریع مطوی مقطوع و مجذوع سے اشتباہ ہے صرف ایک حرف کا فرق ہے بہت ہمت سے شعر کہنا چاہیے اور یہ بحر بحر مثنوی کی ہے

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن مقبوض واثلم ومقصور	فعول فعلن فعول فعلن مقبوض اثلم مقصور	مدینہ گر علم کا نبی ہے تو اوسکا لاریب در علی ہے	اگر اسمین اثلم سبغ بجاے اثلم کے آوے تو جائز ہے۔
مثمن مقصور واثلم مفصل حرف یعنے ۸ رکنی	فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن مقصور اثلم	نجف کی وہ پاک سر زمین ہے کہ جسکا رتبہ فلک سے بھی خوشنما چمن ہے جو وہ مسکن قبلۂ یقین ہی فضا ہے ستاکو وان نہیں [illegible]	اگر اسمین بجاے زحاف مقصور کے مقبوض آوے تو جائز ہے۔
مثمن اثرم مفاعلن یعنی آٹھ رکنے	فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن اثرم سالم فاع فاع فاع فاع	دیکھ جلا آیہ دنیکو دور کیا ہی شیر خدا نے زنگ نفاق و شرک و بدعت دور کیا ہی شیر خدا نے	اگر اسمین بجای زحاف اثرم کے محذوف آوی تو جائز ہی اور اس بحر مین اکثر اشعار بہاکہا دلاونی وو وہرہ مین شعرانے کہا ہے۔
مثمن اثرم	فعل فعولن فعل فعولن اثرم سالم فاع	عالی ہمت شیر خدا ہے دافع بدعت شیر خدا ہے	اگر بجاے اثرم محذوف آوے تو جائز ہے۔
مسدس سالم	فعولن فعولن فعولن سالم	گواہ اسکا روح الامین ہے نبی کا علی جانشین ہے	اردو مین بہت کم جاری ہے
مسدس مقصور	فعولن فعولن فعول سالم مقصور	نبی کا جگر ہے حسین علی کا پسر ہے حسین	اگر بجاے مقصور کے سواے مطلع کے کسی مصرع مین محذوف آوے تو جائز ہوگا۔
مسدس محذوف	فعولن فعولن فعل سالم محذوف	خدا کا ولی ہے علے نبی کا وصی ہے علے	ایضاً ایضاً برعکس

بحر متدارک نکالا ابوالحسن اخفش عربی نے۔ اس بحر کو بحر غریب بھی کہتی ہین — بحر ۹

نام زحافات	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
۷ مثمن مخبون واتبر مسبغ	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتان مخبون مخبون اتبر مسبغ	خزاں کے دن گئے آئی بہار کعبہ مین گل مراد ہوا آشکار کعبہ مین	ایضاً
بحر متقارب از ایضاً			**بحر ۱۳**
مثمن سالم	فعولن فعولن فعولن فعولن سالم	میری دلکو ہی قد حیدر سے الفت ہی قمری کو جیسے صنوبر سے الفت	اگر اسمین زحاف مسبغ کسی جا پر آوے تو جائز ہے
مثمن سالم کی مضاعف یعنی آٹھ رکن	فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن سالم	نہ ہو خوف نیران دوزخ کو دہشت ہے ہم کو اطاعت محبت حیدر کی ہے اگر بخشش ہوگی اوسدن تو پاوینگے ہم سب بہشت ابراہیم ...	ارد و مین بہت کم جاری ہے ابراہیم حسین ذوق کی اس بحر مین غزل ہے اور اگر اسمین عروض مین زحاف مسبغ آوے تو جائز ہے
مثمن مقصور	فعولن فعولن فعولن فعول سالم مقصور	نبی کی زبان ہین امام حسین کلید جنان ہین امام حسین	اگر عروض مین زحاف مقصور کی جگہہ پر محذوف لاوین تو جائز ہے اور یہ بحر مخبور کی ہے۔
۲ مثمن محذوف	فعولن فعولن فعولن فعل سالم محذوف	او مٹھین کیون در شاہ مردا سے ہم بجائینگے گلزار رضوان سے ہم	ایضاً برعکس اور یہ بحر مثنوی کی ہے۔
۳ مثمن اثلم	فعلن فعولن فعلن فعولن اثلم سالم	مولا ہماری آو مدد کو آقا ہماری آو مدد کو	اگر کسی مصرع مین سواے مطلع کے مسبغ آوی تو جائز ہے
۴ مثمن اثلم مسبغ	فعلن فعولن فعلن فعولان اثلم سالم مسبغ	شبیر تمہارا یا شاہ مین ہون ہو ن باللہ مین ہون واللہ مین ہون ہون	ایضاً برعکس

کیفیت	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	اوزان مصراع	نام زحاف
بحر مجتث از ایضاً ـ اس بحر مین بجز بحر مثمن کے مسدس نہین لاتے ہین بحر ٦			
اردو مین بہت کم جاری ہے ۔	مقبول ہو سر احمد ملدی کی جایا ہی آئین مدد کو ہماری نصیر خدا یا ہی	مستفع لن فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن سالم سالم	مثمن سالم
ایضاً اور اگر عروض مین اسکے مخبون مسبغ آجاوے تو جائز ہے ۔	فشار قبر نہو ملد آئیو سر آ کا گناہ گار بڑا ہون بچا کیو آقا	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن مخبون مخبون	مثمن مخبون
یہ چارون بحور ذیل ایک ہین اگر انہین زحاف مندرج بحور ذیل ایک غزل یا قصیدہ مین آوین تو جائز ہے اور بحر ہذا مین مصرع اول مین زحاف مخبون محذوف نہین لا سکتے ہین کہ بحر بسیط مثمن مخبون سے مشتبہ ہو جائیگی ۔	وگین لگے راہ خدا مین نہ پیسا قدم نکل تو گھر سے ولا کر بلا ہی جا قدم	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن مخبون مخبون مخبون محذوف	مثمن مخبون محذوف
بشرح صدر ۔ و اگر کسی مصرع مین بجائے ابتر کے بشرح آوے تو جائز ہے ۔	قرار دلکو ملا اضطرار کے بدلے خزان دیا مجھے حیدر نے زار کے بدلے	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن مخبون مخبون ابتر	مثمن مخبون و ابتر
بشرح بحر مثمن مخبون محذوف کی ہے ۔ اور زحاف مکبول کو مخبون مقصور بھی کہتے ہین ۔	یہ کیسی کمین قدم سی ہوئی ہے زیب عرش کہ لامکان نہین ہے ہم بلند عرش	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان مخبون مخبون ونیز مخبون مقصور مکبول	مثمن مخبون و مکبول

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
			فاعلات مفعولن فاعلات مفتعلن ہے۔ اگر بحر ہذا مین کوئی حرف تقطیع سے گر جاوے تو اوسکو حرف مروج کہتے ہین اور اگر عروض و ضرب مین مسلوی لاوین اس بحر مین تو جائز ہوگا۔
مثمن مجنون	مفعولات مفاعلن مفعولات مفاعلن سالم مجنون	سنلو مولا دعا مری بہر خالق ہرد گرو تم تو برحق شفیع ہو آو حیدر مددگرو	ہر چند کہ یہ بحر بحر جدید مسدس ابتر و مجنون مضاعف سے مشتبہ ہے چونکہ بحر مذکور مین ہر دو رکن تبدیل ہین ملکہ رکن اول مین دو زحاف جمع ہوکے ابتر قرار دیا گیا ہے اور بحر ہذا مین ایک رکن سالم ہے ورکن دوم مثل رکن دوم بحر جدید کے ہے لہذا بحر جدید سے ساقط ہوکے شامل بحر ہذا ہوئی ہے اور اگر اسمین مجنون مذال آوے تو جائز ہے۔

نام زحافات	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن محذوف	فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن محذوف سالم		یہ بحر بحر ہزج مثمن اشتر سے مشتبہ ہے لہذا اس بحر سے ساقط ہے۔
مثمن محذوف ومقبوض	فاعلن مفاعلن فاعلن مفاعلن محذوف مقبوض		یہ بحر بحر ہزج مثمن اشتر مقبوض سے مشتبہ ہے لہذا اس بحر سے ساقط ہے۔
بحر مقتضب از خلیل عربی مثمن - یہ بحر بحر منسرح سے کاٹ کے نکلی ہے اور مقصوص واسطے عرب کے ہے۔			بحر ۹
مثمن سالم	مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن سالم سالم	ہی سردار دینکا علی ہی سر بلند ہی مختار حق کا گرہے محتاج ربکا علی	اس بحر مین کوئی شعر فارسی خواہ اردو کا نظر سے نہین گزرا ہے سالا احتیاطاً مثال لکھی گئی ہے
مثمن مطوی	فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن مطوی مطوی	ہو معاف جرم مرا یا کریم ہیر علی صبح و شام ہی یہ دعا یا کریم ہیر علی	اگر کسی مصرعہ مین مطوی بدل عروض مین لادین تو جائز ہے
مثمن مطوی مقطوع	فاعلات مفعولن فاعلات مفتعلن مطوی مقطوع مطوی	ذوالفقار خالق نے کی عطا جو ہر علی جبرئیل نے خوش ہو فخر سے کی مدح علی	لیکن شعر مہری شیرازی کا اس بحر مین آیا ہی وہ یہ ہی شعر در فراق تو مہری فرض کن کہ تنہا می توان بروز آورد روز کسی رہا کند کہ درین مصرعہ اول فاعلات مفعولن دو بار دمصرعہ ثانی

ہون لیکن اساتذہ حال عالی ہمت و الافطرت بلند شوکت اس فن عروض سے امید قوی ہے کہ بنظر انصاف غور و تامل سے ملاحظہ فرمائین اگر یہ قول میرا کسی طرح سے پایۂ ثبوت رکھتا ہو تو اس بحر مقلوب نو کو بعد بحر مضارع کے دائرہ مشتبہ مین جسکے سطر مندرج ہے نامزد و قائم فرماوین تو بعید از قدردانی ہوگا ۔ اور اگر غور کیا جاے تو بحر مجتث سے بھی ایک بحر جدید اولٹ کر نکل سکتی ہے مگر دردسر کمتر بہ ۔

نام زحافات	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
بحر مقلوب نو مثمن از مولف - اس بحر مین بحر مسدس نہین ہے اگر آوے تو بحر مشاکل سے مشتبہ ہو جائیگی ۔			بحر ٦
مثمن سالم	فَاعِلَاتُن مُفَاعِیلُن فَا ع لَاتُن مَفَاعِیلُن سالم سالم	ماہ یثرب علی تم ہو شاہ عادل علی تم تیسر خالق علی تم ہو حل مشکل علی تم ہو	اگر اس بحر کے عروض و ضرب مین رکن سبنع اجاوے تو جائز ہی
مثمن سالم و مقبوض	فَاعِلَاتُن مُفَاعِلُن ع لَاتُن مَفَاعِلُن سالم مقبوض	میرے آقا مدد کرو میرے مولا مدد کرو میرے مولا مدد کرو میرے آقا مدد کرو	اگر اس بحر مین سبنع مقبوض آوے تو جائز ہے ۔
مثمن سالم اشتر	فَاعِلَاتُن فَاعِلُن ع لَاتُن فَاعِلُن سالم اشتر	وفعتہً مجھکو دلا دست حیدر مِلگیا میر کوثر سے مجھے جام کوثر ملگیا	یہ بحر بحر مدید سالم سے مشتبہ ہوگئی ہی لہذا اس بحر سے ساقط کردی گئی ہی واسطے نظر کے لکھا ہے ۔
مثمن مکفوف	فَاعِلَاتُ مُفَاعِیلُ فَاع لَاتُ مَفَاعِیلُ مکفوف مکفوف	شعر ملا جامی خیز دطرف چمن گر با حریف سمن روی تا نگاہ سنبل تر بہ جبین ہ شاخ سمن گیسو	اس شعر کو صاحب معراج العروض نے بحر مشاکل مثمن مین شمار کیا ہی حالانکہ بحر مذکورہ مین مثمن نہین ہے صرف مسدس ہے ۔

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس اخرب مکفوف	مفعول فاع لات مفاعیلن اخرب مکفوف سالم	اے نور کردگار بلا جلدی یا شاہ ذوالفقار بلا جلدی	اردو مین بہت کم جاری ہے۔

مخفی نہ ہے کہ جو نقشہ سوم ہذا مین دوائر ارکان کے دائرہ پنجم مشتبہ سے اساتذہ متقدمین و متاخرین نے جسطرح سے نقشہ چہارم کی تفصیل تشریح دائرہ چہارم متنزع مین بحر قریب مسدس مین ارکان یعنی مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن کو اولٹ کے بحر مشاکل مسدس کے ارکان یعنی فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن کو لائے ہین اور دائرہ پنجم مشتبہ مین بحر منسرح کے ارکان یعنے مستفعلن مفعولات مستفعلن۔ مفعولات کو قلب کرکے بحر مقتضب کے ارکان یعنے مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن کو قرار دیا ہے اوسی طرح سے بحر مضارع کے ارکان یعنے مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن کو اولٹ کرکے ارکان فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن قائم کیا گیا ہے اور نام اس بحر کا مقلوب نو قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ بحر ارکان مضارع سے اولٹ کر مانند بحور قریب و مشاکل مسدس و منسرح و مقتضب مثمن کے نکلی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اساتذہ نے بادی النظر مین متعلق خیال اسطرف نہ فرمایا ورنہ ضرور اس بحر مقلوب نو کے ارکان کو بھی مثل بحور قریب و مشاکل و منسرح و مقتضب کے نامزد کرکے داخل دائرہ مشتبہ کے فرماتے کس لیے کہ اس بحر نو مین بھی علاوہ ارکان سالم کے زحافات مین اشعار ہو سکتے ہین اور ایک بحر تازہ زیادہ ہوکے پورے بیس بحور ہو جاتے ہین ہر چند کہ مین گیا اور میری عقل کیا اور نہ کچھ زبان

	نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
				ہوگئی ہے لہذا اوس بحر سے اساتذہ نے ساقط کرکے اس بحر مین شامل کیا ہے۔
۲	مثمن اخرب ومسبغ	مفعول فاع لاتن مفعول فاع لیان اخرب سالم مسبغ	کیا مہر وہ کرینگے حیدر سے کوڑا نکہین تارونکی گو بنا کر لائین ہار آنکہین	اگر کسی مصرع مین بجاے مسبغ سالم آوے تو جائز ہے اور یہ بحر بحر رجز مثمن مخبون مطلع ومکبول ہذا ل سے مشتبہ ہوگی لہذا اساتذہ نے اوس بحر سے ساقط کرکے بحر ہذا مین شمول کیا ہے۔
۱	مثمن اخرب ومکفوف ومحذوف	مفعول فاع لات مفاعیل فاعلن اخرب مکفوف مکفوف محذوف	قدرت خدا کی شیر خدا کا جمال ہے اوسکی مثال کیا جو عدیم المثال ہے	اگر عروض مین کسی مصراع کے مقصور یا مکفوف آوے تو جائز ہے
	مثمن اخرب ومکفوف	مفعول فاع لات مفاعیل فاع لاتن اخرب مکفوف مکفوف سالم	مفتاح باب خلد علی ہی ہے بے گمان بے فصل جانشین نبی ہی ہے بے گمان	اگر سواے مطلع کی بجاے سالم کے عروض مین مسبغ لاوین تو جائز ہے۔
۲	مثمن اخرب ومکفوف ومقصور	مفعول فاع لات مفاعیل فاعلان اخرب مکفوف مکفوف مقصور	تیرا نظیر کوئی نہین کائنات مین تجھسے ادا زکوٰۃ ہوئی ہے صلوٰۃ مین	اگر سواے مطلع کے بجاے سالم کے عروض مین زحاف محذوف آوے تو جائز ہے۔

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس مطوی ومقطوع	مُفْتَعِلُن فَاعِلَاتُ مَفْعُولُنْ مطوی مطوی مقطوع	وصف کیا ہو بیان حضرت کا خوب ملیگا ثواب مدحت کا	اردو مین کم جاری ہے اگر عروض وضرب مین مقطوع نذال آوے تو جائز ہے۔
مسدس مخبون اصلم	مُفَاعِلُن فَعِلُن مُفَاعِلُنْ مخبون اصلم	خدا نے جو چاہا وہی ہوا علی نے فرمایا وہی ہوا	اس بحر مین اگر مخبول و مکشوف بلا دین تو جائز ہے

بحر مضارع از ایضاً بحر ۸

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن سالم	مُفَاعِیلُن فَاعِلَاتُن مُفَاعِیلُن فَاعِلَاتُن سالم سالم	بیان کیا ہو حال مضطر نہیں کھلتا پھر کیا ہے مدد میری بہر خالق کرو آقا دیر کیا ہے	اردو مین شاذونادر جاری ہے الاشمس الدین فقیر کی یہ تحریر ہے کہ یہ بحر نزد شعرا متروک ہے
مثمن مکفوف ومقصور	مُفَاعِیلُ فَاعِلَاتُ مُفَاعِیلُ فَاعِلَاتْ مکفوف مکفوف مکفوف مقصور	ہوا فیض ذوالفقار جو ہے سبز باغ شرع بلا شبہ مثل مہر ہی روشن چراغ شرع	اردو مین کم جاری ہے اگر عروض مین رکن سالم یا زحاف محذوف کسی مصرع مین آجاوے تو جائز ہوگا۔
مثمن اخرب	مَفْعُولُ فَاعِلَاتُن مَفْعُولُ فَاعِلَاتُن اخرب سالم	کیا وصف آپکا ہو یا مظہر العجائب بس نور کبریا ہو یا مظہر العجائب	اگر زحاف مسبغ اس بحر مین عروض مین آوے تو جائز ہے اور علاوہ اسکے یہ بحر بحر رجز مثمن تجلیع یعنی مجلع سے مشتبہ

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن مخبون و اصلم	مُفَاعِلُن فَعِلُن مُفَاعِلُن فَعِلُن مخبون اصلم	خدانے حیدر کو کیا ولی اپنا نبی نے صفدر کو کیا وصی اپنا	یہ بحر بحر مثمن مخبون ابتر سے مشتبہ ہی لیکن زحف ابتر مین زحاف حذف و قطع کو جمع کرکے تب تبدیل کیا ہی یعنی تین زحاف سے ہی اور بحر ہذا مین صرف زحف اصلم سے ایک مرتبہ مین تبدیل ہوا ہے لہذا اس بحر مین شامل ہوئی ہے اگر اسمین مکبول مکشوف آوے تو جائز ہے۔
مسدس سالم	مُسْتَفْعِلُن مَفْعُولَاتُ مُسْتَفْعِلُن سالم سالم	آگہ ہو تم سب کے حال سے یا علی واقف ہو تم سب کی حال سے یا علی	اردو مین خواہ فارسی مین کوئی شعر نظر نہین آیا ہے۔
مسدس مطوی	مُفْتَعِلُن فَاعِلَاتُ مُفْتَعِلُن مطوی مطوی	مجھکو شہ کائنات حق نے کیا مجھکو پیام نجات حق نے دیا	اردو مین کم جاری ہی الا اس بحر مین رکن مفعولات مین زحاف مکسوف مطوی نہین لا سکتے ہین کہ بحر مسدس بسیط مطوی سے مشتبہ ہوجائیگی اگر عروض و ضرب مین مذال لاوین تو جائز ہے۔

کیفیت	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	اوزان مصراع	نام زحاف
اس بحر مین رکن مفعولات مین زحاف کسوف مطوی یعنی فاعلن نہین لا سکتے ہین ورنہ بحر بسیط مثمن مطوی سے اشتباہ ہو جائیگی اگر حشو یا عروض مین ایک جگہہ پر کہین آجاوے تو مضایقہ نہین ہی جائز ہے۔	مولد شبر سے آج ہو گی گلزار ایک گل اعجاز اور پھولینگے دو چار	مُفتَعِلُن فَاعِلَاتُ مُفتَعِلُن فَاعِلَاتُ مطوی مطوی مطوی مطوی	مثمن مطوی
ہر چند کوئی شعر اردو کا اس بحر مین نظر نہین آیا ہی لیکن احتیاطاً مثال اسکی کہی گئی ہے اگر عروض و ضرب مین موقوف لاوین تو جائز ہے۔	کرب و بلا مین پنہا جلد شہا جانا ہے ہی یہ دعا اے مولا شہد شہادت پانا ہو	مُفتَعِلُن مَفعُولُن مُفتَعِلُن مَفعُولُن مطوی کسوف	مثمن مطوی و مکسوف
اردو مین بہت کم جاری ہے اور اگر کسی مصرع مین بجاے مجدوع کی منحور آوے تو جائز ہی	نام تیرا ہی کریم مجہپہ تو کر رحم تو ہی غفور الرحیم مجہپہ تو کر رحم	مُفتَعِلُن فَاعِلَاتُ مُفتَعِلُن فَاعْ مطوی مطوی مطوی مجدوع	مثمن مطوی و مجدوع
ایضاً۔ و نسبت مجدوع و منحور کے برعکس ایضاً۔	یا شہ گردون جناب خلد عطا ہو جلد کرو کامیاب خلد عطا ہو	مُفتَعِلُن فَاعِلَاتُ مُفتَعِلُن فع مطوی مطوی مطوی منحور	مثمن مطوی منحور

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس سالم	مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن سالم سالم سالم	خوشا طالع زہے قسمت آئی مولا مرادیں نکو ہماری بر لائے مولا	اردو مین شاذو نادر جاری ہے۔
مسدس مکفوف	مفاعیل مفاعیل فاع لاتن مکفوف مکفوف سالم	یہ اللہ و اسد نام ہے علی کا خطا پوش و عطا کام ہر ادمی کا	کوئی شعر اردو مین نظر نہین آیا ہے۔
مسدس مقصور	مفاعیلن مفاعیل فاع لاتن سالم مقصور سالم	مرادیں من بھرا آج فاطمہ نے صلا اسکا دیا آج فاطمہ نے	اردو مین شاذو نادر جاری ہے۔
بحر مشاکل مسدس از لاعلم عجمی — بحر ۲			
یہ بحر مخصوص فارسی ہے اور اس بحر مین مثمن نہین آتا ہے اور بحر ہذا بحر قریب کی برعکس ہے			
مسدس سالم	فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن سالم سالم سالم	زندگی ہم بسر کرتے نجف چلکر یہ شب غم سحر کرتے نجف چلکر	اردو مین کم جاری ہے
مسدس مکفوف و مقصور	فاعلات مفاعیل مفاعیل مکفوف مکفوف مقصور		کوئی شعر اردو مین نظر نہین آیا۔
مسدس مقبوض محذوف	فاع لاتن مفاعلن فعولن سالم مقبوض محذوف	التجا نہ اب رد کرو ہماری جلد آقا مدد کرو ہماری	اردو مین بہت کم جاری ہے۔
بحر منسرح از خلیل عربی مثمن — بحر ۱۰			
اس بحر مین شعراے عجم مثمن سالم نہین لاے ہین۔			
مثمن سالم	مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات سالم سالم	تمکو فدائی یا شاہ مولا کیا ہی لایا ہے بعد از محمد اللہ کی حق طاہی لایا ہے	کوئی شعر فارسی خواہ اردو کا اس بحر مین نظر سے نہین گذرا ہے۔

نام زحافات	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس ابتر و مجنون مضاعف	فعلن مفاعلن فعلن فعلن مفاعلن فعلن ابتر مجنون ابتر	شیر خدا علی تم ہو بحر نما علی تم ہو حاجت روا علی تم ہو مشکل کشا علی تم ہو	اس بحر مین بجز ایک مطلع عمدہ مثنوی رند کی نظر سے نہین گذرا ہے وہ یہ ہے اور اگر اسمین عروض و ضرب مین ابتر ممنوع آوے تو جائز ہے ۔ شعر مدت ہوئی نہین دیکھا دلدار کی قبا بیت ہے تدبیر کچھ نہین بنتی کیا ہو سکی ندامت ہے

بحر جدید مسدس از حکیم بزرجمہر قمی وزیر نوشیروان عادل عجمی ہے

یہ بحر مخصوص فارسی ہے اسمین مثمن نہین آتا ہے لیکن شعرائے فارسی کو یہ بحر پسند ہے

نام زحافات	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس سالم	فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن سالم سالم	یا علی دشمن تمہارا ہلکان ہو جو بدی تمسے کرے بے ایمان ہو	کوئی شعر فارسی خواہ اردو کا نظر سے نہین گذرا ہے ۔
مسدس مقصور و مجنون	فاعلاتن فاعلان مفاعلن سالم مقصور مجنون	یا علی سردار دین بلا مجھے یا شہ گردون نشین بلا مجھے	اردو مین بہت کم جاری ہے اگر صدر و ابتدا و حشو مین مجنون یعنی فعلاتن کو لاوین تو جائز ہے ۔
مسدس مقصور و مکبول	فاعلاتن فاعلان فعولن سالم مقصور مجنون مقصور یا مکبول	یا نبی کے جانشین خبر لو یا امیر المومنین خبر لو	ایضاً

بحر قریب مسدس از یوسف نیشاپوری عجمی ہے

یہ بحر مخصوص فارسی ہے اور اس بحر مین مثمن نہین آتا ہے ۔

بحر ۳

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس سالم	فَاعِلَاتُن مُسْتَفْعِلُن فَاعِلَاتُن سالم سالم سالم	جو علی سا سردار ہمت کرتا تو خدا بھی اقرار جنت کرتا	اس بحر مین کوئی شعر فارسی خواہ اردو کا نظر نہین آیا ہی اردو مین بہت کم جاری ہے
مسدس مخبون	فَاعِلَاتُن مُفَاعِلُن فَعِلَاتُن سالم مخبون مخبون	جیتے جی خلد مین مبا نگئے ہم وا ے قسمت کہ کربلا نگئے ہم	اور مسبغ مخبون اسکا اردو مین نظر سے نہین گذرا ہی۔
۱ مسدس مخبون ومقصور مخبون	فَاعِلَاتُن مُفَاعِلُن فَعِلَان سالم مخبون مقصور مخبون	کون سی شے مین تیرا نور نہین کس جگہہ پر ترا ظہور نہین	اگر اسمین صدر و ابتدا مین مخبون و عروض مین محذوف لاوین تو جائز ہی اور ان چار زحاف ذیل مین اگر مزاحف ذیل باہمدیگر مخلوط ہو جاوین تو جائز ہے۔
۲ مسدس مخبون مقصور	فَعِلَاتُن مُفَاعِلُن فَعِلَان مخبون مخبون مقصور مخبون	جگر مصطفے امام حسین شہ گلگون قبا امام حسین	ایضاً
۳ مسدس مخبون محذوف	فَاعِلَاتُن مُفَاعِلُن فَعِلُن سالم مخبون مخبون محذوف	عرش سے ہی بلند نام علی قاب قوسین ہی مقام علی	ایضاً
۴ مسدس مخبون وابتر	فَاعِلَاتُن مُفَاعِلُن فَعْلُن سالم مخبون ابتر	ہین ہمارے شفیع محشر دو جنکے خاطر ہوا ہے گوہر دو	ایضاً
مسدس مخبون ومشعث	فَاعِلَاتُن مُفَاعِلُن مَفْعُولُن سالم مخبون مشعث	جب خدا نے ولی کیا حیدر کو تب نبی نے وصی کیا حیدر کو	کوئی شعر اردو مین نظر سے نہین گذرا۔

	نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
۱	مسدس مطوی ومقطوع ومجذوع	مُفْتَعِلُنْ مَفْعُولُنْ فَاعْ مطوی مقطوع مجذوع	وصف ائمہ کرتے ہین نام پہ اونکے مرتے ہین	یہ بحر بحر متدارک مثمن مقطوع سے مشتبہ ہے بغور زحاف کا فرق معلوم ہوتا ہے اور اگر صدر و ابتدا مین مقطوع یا مکفوف وحشو مین مکفوف عروض مین وضرب مین منحور لاوین تو بالکل بحر مذکور سے اشبہ ہوگا مطلق فرق نہوگا بہتر ہے کہ مقطوع و مکفوف نہ لاوین فقط منحور لا سکتے ہین۔
۲	مسدس مطوی ومقطوع ومنحور	مُفْتَعِلُنْ مَفْعُولُنْ فَعْ مطوی مقطوع منحور	آج خوشی ہر دل پر ہے روزِ ولادت حیدر ہے	یہ بحر بحر متدارک مثمن مقطوع واخذ سے مشتبہ ہی باقی نسبت مزاحف کے ایضاً اور بجاے منحور کے مجذوع لاسکتے ہین۔
	مسدس مکسوف مخبون	مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَعُولُنْ سالم مکسوف مخبون	اے مظہر لطفِ خدا مددکر اے شافع روزِ جزا مددکر	اردو مین بہت کم جاری ہی

بحر خفیف مسدس از ایضاً۔ اس بحر مین اہل عرب مسدس صرف لائے ہین لیکن صاحب معراج العروض کا قول ہے کہ اہل فارس اسمین مثمن لائے ہین

نام زحافات	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
بحر سریع مسدس از ایضاً اس بحر مین مثمن نہین آتا ہے			بحر ۶
مسدس سالم	مُستفعِلن مُستفعِلن مفعُولاتُ سالم سالم سالم	کل کی ہوئے ہو یا علی تم سردار حق کی طرف سے تم ہوئے ہو مختار	اس بحر مین کوئی شعر فارسی خواہ اردو کا نظر نہین آیا۔
مسدس مطوی و موقوف مطوی	مُفتَعِلُن مُفتَعِلُن فاعِلان مطوی مطوی موقوف مطوی	عشق شہ دین سے ہی دل باغ باغ خانہ تن مین ہو روشن چراغ	اس بحر مین اگر صدر و ابتدا وحشو مین بجاے مطوی کے مقطوع یا مکسوف و مطوی مذال و عروض و ضرب مین بجاے موقوف مطوی کے مکسوف مطوی و مطوی خاقص لاوین تو جائز ہے اور اس بحر مین ذو بحرین بھی آتے ہین کہ بحر رمل مسدس مقصور سے اشتبہ ہوتی ہے۔
مسدس مطوی و مکسوف مطوی	مُفتَعِلُن مُفتَعِلُن فاعِلُن مطوی مطوی مکسوف مطوی	لطف شہ سے درد و سرا ہو گیا نام علی عقدہ کشا ہو گیا	ایضاً و بہ نسبت موقوف مطوی و مکسوف مطوی کے ایضاً برعکس ہی اور یہ بحر ذو بحرین مین بھی لاتی ہین کہ بحر رمل مسدس محذوف سے اشتبہ ہو جاتی ہی

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
۲ مسدس مخبون ابتر	فَاعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعْلُنْ سالم مخبون نیز ابتر مقطوع	آج سرور کی سواری آئی کیسے ہیں قدرت باری آئی	ایضاً اس زحاف ابتر کو مقطوع بھی کہتے ہیں۔
۳ ایضاً	فَعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعْلُنْ مخبون ونیز ابتر مقطوع	شہ دین کی جو سواری آئی نظر اک قدرت باری آئی	ایضاً ایضاً
۴ مسدس مخبون مقصور	فَاعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعِلَانْ سالم مخبون مخبون ونیز مکبول مقصور	عشق میں شہ کے ہوا انجام بخیر تا کہ ہیں لوگ مرا نام بخیر	ایضاً۔ اس زحاف یعنی مخبون مقصور کو کبل بھی کہتے ہیں۔
مسدس مسبغ	فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلِیَّانْ سالم سالم مسبغ	کیوں نہ ہوئی نام نامی شاہ مرداں ہر گنہگار ونکا حامی شاہ مرداں	اردو میں کوئی شعر نظر نہیں آیا ہے۔ اگر اسمیں بجائے سالم کے مخبون و مسبغ مخبون کو لاویں تو جائز ہے۔
مسدس مخبون مسبغ	فَعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعِلِیَّانْ مخبون مخبون مسبغ	مرے حامی مرے مولا شہ ذیشاں مرے مالک مرے آقا شہ ذیشاں	اگر بجائے القصر مخبون سالم یا عرف مسبغ لاویں تو جائز ہوگا فقط اس بحر میں دو بحریں بھی ہوسکتی ہیں کہ بحر زحاف مسدس سالم و مسبغ سے مشتبہ ہوجاتی ہے فقط اگر شعر مذکور کو کھینچ کے پڑھے تو ہوسکتا ہے

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس مقصور	فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَانْ سالم مقصور	مولد سرور سے ہو کر شاد صبح آئی ہے بہر مبارکباد صبح	بجاے سالم کے اسمین مخبون یا محذوف بجاے مقصور کے آوے تو جائز ہوگا اور اس بحر مین دو بحرین بھی کہتے ہین کہ بحر سریع مطوی موقوف سے اشتبہ ہے۔
مسدس محذوف	فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ سالم محذوف	عقدۂ احکام پیغمبر کھلا جگہہ شہر مصطفے کا در کھلا	اگر اسمین بجاے سالم کسی مصرع مین مخبون یا بجاے محذوف کے مقصور آوے تو جائز ہوگا اور یہ بحر ذوبحرین بھی کہی جاتی ہے کہ ساتھ بحر سریع مسدس مطوی مکشوف کے اشتبہ ہوتی ہے
مسدس مخبون محذوف	فَاعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعِلُنْ سالم مخبون مخبون محذوف	شافع روز جزا شیر خدا باعث ارض وسما شیر خدا	یہ چار و بحر ذیل مین باخود ہا مزاحف سے مخلوط ہین اگر کوئی زحاف کسی مصرع مین لاوین تو جائز ہے اگر یہ شعر کھینچ کے پڑہا جاوے تو مشتبہ مسدس محذوف کے ہو جاوے۔

کیفیت	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	اوزان مصراع	نام زحافات
یہ بحر جدید مثمن مجنون سے حزین مشتبہ ہے ہی الاحشو اول کا فرق ہی شعر مطابق زحاف کے شمار ہوگا و بہ نسبت مستزاد ایضاً۔ و بہ نسبت مخلوط ہونے مزاحف با خود ہا کے۔ ایضاً	خلق تسیر سا آقا ہوا تھا سو ہوا بار ور نخل تمنا ہوا تھا سو ہوا	فَاعِلاتُن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فَعِلُن سالم مجنون مجنون محذوف	۶ ۲۰ مثمن مجنون و مجنون محذوف
یہ نسبت مستزاد و بہ نسبت مخلوط ہونے مزاحف با خود ہا ولانے زحاف مجنون بجائے سالم کے ایضاً۔ اور اس بحر میں زحاف ابتر کو مقطوع بھی کہتے ہیں۔	نقش ہے دل پہ مری نام علی کا تعویذ اس سے بہتر کوئی دنیا میں ہوگا تعویذ	فَاعِلاتُن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فَعلانْ سالم مجنون ابتر مسبغ	۷ ۳۰ مثمن مجنون و ابتر مسبغ
	لوح محفوظ سے یہ نور کا سورا اُترا گھر میں پھر مصحف ناطق کی صحیفا اُترا	فَاعِلاتُن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فَعلُن سالم مجنون و نیز اتبر مقطوع	۸ ۴۰ مثمن مجنون و ابتر یعنی مقطوع
اگر بجائے سالم کے مجنون یا بجائے مجحوف کی مجحوف مسبغ آوے تو جائز ہے۔ الا اردو میں شاذ و نادر جاری ہے۔	ورد ہے لب پہ مرے نام خدا ہر دم رات دن رہتا ہے یہ نخل مرا ہرا دم	فَاعِلاتُن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فَع سالم مجنون مجحوف	مثمن مجنون مجحوف
اگر اسمیں زحاف مسبغ آوے تو جائز ہے فقط	آج ہے میلاد حیدر حیدر رہو شاد ہو ہر ہمہ میں حیدر رہو	فَاعِلاتُن فَاعِلاتُن فَاعِلاتُن سالم	مسدس سالم

	نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
۲	مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن سالم محذوف	ہمسے نافہمون کیونکر ہو بیان شانِ علی خالقِ کون ہین جب خود ہو ثناخوانِ علی	اگر کسی مصرع مین زحاف مقصور بجای محذوف کی آوی تو جائز ہے اور یہ بحر بحر مدید مثمن سالم سے مشتبہ ہی لیکن حشو اول مین فرق ہی لہذا شعر مطابق زحاف کے شمار ہوگا اور بہ نسبت مستزاد کے ایضاً
۳	مثمن مشکول العروض والضرب	فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن مشکول سالم	اسی یاد رکھ بلا تو یہ حدیثِ مصطفے ہے جو ہی بیخ بین کا دشمن وہی دشمنِ خدا ہے	اگر اس بحر مین زحاف مسبغ کسی مصرعہ مین آوی تو جائز ہے و نسبت مستزاد ایضاً
۴	مثمن مخبون مسبغ	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیان سالم مخبون مخبون مسبغ	یا الٰہی لیے احمد نظر آئین شہ مردان شکل نبی مجھے جلدی سی دکھائین شہ مردان	اردو مین بہت کم جاری ہے و بہ نسبت مستزاد کے ایضاً
۵	مثمن مقصور ومخبون مقصور یعنے مکبول	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان سالم مخبون مخبون مقصور نیز مکبول	آج وہ دن ہے کہ ای بادشہ [illegible] لعل دی گوہر تجھے نذر تو گوہر ین [illegible]	زحاف مخبون مقصور کو اس بحر مین مکبول بھی کہتے ہین اور ان چار وزن بحور ذیل مین مزاحف یا خود یا مخلوط مین اگر یکے یا دیگرے آوین تو جائز ہے و بہ نسبت مستزاد کے ایضاً و بجائے سالم کے مخبون بھی لاتے ہین جائز ہے

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن سالم	فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن سالم	دین و ایمان اوسکے باعث سے ہمیں حاصل ہوا ہے آیۂ تطہیر جسکی شان مین نازل ہوا ہے	اردو مین بہت کم جاری ہے اور اسمین مسبغ بھی لا سکتے ہین جائز ہے۔
مثمن مسبغ	فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن فَاعِلِیَان سالم مسبغ	عرش کرسی سے ہے اعلیٰ اوج بام مسند مردان لامکانسے ہے کہین برتر مقام شاہ مردان	ایضاً۔ اور بجائے مسبغ کی کسی مصرع مین سالم اگر لاوین تو جائز ہوگا۔
مثمن مخبون	فَعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعِلَاتُن فَعِلَاتُن مخبون	نہ لیا جسنے ترا نام وہ بیہوش ہوا خود نہ رکھی جسنے تری یاد فراموش ہوا خود	یہ بحر بحر کامل مثمن مقطوع سے مشتبہ ہے چونکہ زحاف اسکا بلا نقل ہے لہذا اس بحر مین اعتبار کیا گیا اور فارسی مین مضاعف بھی لائے ہین جسکو عوام ہندوستانی بحر طویل کہتے ہین اور اگر صدر و ابتدا مین اسکے سالم لاوین تو جائز ہے
مثمن مقصور	فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن فَاعِلَاتُن فَاعِلَان سالم مقصور	کعبۂ دین جلا مین گھی کی مرد و زن چراغ آنکی شب گھر مین فلق کی ہوا روشن چراغ	اگر کسی مصرعہ مین زحاف محذوف آوے تو جائز ہے اور ان آٹھون بحور ذیل مین شعرائے مستزاد بھی کہتے ہین جائز ہے۔

نام زحافات	اوزان مصرعہ	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
			کو مقدم و موخر کرکے بھی شعر کہنا جائز ہے ۔
مثمن مجبون ومطوی	مُفَاعِلُن مُفْتَعِلُن مُفَاعِلُن مُفْتَعِلُن مجبون مطوی	علی کری وصف نبی خدا کہو مثل علی نبی کرے مدح علی خدا کہی مثل علی	اگر اسمین مطوی مذال آوے تو جائز ہوگا
مثمن مطوی ومجبون مذال	مُفْتَعِلُن مُفَاعِلَان مُفْتَعِلُن مُفَاعِلَان مطوی مجبون مذال	نخل امید مومنین ہین برگ بار سبز گلشن احمدی ہین تیغ آئی ہر کیا ہا سبز	اگر کسی مصرعہ کی حشو اول مین یا عروض مین زحاف صرف مجبون لاوین تو جائز ہی
مثمن مجبون	مُفَاعِلُن مُفَاعِلُن مُفَاعِلُن مُفَاعِلُن مجبون		یہ بحر بحر ہزج مقبوض مثمن سے اشبہ ہی حال اسکا نقشہ پنجم کے ذیل مین بیان ہوچکا ہے لہذا اس بحر سی ساقط ہی صرف بہ اسے ملاحظہ لبطور یادداشت کے لکھا ہے ۔
مسدس سالم مسدس	مُسْتَفْعِلُن مُسْتَفْعِلُن مُسْتَفْعِلُن سالم مُفْتَعِلُن مُفْتَعِلُن مُفْتَعِلُن مطوی	وصف شہ والا بیان کسطرح ہو راز خدا مجھسے عیان کسطرح ہو وصف شہنشاہ بیان خوب کیا نام علی ورد زبان خوب کیا	اگر کسی مصراع مین مذال آوے تو جائز ہے اگر کسی مصراع مین مطوی مذال آوے تو جائز ہے

بحر رمل از الرضا بحر ۲۱

اس بحر مین شعرائے عرب مثمن نہین لاتے

کیفیت	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	اوزان مصراع	نام زحاف
اس بحر سالم مین مفاعلن لائے ہین وبعض نے فی مصرعہ شانزدہ رکن ہین کہ بحر طویل بھی اسکو کہتے ہین لائے ہین۔			
اگر سواے مطلع کے کسی جگہہ عروض مین بجاسے ندال سالم آوی تو جائز ہے ونسبت مضاف وشانزدہ رکن فی مصرعہ بحر طویل کے بھی لبطور سالم کے ہے۔	تو ہی مجسم نور حق تیرا ہی سایا آفتاب دو بار تیری مہر سے مغرب سے آیا آفتاب	مُستَفعِلُن مُستَفعِلُن مُستَفعِلُن مُستَفعِلان سالم ندال	مثمن ندال
ار دو مین کم جاری ہے اگر اسمین مطوی ندال آدے تو جائز ہے	وصف علی مجھسے بیان خوب ہوا نسل علی راز خدا ذو دعیان خوب ہوا اصل علی	مُفتَعِلُن مُفتَعِلُن مُفتَعِلُن مُفتَعِلُن مطوی	مثمن مطوی
اگر اسمین ندال لادین تو جائز ہی اور فارسی مین عروض وضرب مین زحاف مقطوع لائے ہین اہل اردو مین نظر سے نہین گذرا اور زحاف مطوی مخبون	شاہ نجف کی عشق سی لکو سر خلا ہوئی در نجف کی لوح پر گو یا سند عطا ہوئی	مُفتَعِلُن مُفاعِلُن مُفتَعِلُن مُفاعِلُن مطوی مخبون	مثمن مطوی مخبون

نام بحر و زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس اخرب مکفوف محذوف	مفعولُ مُفاعیلُ فعولن اخرب مکفوف محذوف	جلد آکے خبر لیجیے ہماری جلد آکے مدد کیجیے ہماری	اردو مین بہت کم جاری ہے اگر اسمین بجاے محذوف کے مسبغ لاوین تو جائز ہے اگر بجاے محذوف مقصور آوے تو جائز ہے۔
مسدس سالم و محذوف مفاعیلن بطرز نو	مُفاعیلن فعولن سالم محذوف مُفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن	علی سردار دین ہے نبی کا جانشین ہے امیر المومنین ہے	اس بحر مین صرف دو سلام نظر سے گذرے ہین اور یہ بحر بحر وافر معصوب و مقطوف سے مشتبہ ہے چونکہ اسمین جو زحاف ہین اور اسمین ایک سالم اور ایک زحاف ہے لہذا بحر وافر سے ساقط ہے اور اگر عروض و ضرب مین مسبغ محذوف آوی تو جائز ہے
بحر رجز ائر ایضا۔ اہل عرب وقت جنگ اشعار فخریہ اس بحر مین پڑہتے ہین۔ و شعراے عرب مثمن مین کمتر اور شعراے عجم اکثر لکھتے ہین۔ ۹ بحر			
مثمن سالم	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن سالم	اے شافع روز جزا تمنے دیا ہم کو پتا اے موجد کون و مکان تیرے ملا قرآن ہے	اگر بمقابلہ سالم کے کسی مصراع مین مذال آوے تو جائز ہی اور بعض اساتذہ

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہٰذا	کیفیت
مسدس اخرب ومقبوض ومحذوف	مفعول مفاعلن فعولن اخرب مقبوض محذوف	یا شبیر خدا عذار رسیدہ خالق نے کیا ہے تمکو چیدہ	یہ بحر مثنوی کی ہے اگر اسمین چارون زحاف بجور ذیل کے یکجا ہو جاوین جسکو سکتہ کہتے ہین تو جائز ہے اور اس وزن مین کبھی حرف ساکن متحرک ہو جاتا ہے جائز ہے۔
مسدس اخرب ومقبوض ومقصور	مفعول مفاعلن مفاعیل اخرب مقبوض مقصور	سردار ہین انس و جانکے شبیر مختار ہین دو جہانکے شبیر	ایضاً
مسدس اخرم واشتر ومحذوف	مفعولن فاعلن فعولن اخرم اشتر محذوف	دل مین سرور کا داغ دیکھا گھر مین روشن چراغ دیکھا	ایضاً
مسدس اخرم و اشتر مقصور	مفعولن فاعلن مفاعیل اخرم اشتر مقصور	شبکو آیا خیال شبیر دنکو دیکھا جمال شبیر	ایضاً
مسدس اخرب مقبوض	مفعول مفاعلن مفاعیلن اخرب مقبوض سالم	یا شبیر خدا مری مدد کیجے یا شاہ ہدا مری مدد کریئے	بطور تمثیل کے اسمین شعر کہا گیا ہے الا اردو مین کوئی شعر نظر نہین آیا ہے اور اگر بجاے سالم کے مسبغ دے تو جائز ہوگا۔
مسدس اخرب مکفوف مقصور	مفعول مفاعیل مفاعیل اخرب مکفوف مقصور	ہو حکم مرے حق مین شہا جلد اس درد کی ہو جاے دوا جلد	اردو مین کم جاری ہے اگر بجای مقصور کے محذوف آدی تو جائز ہے

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس محذوف	مُفَاعِیلُن مُفَاعِیلُن فَعُولُن سالم محذوف	علی سا جبکہ ہو رہبر ہمارا تو کیونکر ہو نہ جنت گھر ہمارا	اگر شعر بھی اس بحر مین ہی اور اگر کسی مصرعہ مین زحاف مقصور آوی تو جائز ہے اور بحر اول و بحر ہذا ایک ہی فقط اور بحر ہذا مین دو بحرین بھی کہہ سکتے ہین کہ وہ بحر خفیف مسدس مخبون محذوف سے ملجاتی ہے مثال از مولف علی مولا ہمارا کام آیا لئے خم غدیر و جام دآیا
مسدس مکفوف و مقصور	مُفَاعِیلُ مُفَاعِیلُ مُفَاعِیلْ مکفوف مقصور	ہوئے ختم رسل دین کے سردار ہوئے نخبیر خدا کل کے مددگار	اردو مین کوئی شعر نظر ہینں آیا۔
مسدس مکفوف محذوف	مُفَاعِیلُ مُفَاعِیلُ فَعُولُن مکفوف محذوف	زہے وصف شہنشاہ نجف ہی بلا شبہہ خدا او سکی طرف ہے	ایضاً

نام زحافات	نام اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن مقصور محذوف	مُفَاعِیلُ مُفَاعِیلُ مُفَاعِیلُ فَعُولُن مقصور محذوف	کرون وصف مین کسطرح شہ ارض وسما کا مری جان فدا ہو کہ وہ ہی نور خدا کا	ایضاً ایضاً اور بحر اول و بحر ہذا دونون ایک ہین اگر کوئی مصراع بحر بالا کا بحر ہذا مین لاوین تو جائز ہے
مسدس سالم	مُفَاعِیلُن مُفَاعِیلُن مُفَاعِیلُن سالم	علی کا وصف جب دلسے کیا ہمنے صلے مین باغ جنت کا لیا ہمنے	شعراے عجم بحر سالم مسدس مین کمتر کہتے ہین لیکن اردو مین بہت کم جاری ہے۔
مسدس مقبوض	مُفَاعِلُن مُفَاعِلُن مُفَاعِلُن مقبوض	علی کو جب خدا نے تیغ کی عطا نبی نے ہو کے خوش گلے لگا لیا	ہر چند کہ اردو مین کوئی شعر اس بحر مین نظر سے نہین گذرا لیکن بوجہ اسکے اس بحر مین مندرج ہوا کہ مبادا اسے رجز مسدس مخبون مین شمار نکیا جاوے
مسدس مقصور	مُفَاعِیلُن مُفَاعِیلُن مُفَاعِیلْ سالم مقصور	مرا حامی ہے زہرا کا جگر بند ہوگا مجپہ اب جنت کا در بند	اکثر مثنوی اس بحر مین ہے اور اگر کسی مصراع مین زحاف محذوف آوے تو جائز ہے اور بحر ہذا و بحر ذیل ایک ہے اگر کوئی مصراع اسکا اسمین لاوین تو جائز

نام زحاف	نام اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
			مصراع اسکا یا بحر ذیل کا ایک مین ہو جاے تو جائز ہے۔
مثمن اخرب و مکفوف و مقصور	مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل اخرب مکفوف مقصور	مین دام محبت مین کہ ہا تیری نظر بند ای عقدہ کشا مجہ پہ نہ بختا کا ہو در بند	اس بحر مین بہی بہ نسبت زحاف محذوف و اخرب و مستزاد کے ایضاً و اگر کسی مصراع کے حشو اول مین سالم و حشو دوم مین اخرب لاوین تو جائز ہے
مثمن اخرب مکفوف سالم العروض والضرب	مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن اخرب مکفوف سالم	یا شاہ نجف بہو پخو مدد کرو ہماری یا میر عرب دیکہو تو فریاد و زاری کو	ار دو مین بہت کم جاری ہی اگر اسمین بجای سالم مسبغ لاوین تو جائز ہی
مثمن مکفوف و مقصور	مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مکفوف مقصور	ترا دست گہر بار مرا ہاتہ خذف بار ترا نام ید اللہ مرا نام گنہگار	اس بحر مین اگرچہ چارون رکن مین زحاف مکفوف آوی یا زحاف محذوف عروض و ضرب مین آوی تو جائز ہی اور اردو مین بہت کم جاری ہے فقط

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہٰذا	کیفیت
			ہو گے متعلق بحر ہزج ہذا کے ہوئی ہے اور اسمین اگر زحاف مسبغ مقبوض آوے تو جائز ہے فقط
مثمن اخرب	مَفعُولُ مفاعیلن مفعول مفاعیلن اخرب سالم	جب قصد کیا حق نے ایجاد دو عالم کی تب نور محمد سے آدم کی جبین چمکی	اگر عروض و ضرب مین بجای سالم کے کسی مصراع مین مسبغ آوے تو جائز ہے اور اسمین شعر چار رکن یعنی مربع بھی کہتے ہین چنانچہ محقق طوسی نے کہا ہے شعر اکنون کہ چنین زارم برمن نکنی زحمت
مثمن اخرب و مکفوف و محذوف	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن اخرب مکفوف محذوف	وو داد ہماری سنو فریاد ہماری یا شیر الٰہی کرو امداد ہماری	اگر اس بحر مین زحاف مقصور کسی مصرعہ مین یا حشو اول مین سالم و حشو دوم مین اخرب لاوین تو جائز ہے اور اس بحر مین اشعار مستزاد بھی کہتے ہین یہ بحر و بحر ذیل ایک ہے اگر کوئی

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
			اور بعض اس بحر مین فی مصرعہ آٹھ رکن و بعض فی مصرعہ شانزدہ رکن لائے ہین
مثمن مقبوض و مسبغ مقبوض	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلان مقبوض مسبغ مقبوض	غلام آپکا ہو کین نہ ہو کیون اب غدا بھین قبول ہو دعا مری حضور کی جناب مین	اگر کسی مصرعہ مین بجا مسبغ مقبوض کو صرف مقبوض آوی تو جائز ہی۔ و نسبت آٹھ رکن و شانزدہ رکن کے بطرز الف
مثمن اشتر	فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن اشتر سالم	راز دل مرا شاہا تم پہ آشکارا ہی لیجئے خبر میری غم نے مجھکو مارا ہی	اگر اس بحر مین زحاف مسبغ آوی تو جائز ہے۔
مثمن اشتر و مقبوض	فاعلن مفاعلن فاعلن مفاعلن اشتر مقبوض	یا علی پئے نبی کیجئے مدد مری لیجئے خبر مری ہو دعا نہ رد مری	یہ بحر وافر مثمن جم و معقول و بحر رجز مثمن مرفوع و مخبون و بحر مقتضب مثمن مکشوف مطوی و مخبون سی مشتبہ ہی چونکہ ہر ایک بحور کی رکن سی جو زحاف متعلق ہوئی ہین با نقل ہین اصل نہین ہین اور بحر زنج ہذا مین جو زحاف آئی ہین بالکل اصل ہین لہذا ہر سہ بحور مذکورہ بالا سی ساقط

نام بحر	اوزان مصراع	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	کیفیت
			شعر رہا دکھین مرے ارمان تری صورت نظر آدے تری صورت کسی موہب سے کسی صورت نظر آدے
۲ مثمن مسبغ	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان سالم مسبغ	ہے وصف سبزہ رخسار سرور انبیا تو کہتے ہمارا آج طوطی بولتا ہے باغ رضوان مین	اگر بجائے زحاف مسبغ کے کسی مصراع مین سالم آوے تو جائز ہے فقط و نسبت آٹھ رکن و شانزدہ ۱۶ رکن سکے لئے
مثمن سالم و محذوف	مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن سالم محذوف	نبی ہادی مرا ہے علی رہبر مرا ہے یہی ایمان میرا ہے تو جنت گھر مرا ہے	اس بحر مین مسبغ محذوف نہین لا سکتے ہین کہ بحر مثمن سالم و مقصور سے مشتبہ ہو جائیگی
مثمن سالم مقصور	مفاعیلن مفاعیل مفاعیلن مفاعیل سالم مقصور	علی کے تم ہو فرزند نبی کے ہو جگر بند غلامون پر خداوند انہو جنت کا در بند	
۵ مثمن مقبوض	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مقبوض	تری صفت مین منہ کھلا بشر کا یہ بعید ہے اگرچہ قفل ہے دہن زبان بھی کلید ہے	اگر کسی مصرع مین مسبغ آوے تو جائز ہے اور یہ بحر بحر رجز مثمن مخبون سے مشتبہ ہے مطابق نقشہ پنجم کے شمار اسکا بحر ہزج ہذا مین چاہیے بحر رجز سے ساقط ہے۔

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف از مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مسدس معصوب مقطوف	مُفاعِیلُن مُفاعَلَتُن فَعُولُن سالم معصوب مقطوف	علی کی ہیں رسولِ خدا ہمپیر انہی کے ہیں امیرِ نجف بہادر	اگرچہ یہ بحر بحر ہزج مسدس محذوف سی مشتبہ ہی الا غور علیحدہ ہوتی ہی باعتبار زحاف کے شعر کہنا چاہیے۔
مسدس معقول مقطوف	مُفاعِلُن مُفاعَلَتُن فَعُولُن معقول سالم مقطوف	حزیں نہو قبول سخن کرینگے تیری مدح سیں دشمن کرینگے	

بحر ہزج از ایضاً

شعرائے عرب اس بحر میں مسدس و مربع استعمال میں لائے ہیں مثمن نہیں لائے ہیں لیکن شعرائے عجم کہ مثمن و مسدس میں کہتے ہیں مربع میں نہیں کہتے اوسی طور پر اردو میں بھی اساتذہ نے جائز رکھا ہے ۲۸ بحر

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف از مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن سالم	مُفاعِیلُن مُفاعِیلُن مُفاعِیلُن مُفاعِیلُن سالم	کروں جو بر بیاں کیا ذوالفقار تابدار انکا کہ جسکے زخم کا علیسی لگا سکتے نہیں ٹانکا	اگر زحاف سبع اس بحر میں آوے تو جائز ہے و بعضے اس بحر میں فی مصرعہ آٹھ رکن و بعضے فی مصرعہ سولہ ۱۶ رکن لائے ہیں اور اس بحر میں دو بحریں ہوسکتی ہی کہ بحر رمل مثمن مخبون سی اشتبہ ہو جاتی ہی مثال تصنیف مولف شعر

نام زحاف	اوزان مصراع	مثال تصنیف از مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن مذال	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان سالم مذال	نہ نباہ تین اوسکو ملیگی جا جسے عشق سر و تن نہین وہ خزانہ دل تو نجہا ئین ہے جو شکار نا ہو سکا نہین	اگر کسی مصراع اول مین بالکل سالم آوے تو سوائے مطلع کے جائز ہے۔
مثمن مضمر	متفاعلن مستفعلن متفاعلن مستفعلن سالم مضمر	کروان کسے مین یہ التجا کہ دکھائے مجھکو وہ ماہ مخفف یہی دل مین ہے مرا آرزو تو دکھا مجھے یار مخفف	اگر اس بحر مین مذال مضمر کسی مصرع مین آوے تو جائز ہے۔
مسدس مضمر مذال	متفاعلن مستفعلن مستفعلان سالم مضمر مضمر مذال	کئی بار آیا حکم رب العالمین کیا تب نبی نے شہ کو اپنا جانشین	اس بحر مین سوائے زحاف مضمر و مضمر مذال کے شعرائے عجم کو دوسرا زحاف پسند نہین ہے اور اردو مین بہت کم جاری ہے
	بحر وافر ایضاً		بحر ۳
مثمن سالم	مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن سالم	شفیع امم وصی نبی امام ہدیٰ علی ولی امیر عرب شہ دوسرا امین خدا علی	اگر اس بحر مین زحاف مذال آوے تو جائز ہے اور اس بحر مین نصیر الدین طوسی نے چار رکن کا ایک شعر کہا ہے جیسے بہ چہ گنہی بجائے کہ او نکند بجاے تو بد

کیفیت	مثال تصنیف از مولف رسالہ ہذا	اوزان مصراع	نام زحاف
اس بحر مین حشو اول مین زحاف مرمل بجای مخبون کے نہین لا سکتے ہین کہ بحر مجتث مثمن مخبون محذوف سے مشتبہ ہو جائیگی	نبی کے نور نظر حسن حسین رہے علی کے لخت جگر حسن حسین رہے	مُفَاعِلُن فَعِلُن مُفَاعِلُن فَعِلُن مخبون مخبون	مثمن مخبون
اردو مین بہت کم جاری ہے	وصف تیرا یا علی بیان ہو گیا مجھسے راز خدا کا بھلا عیان ہو گیا مجھسے	مُفْتَعِلُن فَاعِلُن مُفَاعِلُن فَعْلُن مطوی سالم مخبون مقطوع	مثمن مطوی مخبون مقطوع
اگر اس بحر مین مذال کسی مصرع مین اوے تو بحر منسرح مسدس مطوی سے اشتبہ ہو جائیگی	یا شہ والا بلا جلد مجھے مرقد انور دکھا جلد مجھے	مُفْتَعِلُن فَاعِلُن مُفْتَعِلُن مطوی سالم	مسدس مطوی

بحر کامل از ایضاً — بحر ۴

کیفیت	مثال تصنیف از مولف رسالہ ہذا	اوزان مصراع	نام زحاف
اگر اس بحر مین مذال خواہ مضمر حشو یا عروض یا ضرب مین آوے تو جائز ہی اگر بجاے سالم کے بالکل مضمر لاوین تو بحر رجز سالم سی مشتبہ ہو جائیگی۔	یہ فقط علی کی سبب سی حق نے خطا جرم مرا کیا کہ قطار قبر سی بچگیا مجھے باغ خلد عطا کیا	مُتَفَاعِلُن مُتَفَاعِلُن مُتَفَاعِلُن مُتَفَاعِلُن سالم	مثمن سالم

اسم زحاف	ارکان مصراع	مثال تصنیف از مولف رسالہ ہذا	کیفیت
مثمن مخبون	فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فعلن سالم مخبون	مولد شہ کی خبر سنکے فلک سن ذکہا مجھکو اللہ نے دی درد کی آج دوا	ہر چند کہ یہ بحر بحر رمل مثمن مخبون محذوف قرین سے مشتبہ ہی مگر حشو اول کا فرق ہی بدین وجہ انہی نئی بحر مین شمار ہون گی و اگر اسمین زحاف مذال آوی تو جائز ہے۔
مثمن مخبون مذال	فعلاتن فعلن فعلاتن فعلان مخبون مخبون مخبون مذال	شہ صفدر کا اگر ہو جو اعجاز بیان کہے ہر ایک مجھے ہی یہ اعجاز بیان	اگر اسمین زحاف مخبون کی جگہہ پر کسی جا سالم آوے تو جائز ہے
بحر بسیط از خلیل			بحر ۵
مثمن سالم	مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن سالم سالم	میری مدد یا علی مشکل کشا کیجیے اب آرزو ہے یہی جنت عطا کیجیے	اگر اسمین بیچ عروض یا ضرب کے مذال آوے تو جائز ہے۔
مثمن مطوی	مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن مطوی سالم	وصف تمہارا شہا کس سے بیاں ہو قلم خاک کے پتلے سے کیا نور خدا ہو رقم	اس بحر مین زحاف مذال نہین لا سکتے ہین اگر عروض یا ضرب مین آوے تو بحر منسرح مثمن مطوی موقوف کا اشتبہ ہو جائیگی

بحر طویل مثمن از خلیل بن احمد موجد فن عروض اس بحر مین مسدس نہین ہے۔ ۴ بحر

کیفیت	مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا	اوزان مصرع	نام زحاف
ہر چند کہ مصنف یا مولف عروض نے ایک شعر واسطے مثال کی لکھدیا ہے الا کوئی غزل وغیرہ اردو مین نظر سے نہین گذری فارسی مین البتہ ہے مگر کمتر	ہوا ہی عزیز و ابہ سہارا احمد کا بلاشک کرینگے ہم نظارا احمد کا	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن سالم سالم	مثمن سالم
ایضاً	رکھو امید رشتہ سی تم کہ ہو بھلا ورنہ تمہارے حق مین ہی بہت برا	فعلن مفاعلن فعلن مفاعلن اثلم مقبوض	مثمن اثلم مقبوض
ایضاً	علی کی محبت سے بہشتی لقب ملا خدا سے جنان مین گھر مجھے دسبب ملا	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن سالم سالم مقبوض	مثمن مقبوض

بحر مدید از ایضاً اور اس بحر مین مسدس نہین آتا ہے ۳ بحر

کیفیت	مثال	اوزان مصرع	نام زحاف
ہر چند کہ یہ بحر بحر رمل مثمن محذوف سے مشتبہ ہے مگر حشو اول کا فرق ہی بدین وجہ اپنے بحر مین شمار ہوگی و اگر اسمین تذئیل آوے تو جائز ہے۔	جی مین آتا ہی دلا ر وٹھہ رشتہ دیکھیے انتظار تا کجا کسکی اب رہ دیکھیے	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن سالم سالم	مثمن سالم

اور ایک رکن مُفَاعِیلُن سے اشتر ہوکے آیا ہے اور یہی حال رکن فعولن کا ہے
کہ جگہ جگہ پر صورت بدل کے آیا ہے پس یہ سب مزاحف اپنے اپنے اصل ارکان
و بحور مین شمار ہون گے باخود ہا خلط ملط ہون گے مانند مُفَاعِلُن کے جو رکن مُفَاعِیلُن
سے مقبوض ہوکے بحر ہزج مین آیا ہے اور دوسرا مُفَاعِلُن رکن مُسْتَفْعِلُن سے
مخبون ہوکے بحر رجز مین آیا ہے ارکان دونون بحور کے ایک ہوگئے ہین اب
دیکھنا چاہیے کہ رکن مُفَاعِیلُن سے جو مُفَاعِلُن مقبوض ہوا ہے بے نقل ہے صرف
حرف پنجم قبض ہوا ہے اور جو رکن مُسْتَفْعِلُن سے مُفَاعِلُن مخبون ہوا ہے وہ با نقل
نقل کیے ہے کہ بعد خبن کے مُتَفْعِلُن ہوا اوسکو مُفَاعِلُن سے بدلا کیا پس
لازم ہے کہ بحر ہزج مقبوض مین قائم کرین اور بحر رجز مخبون سے ساقط
کرین علی ہذا القیاس اسیطرح سے جو ارکان باخود ہا مشتبہ ہو جاتے ہین تو اوسکو
بخوبی سمجھ لینا چاہیے اور یہی حال زحاف کا بھی ہے کہ جس رکن کے متعلق
ہو اوسکے سبب و وتد وغیرہ کو سمجھ کے اپنے اصل رکن مین شمار کیے جائینگے

نقشہ ششم تفصیل بحور مع مثال تصنیف مولف رسالہ ہذا و کیفیت متعلقہ اوسکے

واضح رہے کہ اکثر بحور بہ سبب مزاحف کے باخود ہا مشتبہ ہو گئے ہین پس جو
اشعار ان بحور و مزاحف کے متعلق ہون اور تقطیع مین بے تکلف درست
آوین تو اوسی بحر کے متعلق ہون گے لیکن اشتباہ مطابق قاعدہ مذکورہ بالا
کے نہو اور نام ہر بحر کا باعتبار مزاحف کے رکھنا چاہیے ۔ اور بالکل بحور ارکان
افاعیل اونیس ہین منجملہ اوسکے بحور طویل و مدید و بسیط و کامل و وافر مخصوص
واسطے عرب کے ہے فارسیان نے ان بحور مین شعر کمتر کہے ہین ۔
و بحور جدید و قریب و مشاکل مخصوص عجم کے لیے ہین باقی گیارہ بحور
مشترک ہین ۔ فقط اب بحر متقارب تو شامل ہو کے بیس پورے ہوئے

نام ارکان	نام بحور متعلقہ ارکان	نام زحاف متعلقہ ارکان مع اوزان
		عضب اقصم اقصم ندال حجم حجم ندال اعقص مفتعلن مفعولن مفعولان فاعلن فاعلان مفعول عقل ندال مقطوف ندال عضب ندال مفاعلان فعولان مفتعلان
نمبر ۹ مس تفع لن منفصل سالم	جدید مجتث	خبن قصر کیل خواہ مقصور مجنون کف شکل مفاعلن مفعولن فعولن مس تفعل مفاعل حذف تشعیث مجنون مشعث مقصور مسبغ مفعول مستفعلان مفاعلان مفعولان
نمبر ۱۰ فاع لاتن منفصل سالم	قریب مشاکل مضارع مقلوب ہوا	کف قصر خواہ مسبغ مخنوق حذف تسبیغ فاع لات فاع لان فاع لن فاع لاتان

واضح رہے کہ جو فراعت جس اصل رکن سے نکلے ہین اوسے اصل بحور متعلقہ ارکان مذکورہ مین شمار ہونگے مثل مُفاعلن کے کہ ایک رکن مفاعیلن سے مقبوض ہوکے اور ایک مفاعلن رکن متفاعلن سے موقوص ہوکے اور ایک مفاعلن رکن مفاعلتن سے معقول ہوکے اور ایک مفاعلن رکن مستفعلن سے مخبون ہوکے اور ایک مفاعلن رکن مس تفع لن سے مخبون ہوکے آیا ہے چنانچہ اسی طرح پر رکن فاعلن کہ ایک مقام پر خود سالم ہے اور ایک رکن فاعلاتن سے محذوف ہوکے آیا ہے اور ایک رکن مفعولات سے مکشوف مطوی ہوکے آیا ہے اور ایک رکن مستفعلن سے رفع ہوکے آیا ہے اور ایک رکن مفاعلتن سے عصم ہوکے آیا ہے اور ایک رکن فاع لاتن سے محذوف ہوکے آیا ہے

نام ارکان	نام بحور متعلقہ ارکان	نام زحافات متعلقہ ارکان مع اوزان
		اخذ مذال، اذالہ، موقوص مذال، ترفیل فعلان، متفاعلان، مفاعلان، متفاعلاتن
نمبر ۶ مستفعلن سالم متصل	بسیط، رجز سریع، خفیف منسرح، مقتضب	خبن، طی، قطع، خبل، تخلیع، اذالہ، مخبون مذال مفاعلن، مفتعلن، مفعولن، فعلتن، فعولن، مستفعلان، مفاعلان اخذ، مطوی مذال، مخبون مذال، مخبون اخذ، ترفیل خواہ مذال فعلاتن، مفتعلان، فعلتان، فعل، مستفعلان مکفوف، رفع، رفع مذال، اخذ محذوف مستفعل، فاعلن، فاعلان، فع مطوی مرفل، شکل، اخذ مذال، مخبون مرفل مفتعلاتن، مفاعل، فعلان، مفاعلان مکبول مذال، مقطوع مذال فعولان، مفعولان
نمبر ۷ مفاعیلن سالم	طویل، ہزج مشاکل، مضارع مقلوب نوتریہ	تسبیغ، قبض، کف، اخرم، قصر، مسبغ مقبوض مفاعیلان، مفاعلن، مفاعیل، مفعولن، مفاعیل، مفاعلان اشتر، اشتر مسبغ، محذوف مسبغ، اخرم مسبغ فاعلن، فاعلان، فعولان، مفعولان اخرب، اتہم، جب، ابتر، حذف، زلل مفعول، فعولن، فعل، فع، فعول، فاع
نمبر ۸ مفاعلتن سالم	وافر	اذالہ، عصب، عقل، معصوب مکفوف خواہ نقص، قطف مفاعلتان، مفاعیلن، مفاعلن، مفاعیل، فعولن

نام ارکان	نام بحور متعلقہ ارکان	نام زحاف متعلقہ ارکان مع اوزان
نمبر ۳ فاعلاتن سالم متصل	مدید رمل خفیف مجتث	شکل ۔ کف خبن ۔ قصر ۔ مخبون مقصور و اسکیل فَعِلاتُ فَاعِلاتُ فَعِلاتُن ۔ فَاعِلان ۔ فَعِلان محذوف مخبون حذف ابتر ۔ تسبیغ ۔ مسبغ مخبون فعولن فاعلن فعلن فاعلیان ۔ فعلیان ابتر مسبغ ۔ تشعیث ۔ مشعث مسبغ ۔ جحف ۔ مجحوف مسبغ فعلان ۔ مفعولن ۔ مفعولان نَع فاع ابتر ربع فعل ۔
نمبر ۴ مفعولات سالم	سریع منسرح مقتضب	خبن طی خبل وقف کشف موقوف مخبون فعولاتُ فاعلاتُ فعلاتُ مفعولان مفعولن فعولان مکشوف مخبون مکشوف مطوی موقوف مطوی فعولن فاعلن فاعلان مخبول مکشوف اصلم رفع جدع نحر فعلن فعلن مفعول فاع فع
نمبر ۵ متفاعلن سالم	کامل	اضمار معضر مطوی خزاہ معضر مقطوع معضر احذ مذال مستفعلن مفتعلن مفعولن فعلان معضر احذ مذال معضر معضر مطوی مذال مرفل معضر فعلن مستفعلان مفعولان مستفعلاتن موقوص مرفل معضر مطوی وقص ا قطع مفاعلاتن مفتعلاتن مفاعلن فعلاتن

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
مسبغ	مُسْتَفْعِلَانْ	ایضاً الا اردو مین نظر نہین آیا	اصل
نمبر ۱۰		فَاعِ لَاتُنْ منفصل	زحاف
سالم	فَاعِ لَاتُنْ	متعلق بحور قریب ومشاکل ومضارع کی ہے	اصل
مقصور	فَاعِ لَانْ	ایضاً اس زحاف کو محذوف مسبغ بھی کہتے ہیں	نقل
مکفوف	فَاعِ لَاتُ	ایضاً	اصل
محذوف	فَاعِ لُنْ	ایضاً	نقل
مسبغ	فَاعِ لِیَانْ	متعلق بحر مضارع کے ہے۔	ایضاً

گوشوارہ مزاحف وبحور جو متعلق ارکان افاعیل کے ہین اور سوائے زحاف متعلقہ کے دوسرا زحاف باخود یا مخلوط نہین ہوتا ہے۔

نام ارکان	نام بحور متعلقہ ارکان	نام زحاف متعلقہ ارکان مع اوزان
نمبر ۱ فعولن سالم	طویل متقارب	قبض - ثلم - ثرم - قصر - حذف - بتر - تسبیغ - الم سبغ فعولُ - فعلن - فعل یا فع - فعول - فعل - فع - فعولان - فعلان
نمبر ۲ فاعلن سالم	مدید - بسیط متدارک	خبن - اذاله - مخبون مذال - قطع خواه تشعیث فَعِلُن - فَاعِلَانْ - فَعِلَانْ - فَعْلُنْ - مقطوع مذال خواه مشعث مذال - مقطوع خواه تخلیع - ترفیل فَعْلَانْ فَعَلْ فَاعِلَاتُنْ حذذ فع

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
عضب	مُفتَعِلُن	متعلق بحر وافر کے ہے	ایضاً
اقصم	مَفعُولُن	ایضاً	ایضاً
اقصم مذال	مَفعُولَان	ایضاً	اصل
جمم	فَاعِلُن	ایضاً	نقل
جمم مذال	فَاعِلَان	ایضاً	اصل
اعقص	مَفعُولُ	ایضاً	نقل
معقول مذال	مُفَاعِلَان	ایضاً	اصل
مقطوف مذال	فَعُولَان	ایضاً	ایضاً
عضب مذال	مُفتَعِلَان	ایضاً	ایضاً

نمبر ۹ مس تفع لن منفصل زحاف ۹

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
سالم	مُس تَفعِ لُن	متعلق بحور جدید و مجتث کے ہے	اصل
مقصور	مَفعُولُن	ایضاً	نقل
مخبون	مُفَاعِلُن	ایضاً	ایضاً
مخبون مسبغ	مُفَاعِلَان	ایضاً	اصل
مقصور مسبغ	مَفعُولَان	ایضاً	ایضاً
مکبول	فَعُولُن	ایضاً اس زحاف کو مخبون مقصور بھی کہتے ہیں	نقل
مکفوف	مُس تَفعِلُ	ایضاً	اصل
مشکول	مُفَاعِلُ	ایضاً	نقل
محذوف	مَفعُولُ	متعلق بحر مجتث کے ہے	ایضاً

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
مقصور	مُفَاعِیْلْ	متعلق بحور ہزج و قریب کے ہے	اصل
مسبغ مقبوض	مُفَاعِلَانْ	متعلق بحر ہزج کے ہے	ایضاً
اشتر	فَاعِلُنْ	متعلق بحور ہزج و مضارع کے ہے	ایضاً
مسبغ اشتر	فَاعِلَانْ	ایضاً	ایضاً
مسبغ اخرم	مَفْعُوْلَانْ	متعلق بحر ہزج کے ہے	ایضاً
اخرب	مَفْعُوْلُ	متعلق بحر ہزج و مضارع کے ہے	نقل
اثرم	فَعُوْلْ	ایضاً	ایضاً
مجبوب	فَعَلْ	ایضاً	ایضاً
محذوف	فَعُوْلُنْ	متعلق بحور ہزج و طویل و قریب شاکل کی ہے	ایضاً
مسبغ محذوف	فَعُوْلَانْ	ایضاً	اصل
زلل	فَاعْ	متعلق رباعیات کے ہے	نقل
ابتر	فَعْ	ایضاً	ایضاً
نمبر ۶		مُفَاعِلَتُنْ	زحاف
سالم	مُفَاعِلَتُنْ	متعلق بحر وافر کے ہے	اصل
مذال	مُفَاعِلَتَانْ	ایضاً	ایضاً
معصوب	مُفَاعِیْلُنْ	ایضاً	نقل
معقول	مُفَاعِلُنْ	ایضاً	ایضاً
معصوب مکفوف	مُفَاعِیْلُ	ایضاً اس زحاف کو نقص بھی کہتے ہیں	اصل
معطوف	فَعُوْلُنْ	ایضاً	نقل

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت		اصل نقل
مخبون اخذ	فَعِلْ	متعلق بحر سریع کے ہے	وایضاً	نقل
مرفّل	مُسْتَفْعِلَاتُنْ	متعلق بحر ایضاً	ایضاً	اصل
اخذ	فَعْلُنْ	متعلق بحر رجز	وایضاً	نقل
اخذ مذال	فَعْلَانْ	ایضاً	ایضاً	اصل
مکفوف	مُسْتَفْعِلُ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
رفع	فَاعِلُنْ	متعلق بحور بسیط و سریع کی ہی	وایضاً	نقل
مرفوع مذال	فَاعِلَانْ	ایضاً	ایضاً	اصل
مخبول مذال	فَعُولَانْ	ایضاً	ایضاً	اصل
مقطوع مذال	مَفْعُولَانْ	ایضاً	ایضاً	اصل
مشکول	مُفَاعِلُ	ایضاً	ایضاً	نقل
مخبون مرفل	مُفَاعِلَاتُنْ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
اخذ محذوف	فَعْ	ایضاً	ایضاً	اصل
مطوی مرفل	مُفْتَعِلَاتُنْ	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر ۵ مُفَاعِیْلُنْ زحافات

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
سالم	مُفَاعِیْلُنْ	متعلق بحور طویل و ہزج و مشاکل و مضارع و قریب کے ہے	اصل
مقبوض	مُفَاعِلُنْ	ایضاً	ایضاً
مکفوف	مُفَاعِیْلُ	ایضاً	ایضاً
مسبغ	مُفَاعِیْلَانْ	متعلق بحر ہزج کے ہے	ایضاً
اخرم	مَفْعُولُنْ	ایضاً	نقل

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
معصوب مطوی مذال	مُفتَعِلان	ایضاً	ایضاً
مرفل مضمر	مُستَفعِلاتُن	ایضاً الّا اردو مین نظر نہین آیا	ایضاً
مرفل	مُتَفاعِلاتُن	ایضاً ایضاً	ایضاً
موقوص مرفل	مُفاعِلاتُن	ایضاً ایضاً	ایضاً
معصوب مطوی مرفل	مُفتَعِلاتُن	ایضاً ایضاً	ایضاً

نمبر ۶ مُستَفعِلُن متصل زحاف

سالم	مُستَفعِلُن	متعلق بحور بسیط و رجز و سریع و خفیف و منسرح و مقتضب کے ہے	اصل
مخبون	مُفاعِلُن	ایضاً	نقل
مطوی	مُفتَعِلُن	ایضاً	ایضاً
مقطوع	مَفعُولُن	متعلق بحور بسیط و رجز و خفیف کے	ایضاً
مخبول	فَعِلُن	متعلق بحور بسیط و رجز و سریع و منسرح و مقتضب کے ہے الّا اردو مین نظر سے نہین گذرا	نقل
مخلع	فعولن	متعلق بحور بسیط و رجز و مقتضب کے ہے	نقل
مذال	مُستَفعِلان	متعلق بحر رجز کے ہے	اصل
مخبون مذال	مُفاعِلان	ایضاً	ایضاً
مطوی مذال	مُفتَعِلان	ایضاً	ایضاً
مخبول مذال	فَعِلتان	ایضاً - الّا اردو مین نظر سے نہین آیا	ایضاً

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
اصلم	فَعْلُن	ایضاً	ایضاً
سرفع	مَفْعُوْل	متعلق بحور منسرح و سریع کی ہی الا اردو مین نظر سی نہین گذرا	ایضاً
مجدوع	فَاعِ	ایضاً	ایضاً
منحور	فِعْ	ایضاً	ایضاً

نمبر ۵ متفاعلن زحاف

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل نقل
سالم	مُتَفَاعِلُن	متعلق بحر کامل کے ہے	اصل
مضمر	مُسْتَفْعِلُن	ایضاً	نقل
موقوص	مُفَاعِلُن	ایضاً	اصل
مقطوع	فَعِلَاتُن	ایضاً	نقل
خزل	مُفْتَعِلُن	متعلق بحر کامل کی ہی اس زحاف کو مضمر مطوی بھی کہتے ہیں	اصل
مضمر مقطوع	مَفْعُوْلُن	ایضاً	نقل
اخذ	فَعِلُن	ایضاً	ایضاً
اخذ مذال	فَعِلَان	ایضاً	اصل
مضمر اخذ مذال	فَعْلَان	ایضاً	ایضاً
مضمر اخذ	فَعْلُن	ایضاً	نقل
مضمر مذال	مُسْتَفْعِلَان	ایضاً	اصل
مذال	مُتَفَاعِلَان	ایضاً	ایضاً
موقوص مذال	مُفَاعِلَان	ایضاً	ایضاً

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل و نقل
اثر مسبغ	فَعْلَانْ	متعلق بحور رمل وخفیف ہے	ایضاً
مشعث	مَفْعُوْلُنْ	ایضاً مع بحر مجتث کے ہے	ایضاً
مشعث مسبغ	مَفْعُوْلَانْ	ایضاً	ایضاً
مجحوف	فَعْ	متعلق بحر رمل کے ہے	ایضاً
مجحوف مسبغ	فَاعْ	ایضاً	ایضاً
مربع	فَعَلْ	رکن اسکا بحر رمل مین نظر سے نہین گذرا ہی	ایضاً

نمبر مَفْعُوْلَاتُ زحاف ۱۴

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل و نقل
سالم	مَفْعُوْلَاتُ	متعلق بحور سریع ومنسرح ومقتضب کی ہے	اصل
مخبون	فَعُوْلَاتُ	سوائے بحر سریع کے باقی ایضاً	نقل
مطوی	فَاعِلَاتُ	متعلق بحر منسرح کے ہے۔	ایضاً
مخبول	فَعِلَاتُ	ایضاً	ایضاً
موقوف	مَفْعُوْلَانْ	متعلق بحور سریع ومنسرح ہے	نقل
موقوف مخبون	فَعُوْلَانْ	ایضاً	ایضاً
مکشوف	مَفْعُوْلُنْ	ایضاً	ایضاً
مکشوف مخبون	فَعُوْلُنْ	ایضاً	ایضاً
مکشوف مطوی	فَاعِلُنْ	متعلق بحر سریع ہے	ایضاً
موقوف مطوی	فَاعِلَانْ	ایضاً	ایضاً
مخبول مکشوف	فَعِلُنْ	ایضاً	ایضاً

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل و نقل
مخبون مذال	فَعِلَاَنْ	ایضاً	اصل
مذال	فَاعِلَاَنْ	متعلق بحور بسیط و متدارک کے ہے	ایضاً
مقطوع	فَعْلُنْ	ایضاً اسکو مشعث بھی کہتے ہین	نقل
مقطوع مذال	فَعْلَاَنْ	ایضاً۔ اسکو مشعث مذال بھی کہتے ہین	اصل
تخلیع	فَعَلْ	متعلق بحر متدارک کے ہے	ایضاً
اخذ	فَعْ	ایضاً	نقل
مرفل	فَاعِلَاتُنْ	یہ نسبت ان بحور کے اردو مین نہین آیا ہی	اصل

نمبر ۳ فَاعِلَاتُنْ زحاف ۱۶

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل و نقل
سالم	فَاعِلَاتُنْ	متعلق بحور مدید و خفیف و رمل و مجتث کی ہے	اصل
مشکول	فَعِلَاتُ	ایضاً	ایضاً
مکفوف	فَاعِلَاتُ	ایضاً	ایضاً
مخبون	فَعِلَاتُنْ	ایضاً	ایضاً
مقصور	فَاعِلَانْ	متعلق بحور رمل و مدید کے ہے	نقل
مخبون مقصور	فَعِلَانْ	متعلق بحور رمل و مجتث و مدید کی ہو اس زحاف کو کیل ہی کہتے ہین	ایضاً
محذوف	فَاعِلُنْ	متعلق ایضاً	ایضاً
محذوف مخبون	فَعِلُنْ	ایضاً	اصل
ابتر	فَعْلُنْ	متعلق بحور رمل و مدید کے ہے	نقل
مسبغ	فَاعِلِیَّان	متعلق بحر رمل ہے	ایضاً
مسبغ مخبون	فَعِلِیَّان	ایضاً	ایضاً

نام دائرہ	نام بحور	اصل اوزان جس سے بحور پیدا ہوئی ہیں	تعداد ذو لکن فی مصرع	اوزان بحور مطابق ارکان
	متدارک	لن فعولن فعولن فعولن فعو		فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

نقشہ پنجم تفصیل تغیرات اصل ارکان افاعیل مع نام مزاحف متعلق بحور و کیفیت کے

نمبر ۱ فعولن زحاف ۸

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل و نقل
سالم	فعولن	متعلق بحور متقارب و طویل کے ہے	اصل
مقبوض	فعول	ایضاً	ایضاً
مقصور	فعول	متعلق بحر متقارب کے ہے	ایضاً
محذوف	فعل	ایضاً	نقل
اثلم	فعلن	متعلق بحور متقارب و طویل کے ہے	ایضاً
اثرم	فعل یا فاع	ایضاً	ایضاً
ابتر	فع	متعلق بحر متقارب کے ہے	اصل
مسبغ	فعولان	ایضاً	ایضاً
اثلم مسبغ	فعلان	ایضاً	ایضاً

نمبر ۲ فاعلن زحاف ۶

نام زحاف	نام اوزان ارکان	کیفیت	اصل و نقل
سالم	فاعلن	متعلق بحور مدید و بسیط و متدارک کے ہے	اصل
مخبون	فعلن	ایضاً	ایضاً

نام دائرہ	نام بحور	اصل اوزان کہ جس سے بحور پیدا ہوئی ہیں	تعداد وزن فی مصرع	اوزان بحور مطابق ارکان
٢ مؤتلفہ	کامل	مُتَفاعِلُن مُتَفاعِلُن مُتَفاعِلُن مُتَفاعِلُن	١	مُتَفاعِلُن مُتَفاعِلُن مُتَفاعِلُن مُتَفاعِلُن
	وافر	عِلُن مُتَفاعِلُن مُتَفاعِلُن مُتَفا	١	مُفاعَلَتُن مُفاعَلَتُن مُفاعَلَتُن مُفاعَلَتُن
	ہزج	مُفاعِیلُن مُفاعِیلُن مُفاعِیلُن مُفاعِیلُن	١	مُفاعِیلُن مُفاعِیلُن مُفاعِیلُن مُفاعِیلُن
٣ مجتلبہ	رجز	عِیلُن مُفاعِیلُن مُفاعِیلُن مُفاعِیلُن مُفا	١	مُستَفعِلُن مُستَفعِلُن مُستَفعِلُن مُستَفعِلُن
	رمل	لُن مُفاعی لُن مُفاعی لُن مُفاعی لُن مُفاعی	١	فاعِلاتُن فاعِلاتُن فاعِلاتُن فاعِلاتُن
٤ مشتبہ	سریع	مُستَفعِلُن مُستَفعِلُن مَفعُولاتُ	مرتبہ	مُستَفعِلُن مُستَفعِلُن مَفعُولاتُ
	خفیف	تَفعِلُن مُس عُولاتُ مَف تَفعِلُن مُس	١	فاعِلاتُن مُستَفعِلُن فاعِلاتُن
	جدید	تَفعِلُن مُس تَفعِلُن مُس عُولاتُ مَف	١	فاعِلاتُن فاعِلاتُن مُس تَفع لُن
	قریب	عِلُن مُستَف عِلُن مُستَف لاتُ مَفعُو	١	مُفاعِیلُن مُفاعِیلُن فاع لاتُن
	مشاکل	لاتُ مَفعُو عِلُن مُستَف عِلُن مُستَف	١	فاع لاتُن مُفاعِیلُن مُفاعِیلُن
٥ منتزعہ	منسرح	مُستَفعِلُن مَفعُولاتُ مُستَفعِلُن مَفعُولاتُ	١	مُستَفعِلُن مَفعُولاتُ مُستَفعِلُن مَفعُولاتُ
	مضارع	عِلُن مُستَف لاتُ مَفعُو عِلُن مُستَف لاتُ مَفعُو	١	مُفاعِیلُن فاع لاتُن مُفاعِیلُن فاع لاتُن
	مقلوب نو	لاتُ مَفعُو عِلُن مُستَف لاتُ مَفعُو عِلُن مُستَف	١	فاع لاتُن مُفاعِیلُن فاع لاتُن مُفاعِیلُن
	مقتضب	مَفعُولاتُ مُستَفعِلُن مَفعُولاتُ مُستَفعِلُن	١	مَفعُولاتُ مُستَفعِلُن مَفعُولاتُ مُستَفعِلُن
	مجتث	عُولاتُ مَف تَفعِلُن مُس عُولاتُ مَف تَفعِلُن مُس	١	مُس تَفع لُن فاعِلاتُن مُس تَفع لُن فاعِلاتُن
متفقہ	متقارب	فَعُولُن فَعُولُن فَعُولُن فَعُولُن	١	فَعُولُن فَعُولُن فَعُولُن فَعُولُن

مفعولاتن آٹھ بار آئے ہین اور ارکان مُتَفَاعِلُن مفعولاتن ہین علاوہ اسکی
اور بھی بحور مثل جنب کہ ارکان اسکے مفعول فعلان چار بار و بحر مواسع کہ
ارکان اسکے فاعلاتن مفعول فعولن چار بار و بحر مرکن کہ ارکان اسکے مفعول مفاعیلن
فعولن فعلاتن دو بار آئے ہین لیکن ان بحور کو بھی اگر بغور وتامل دیکھئے تو
بمقابلہ بحور قدیم کے وقعت نہین لہذا بیان اسکا طول عمل سمجھکر اصل بحور جو رائج
ہین مندرج کی گئین اور منجملہ اونیس بحور کے پندرہ بحور خلیل بن احمد موجد
فن عروض سے ہے اور ایک بحر ابوالحسن اخفش سے ہے یہ بحور عربی
مین اور تین بحور بھی ہین جدید و قریب و مشاکل منجملہ انکے بحر جدید حکیم
بزرجمہر قمی وزیر نوشیروان سے و بحر قریب یوسف نیشاپوری سے ہے
و بحر مشاکل کا حال معلوم نہین اور ایک بحر بنامزد مقلوب تو اس کم بضاعت
نے نقشہ سوم دائرہ پنجم مشتبہ سے بحر مضارع کے ارکان کو مقلوب کرکے
نقشہ ششم مین بعد بحر منسرح کے ایجاد کیا ہے اور حال بحر مقلوب نوکا
مع تفصیل وتشریح وزحاف کے مندرج کردیا ہے اس سے بخوبی معلوم
ہوگا۔

تفصیل تشریح و دوائر ارکان

نام دائرہ	نام بحور	اصل اوزان جسسے کہ بحور پیدا ہوئی ہین	تعداد وزن کی مصرع	اوزان بحور مطابق ارکان
مختلفہ	طویل	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن	مرتبہ	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن
	مدید	لن مفاعی لن فعولن مفاعی لن فعو	۱	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن
	بسیط	عیلن فعولن مفاعیلن فعولن مفا	۱	مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن

نقشۂ چہارم تفصیل شرح و دائرہ ارکان بحور کہ اصل اونیس ہین بموجب قطعہ کسی اوستاد کے

قطعہ رجز خفیف و رمل منسرح دگر مجتث بسیط وافر و کامل ہزج طویل و مدید
مشاکل و متقارب سریع و مقتضب است مضارع و متدارک قریب نیز جدید

اور متاخرین اہل فارس نے انھین بحور سے گیارہ بحرین اور نکالی ہین وہ یہ ہاین۔ عریض عمیق مرسم کبیر ندیل قلیب صغیر حمید اصم سلیم حمیم
چنانچہ بحر عریض کہ ارکان اسکے مفاعیلن فعولن چار مرتبہ و بحر عمیق کہ فعولن مفاعی سے چار بار ہین یہ دو بحر خود سوم و پنجم دائرہ مختلفہ سے ہین چونکہ ان بحور مین اشعار نہو سکے لہذا اعتبار سے ساقط ہوین باقی نو بحور کہ اونکا ایک دائرہ نو بنام منعکسہ کے ایجاد کیا ہے اوسمین بحر مرسم کہ ارکان اسکے مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن دو بار و بحر کبیر کہ ارکان اسکے مفعولات مفعولات مستفعلن دو بار و بحر ندیل کہ ارکان اسکے مس تفع لن مس تفع لن فاعلاتن دو بار و بحر قلیب کہ ارکان اسکے فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن دو بار و بحر صغیر کہ ارکان اسکے فاعلاتن مستفعلن دو بار و بحر حمید کہ ارکان اسکے مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار و بحر اصم کہ ارکان اسکے فاع لات مفاعیلن فاع لات دو بار و بحر سلیم کہ ارکان اسکے مستفعلن مفعولات دو بار و بحر حمیم کہ ارکان اسکے فاعلاتن مستفعلن مستفعلن دو بار آئے ہین۔ بعدہ عاشق صادق نامی ایک شخص ہمعصر امیر خسرو دہلوی نے تین بحور و دو رکن اور ایجاد کئے۔ بحر رکفت کہ ارکان اسکے متفاعلتن آٹھہ بار و بحر زلل کہ ارکان اسکے مفتعلاتن آٹھہ بار و بحر اوفر کہ ارکان اسکے

دائرہ پنجم مشتبہ مرکب ہے پنج بحور مثمن جو کہ دو رکن کی تکرار سے حاصل ہوتا ہے بحر منسرح و مضارع و مقلوب نو و مقتضب و مجتث ۔

دائرہ ششم منفردہ کہ جسکو متفقہ بھی کہتے ہین مرکب ہر دو بحر مثمن جو ایک رکن کی تکرار سے حاصل ہوتا ہے بحر متقارب و متدارک ۔

دائرہ سوم مجتلبہ مرکب بر سہ بحور مثمن جو ایک رکن کی تکرار سے حاصل ہوتا ہے بحر ہزج و رجز و رمل۔
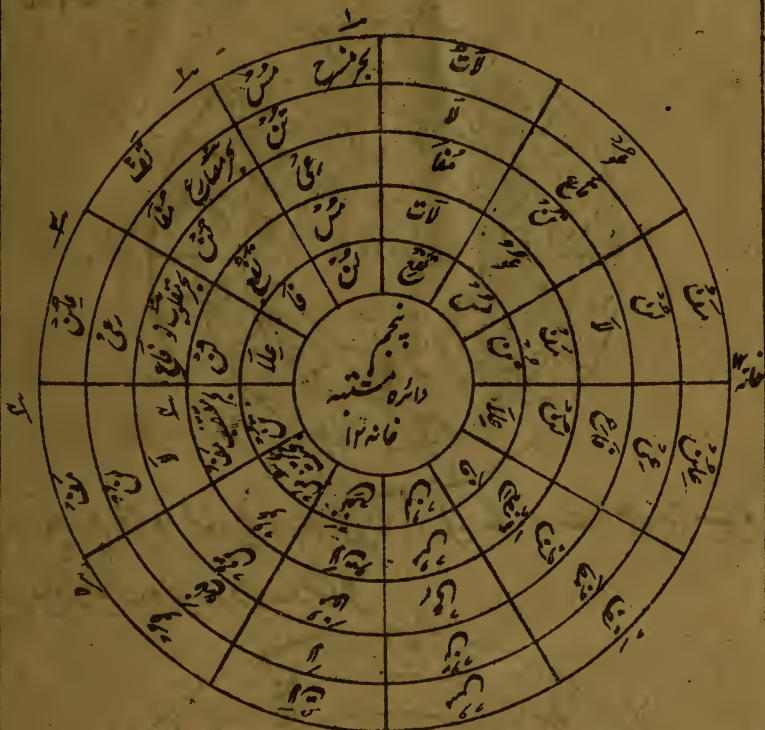
دائرہ چہارم منتزعہ مرکب بر پنج بحور مسدس جو کہ دو رکن کے تکرار سے حاصل ہوتا ہے بحر سریع و خفیف و جدید و قریب و مشاکل۔

دائرہ اول مختلفہ مرکب بر سہ بحور مثمن جو دو رکن کی تکرار سے حاصل ہوتا ہے بحر طویل و مدید و بسیط۔
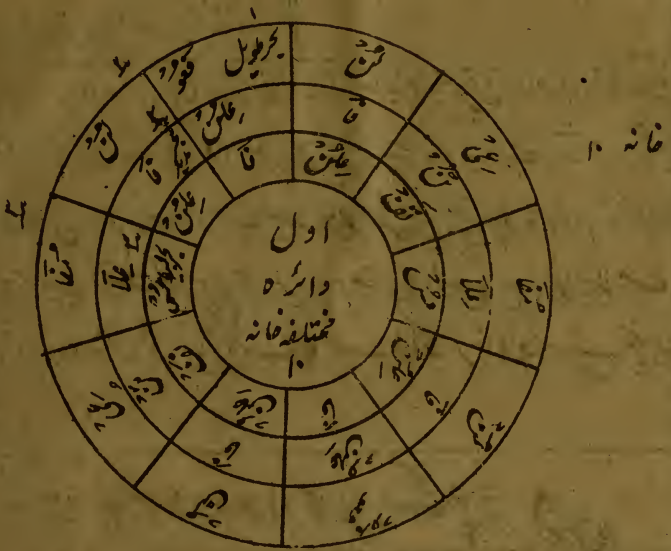
خانہ ۱۰

اول دائرہ مختلفہ خانہ ۱۰

دائرہ دوم موتلفہ مرکب بر دو بحر مثمن جو ایک رکن کی تکرار سے حاصل ہوتا ہے بحر کامل و وافر۔

خانہ ۸

دوم دائرہ موتلفہ خانہ ۸
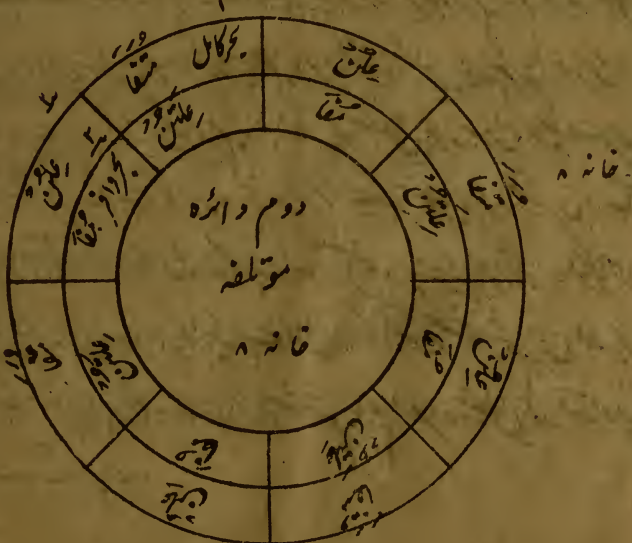
وھی کو رکن مفعولن مین جمع کرین تو عول
ہوگا اوسکو نقل خواہ فاع سے بدلتے ہین
اور متعلق بحور طویل ومتقارب کے ہے

واضح رہے کہ علاوہ مزاحفت مذکورکہ بالا کے اساتذہ نے تین زحاف اور نکالے ہین
کہ تفریح اوسکی رسالہ معراج العروض مین ہے وہ یہ ہے معاقبہ ومراقبہ
ومکاتفہ اول سالم رکھنا دو سبب خفیف کا جو شعر مین مجتمع ہو ۔ دوم معاحذف
کرنا ہر دو سبب خفیف کا سوم بحور سریع ومنسرح وبسیط مین معاسلامت
رکھنا خواہ معاحذف کرنا یا ایک کا ساقط کرنا دو سبب خفیف
سے ۔

نقشہ سوم دوائر ارکان کے چھہ ہین

واضح رہے کہ دوائر ارکان چھہ قرار پائے ہین دائرہ اول متعلق بحور طویل
ومدید وبسیط کے ہے ونام اوسکا مختلفہ ہے ۔ دائرہ دوم بنام موتلفہ متعلق
بحور کامل ووافر کے ہے دائرہ سوم بنام مجتلبہ متعلق بحور ہزج ورجز و
رمل کے ہے ۔ دائرہ چہارم بنام منتزعہ متعلق بحور سریع وخفیف وجدید
وقریب ومشاکل کے ہے دایرہ پنجم ۔ بنام مشتبہ متعلق بحور منسرح ومضارع
ومقلوب نو ومقتضب ومجتث کے ہے ۔ واضح رہے کہ بحر مقلوب نو کو اس
ہیچمدان ہیچ مچ زبان نے ایجاد کیا ہے حال اسکا نقشہ ششم مین بعد بحر
مضارع کے مندرج ہوگا ۔ اور دائرہ ششم بنام منفردہ متعلق بحور متقارب
ومتدارک کے ہے ۔

عَضَب - اگر رکن مُفَاعَلَتُن کو خرم کرین تو فَاعَلَتُن ہوتا ہے اوسکو مُفتَعِلُن سے بدلتے ہین اور اس زحاف کو صاحب معراج العروض نے لکھا ہے۔

اَبتَر و بتر - اگر زحاف جب و خرم کو رکن مُفَاعِیلُن مین جمع کرین تو فا ہوتا ہی اوسکو فَع سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق رباعیات کے ہے۔

اور اگر فراحف حذف و ثلم کو رکن فَعُولُن مین جمع کرین تو حذف سے فعو اور ثلم سے عُولُن ہوا پس بمقابلہ ہر دو کے صرف عُو باقی رہ جاتا ہے اوسکو فَع سے بدلتے ہین۔

اور اگر رکن فَاعِلاتُن کو حذف و قطع مین جمع کرین تو فَاعِل ہوتا ہے اوسکو فَعْلُن سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور متقارب و رمل و مدید کے ہے اور یہ زحاف تینون طرح سے ایک ہی نام سے نامزد ہے۔

اَقصَم و قصم - اگر فراحف خرم و عصب کو رکن مُفَاعَلَتُن مین جمع کرین تو فَاعَلتُن ہوتا ہے اوسکو مفعولن سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحر وافر کے ہے۔

اَشتَر و شتر - اگر زحاف خرم و قبض کو رکن مَفَاعِیلُن مین جمع کرین یعنی حرف اول و پنجم کو گرادین تو فَاعِلُن بلا نقل ہوتا ہے اور یہ زحاف متعلق بحور ہزج و مضارع کے ہے۔

اَخرَب و خرب - اگر فراحف خرم و کف کو رکن مَفَاعِیلُن مین جمع کرین یعنے حروف اول و ہفتم کو گرادین تو فَاعِیلُ ہوتا ہے اوسکو مَفعُولُ سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور ہزج و مضارع کے ہے۔

اَثلَم و ثلم - اگر رکن فَعُولُن کو خرم کرین تو عُولُن رہتا ہے اوسکو فَعْلُن سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور طویل و متقارب کے ہے۔

اَخرَم و خرم اگر رکن مَفَاعِیلُن کو خرم کرین تو فَاعِیلُن ہوتا ہے اوسکو مَفعُولُن سے بدلتے ہین یہ زحاف بحور ہزج و وافر کے متعلق ہے۔

اَثرَم و ثرم - اگر فراحف خرم

نام زحاف	معنی و شرح
	و قطع و اخذ و عصب و قطف و اقصم وغیرہ کی اوس سے سبب خفیف آخر مین پیدا ہوتے ہین پس چاہیئے کہ پہلے اصل ارکان کو نڈال کرین بعدہ مزاحف کا استعمال کرین۔
ترفیل مرکب	ایزاد کرنا لفظ تن کا یعنی ایک سبب خفیف کا وتد مجموع کے آخر رکن مین مثل فاعلن و مستفعلن و متفاعلن کے خواہ موقوص ہو مثل متفاعلن کے مرفل فاعلاتن و مستفعلاتن و متفاعلاتن یعنی متفاعلاتن ہوا اوران چارون مین حرف نون حرف الف سے بدلا گیا ہے یہ زحاف متعلق بحر کامل کے ہے الاعزبی مین رائج ہے فارسی و اردو مین نظر سے نہین گذرا ہے۔
خرم مرکب	گرانا حرف متحرک اول کا وتد مجموع سے کہ اول رکن مین ہو مثل فعولن و مفاعیلن و مفاعلتن کے اور یہ زحاف گیارہ مقام مین آیا ہے اور ہر مقام مین نام اسکا بدلا گیا ہے چنانچہ مفصلہ ذیل مندرج کیے گئے ہین۔

جمم و اجم - مزاحف خرم و عقل کے اجماع کے سے رکن مفاعلتن سے فاعلن ہوتا ہے اور یہ زحاف خاص متعلق بحر وافر کے ہے۔

زلل و ازل - یعنی از ذال معجمہ نوشتہ اند اگر زحاف خرم و اہتم کو رکن مفاعیلن مین جمع کرین تو فاع بلا نقل رہتا ہے یہ زحاف متعلق رباعیات کے ہے۔

اعقص و عقص - جمع ہونا زحاف خرم کا ساتھ مزاحف عصب و کف کے رکن مفاعلتن مین کہ فاعلت یا فاعیل ہوا اوسکو مفعول سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحر وافر کے ہے۔

نام زحاف	معنی وشرح
	ہوتا ہے اور رکن فاعِ لاتُن کا مخبون فَعِ ہے اوسکا مسبغ فاع ہوتا ہے علی ہذا القیاس۔ **مولف** ہر چند کہ اصل ارکان مذکورہ بالامین بعد عمل درآمد مزاحف مثل قبض واشتر وخبن وغیرہ کے آخر رکن مین وتد مجموع پایا جاتا ہے کہ عمل تسبیغ کا نہین ہوسکتا ہے پس لازم ہے کہ اولاً اصل ارکان کو مسبغ کرین بعدہ عمل درآمد مزاحف کرین۔
اِذالہ مرکب	ایزاد کرنا الف کا بیچ وتد مجموع وفاصلہ صغری کے آخر رکن مین مثل فَاعِلُن کے کہ مذال اوسکا فَاعِلَان ہوتا ہے اور مُسْتَفْعِلُن سے مُسْتَفْعِلَان ہوا مُتَفَاعِلُن سے مُتَفَاعِلَان ہوتا ہے اور مُفَاعِلَتُن سے مُفَاعِلَتَان ہوتا ہے اور یہ زحاف متعلق بحور رجز ومدید وسریع وبسیط ومنسرح ومتدارک ومقتضب وکامل کے ہے اور عروض وضرب مین زیادہ وحشو مین کمتر آتا ہے اور صدر وابتدا مین منع ہے **مولف** واضح رہے کہ اگر ان ارکان کے متعلق کسی زحاف مین مثل رکن فَاعِلُن کے مزاحف مخبون وقطع وتشعیث زحاف مذال مین آوے اور مانند مُسْتَفْعِلُن کے مزاحف مخبون یا مطوی یا مخبول یا رفع یا اخذ مین مذال آوے اور مانند مُتَفَاعِلُن کے مزاحف وقص یا اضمار یا اخذ مین مذال آوے یا زحاف مذال مین زحاف مضمر آوے اور مانند مُفَاعِلَتُن کے مزاحف عقل یا جمم یا قطف یا قصم یا عضب مین مذال آوے تو جائز ہے علی ہذا القیاس۔ **مولف** ہر چند کہ اصل ارکان مذکورہ بالامین مثل مزاحف تشعیث

نام زحاف	معنی و شرح
	وطویل سے کے ہے۔
اشتر و ہتم مرکب	یعنے جمع ہونا زحافِ حذف و قصر کا رکن مُفَاعِیْلُنْ مین کہ مُفَاعْ ہوا اوسکو فُعُوْلْ سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور ہزج و مضارع وطویل کے ہے۔
تسبیغ مرکب	ازیاد کرنا الف کا بیچ سبب خفیف کے آخر رکن مین قبل حرف آخر کے مثل مُفَاعِیْلُنْ کے کہ مسبغ اوسکا مُفَاعِیْلَانْ رہتا ہے اور رکن فعولن سے فعولان ہوا اور رکن فَاعِلَاتُنْ سے فَاعِلَاتَانْ رہتا ہے اوسکو فَاعِلِیَّانْ سے بدلتے ہین اور رکن مُسْ تَفْعِ لُنْ سے مُسْ تَفْعِلَانْ ہوتا ہے اور فَاعِ لَاتُنْ سے فَاعِ لَاتَانْ ہوا اوسکو فَاعِلِیَّانْ سے بدلتے ہین اور یہ زحاف متعلق بحور ہزج و متقارب ورمل و مضارع و مدید وطویل و مجتث کے ہے موکف واضح رہے کہ اگر ان ارکان کے متعلق کوئی دوسرا زحاف اس زحاف کے شامل ہو جاوے مثل رکن مُفَاعِیْلُنْ کے کہ مقبوض اوسکا مُفَاعِلُنْ ہے اوسکو مسبغ کیا تو مُفَاعِلَانْ ہوا اور رکن مذکور کا اشتر فَاعِلُنْ ہوا اوسکا مسبغ فَاعِلَانْ ہوتا ہے اور رکن مذکور کا اخرم مَفْعُوْلُنْ ہوا اوسکا مسبغ مَفْعُوْلَانْ ہوتا ہے اور رکن فعولن کا اثلم فَعْلُنْ ہوا اوسکا مسبغ فَعْلَانْ ہوتا ہے اور رکن فَاعِلَاتُنْ کا مخبون فِعِلَاتُنْ ہے اوسکا مسبغ فَعِلِیَّانْ ہوتا ہے اور رکن مذکور کو مشعث کیا تو مفعولن ہوا اوسکا مسبغ مَفْعُوْلَانْ ہوتا ہے اور رکن مُسْ تَفْعِ لُنْ کا مخبون مُفَاعِلُنْ ہے اوسکا مسبغ مُفَاعِلَانْ

نام زحاف	معنی و شرح
	کا اوسکی کہ صرف لاتُ رہتا ہے اوسکو فاعْ سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور ہزج و رباعیات کے ہے اور دوسرے رکن مین نہین آتا ہے
جب مرکب	ساقط کنندہ دو سبب خفیف کا آخر وتد مجموع سے مثل رکن مُفَاعِیلُنْ کے کہ مُفَا رہتا ہے اوسکو فَعَلْ سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور ہزج و رباعیات کے ہے اور دوسرے رکن مین نہین آتا ہے ۔
قصر مرکب	ساقط کنندہ حرف ساکن کا سبب خفیف سے جو آخر رکن مین ہو اور ساکن کرنا حرف اول کا جو ماقبل ساقط کے ہو مثل فَعُوْلُنْ کے کہ فَعُوْلْ بلا نقل ہوتا ہے اور رکن مُفَاعِیلُنْ سے مُفَاعِیلْ بلا نقل ہوتا ہے اور رکن فَاعِلَاتُنْ سے فَاعِلَاتْ ہوا فَاعِلَانْ سے بدلتے ہین اور رکن فَاعِلَاتُنْ منفصل سے فَاعِ لَاتْ ہوا اوسکو فَاعِ لَانْ سے بدلتے ہین اور رکن مُسْ تَفْعِ لُنْ منفصل سے مُسْ تَفْعِلْ ہوا اوسکو مفعولن سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور متقارب و ہزج و قریب و مدید و رمل و جدید و مجتث و طویل و مشاکل و خفیف کے ہے ۔
رفع مرکب	ساقط کنندہ ایک سبب خفیف اول کا دو سبب خفیف اول ارکان مُسْتَفْعِلُنْ و مَفْعُوْلَاتُ سے کہ اول تَفْعِلُنْ ہوتا ہے اوسکو فَاعِلُنْ سے بدلتے ہین اور دوم عُوْلَاتُ ہوا اوسکو مَفْعُوْلُ سے بدلتے ہین الا یہ زحاف اردو مین نظر سے نہین گذرا ہے ۔
منحور و نحر مرکب	جمع ہونا مزاحف جدع و کسف کا بیچ رکن مَفْعُوْلَاتُ کے کہ صرف لاؔ ہوتا ہے اوسکو فَعْ سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور ہزج و مضارع

نام زحاف	معنی و شرح
	گذرا ہے اور یہ زحاف رکن مُس تَفعِ لُن منفصل مین نہین آتا ہے کیونکہ وتد مفروق ہے۔
قطع مرکب	گرانا حرف ساکن اخیر کا آخر وتد مجموع سے اور ساکن کرنا حرف متحرک کا ماقبل حرف ساقط کے مثل رکن مُتَفَاعِلُن کے کہ بعد قطع کے مُتَفَاعِلْ ہوتا ہے اوسکو فَعِلَاتُن سے بدلتے ہین اور فَاعِلُن سے فَاعِلْ ہوتا ہے اوسکو فَعْلُن سے بدلتے ہین اور مُسْتَفْعِلُن سے مُسْتَفْعِلْ ہوتا ہے اوسکو مَفْعُولُن سے بدلتے ہین اور فَاعِلَاتُن سے فَاعِلَاتْ ہوتا ہے اوسکو مَفْعُولُن سے بدلتے ہین۔ **مولف** واضح رہے کہ اساتذہ نے زحاف ہذا مین رکن فَاعِلَاتُن مذکورہ کو داخل کیا ہے ہرگز متعلق اس زحاف کے نہین ہو سکتا ہے کیونکہ ارکان فَاعِلُن و مُتَفَاعِلُن و مُسْتَفْعِلُن بھی اس زحاف کے متعلق ہین ان ارکان مین وتد مجموع آخر مین آیا ہے برخلاف رکن فَاعِلَاتُن کے کہ دو سبب خفیف کے درمیان مین وتد مجموع واقع ہے بلکہ یہ رکن مذکورہ متعلق زحاف تشعیث کے مندرج ہے اور معنی قطع کے یہ ہین کہ آخر وتد مجموع سے حرف آخر کو ساقط کرین اور ماقبل حرف ساقط کو ساکن کرین آئندہ جو رائے اساتذہ کی ہو اور یہ زحاف متعلق بحور مدید و بسیط و کامل و رجز و رمل و سریع اور مقتضب و مجتث و متدارک کے ہے اور رکن مُس تَفعِ لُن مین نہین آسکتا کیونکہ اوسمین وتد مفروق ہے۔
جذع مرکب	یعنے گرانا دو سبب خفیف کا رکن مَفعُولَاتُ سے اور ساکن کرنا تانے

نام زحاف	معنی و شرح
	مولف ہر چند کہ بقول اساتذہ زحاف ہذا مین سوائے رکن فاعلاتن کے دوسرا رکن نہین لائے ہین لیکن اگر بغور و تامل ملاحظہ فرمادین تو رکن فاعلن سے بھی یہ زحاف متعلق ہو سکتا ہے کیونکہ بعد ایک سبب خفیف کے وتد مجموع اسمین بھی واقع ہے پس حرف چہارم متحرک وتد مجموع ہے یعنے لام ساقط ہو سکتا ہے اور یہ رکن بھی دو طرح سے نکلسکتا ہے اول یہ کہ رکن فاعلن سے فاعن ہوا اوسکو فعلن سے بدلا۔ دوم یہ کہ اگر زحاف قطع اس رکن مین لاوین تو فاعل ہو جاتا ہے اوسکو فعلن سے بدلتے ہین اور بعض اساتذہ نے شکل سوم رکن ہذا کے اصلاح نکالی ہے کہ اگر رکن مذکورہ سے وتد مجموع کہ عین کلمہ ہے خزم کرین تو فالن ہوا اوسکو فعلن سے بدلا یہ شکل غلط معلوم ہوتی ہے کیونکہ زحاف خزم کے یہ معنی ہین کہ گرانا حرف متحرک اول کا وتد مجموع سے جو کہ اول رکن مین واقع ہو پس رکن مذکورہ مین وتد مجموع اول مین نہین ہے بلکہ آخر مین ہے۔
اخذ و حذو مرکب	ساقط کندہ وتد مجموع کا آخر رکن سے مثل رکن مستفعلن کے کہ مستف ہوتا ہے اوسکو فعلن سے بدلتے ہین اور رکن متفاعلن سے متفا رہا اوسکو فعلن سے بدلتے ہین اور رکن فاعلن سے فا رہا اوسکو فع سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور بسیط و متدارک و کامل کے ہے الا جو رکن مستفعلن سے مخبول اخذ ہو کے فعل ہوتا ہے وہ متعلق بحر سریع کے ہے لیکن اردو مین نظر سے نہین

نام زحاف	معنی وشرح
اَصْلَم مرکب	قطع کرنا تین حروف کا آخر رکن سے وتد مفروق کو مثلا رکن مَفْعُوْلَاتُ سے وتد مفروق کے آخر کو گرا دین تو مَفْعُوْ ہوتا ہے اوسکو فَعْلُنْ سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق خاص بحر سریع کے ہے یعنے بحور منسرح ومقتضب مین لائے ہین۔
تَشْعِیْث مرکب	ساقط کندہ حرف چہارم یعنے گرانا ایک حرف متحرک کا دو حرف متحرک سے جو بیچ وتد مجموع کے ہو جیسے کہ رکن فَاعِلَاتُنْ سے فَاعَاتُنْ رہتا ہے اوسکو مَفْعُوْلُنْ سے بدلتے ہین اسمین چار مذہب اساتذہ نے قرار دیے ہین اول یہ کہ وتد مجموع سے لام کو گرا دین تو فَاعَاتُنْ ہوا اوسکو مَفْعُوْلُنْ سے بدلا دوم یہ کہ اگر فَاعِلَاتُنْ کو قطع کرین یعنی وتد مجموع سے الف گرا دین اور لام کو ساکن کرین تو فَاعِلْتُنْ ہوگا سوم یہ کہ اگر رکن مذکورہ کو خرم کرین یعنی علاتن مجموع ہے اوسمین سے عین کو گرا دین تو فَالَاتُنْ ہوتا ہے چہارم یہ کہ رکن مذکور کو پہلے خبن کرین بعدہ مضمر یعنے عین کو ساکن کرین تو فعلاتن ہوگا **مولف** واضح رہے کہ مذہب چہارم مین بھی یہ رکن صحیح نہین آتا ہے کیونکہ زحاف اضمار رکن فاصلہ صغری کے لیے ہے دو تد مجموع کے واسطے الغرض چارون طرح سے منقول اسکا مفعولن ہوتا ہے اور یہ زحاف متعلق بحور خفیف ومجتث ومدید ورمل کے ہے اور بحر مضارع مین نہین آتا ہے کیونکہ اوسمین رکن وتد مفروق سے ہے۔

نام زحاف	معنی وشرح
	بدلا ہے تو ایک گونہ شکل زحاف نقص و ربع وغیرہ کے ہو سکتا ہے۔
کشف مرکب	ساقط کنندہ حرف آخر کا رکن وتد مفروق سے یعنی گرانا حرف ہفتم متحرک کا آخر رکن مَفعُولاتُ سے کہ مَفعُولا ہوتا ہے اوسکو مَفعُولُن سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور سریع و منسرح و مقتضب کے ہے۔
خبل مرکب	ساقط کرنا حرف دوم و چہارم کا دو سبب خفیف رکن اول سے یعنے جمع ہونا مزاحف خبن و طی کا بیچ اول ارکان مُستَفعِلُن و مَفعُولاتُ کے کہ اول فُعِلُن ہوتا ہے اوسکو فَعِلَتُن سے اور ثانی مُعِلاتُ رہتا ہے اوسکو فَعِلاتُ سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق بحور بسیط و رجز و سریع و منسرح و مقتضب کے ہے اور رکن فَعِلَتُن کا اردو مین نظر سے نہین گذرا ہے۔
وقف مرکب	ساکن کرنا آخر حرف کا آخر رکن وتد مفروق سے یعنے ساکن کرنا تاے مَفعُولاتُ کا کہ مَفعُولاتْ ہوا اوسکو مَفعُولانْ سے بدلتے ہین اور یہ زحاف سوا اسے رکن ہذا کے دوسرے رکن مین نہین آتا ہے اور متعلق بحور مقتضب و سریع و منسرح کے ہے۔
شکل مرکب	گرانا حروف دوم و ہفتم کا یعنی جمع ہونا مزاحف خبن و کف کا رکن۔ مس تفع لن و فاعلاتُ مین کہ پہلا مُتَفعِلُ رہتا ہے اوسکو مَفاعِلُ سے بدلتے ہین اور دوسرا فَعِلاتُ بلا نقل ہوتا ہے اور مُستَفعِلُن سے بھی مَفاعِلُ ہوتا ہے اور یہ زحاف متعلق بحور رمل و مدید و خفیف و مجتث کے ہے الا رکن فاع لاتن منفصل مین یہ زحاف نہین آتا کیونکہ رکن اول مین وتد مفروق ہے۔

فاعلن سے بدلتے ہین اور مُفاعیلن کا مفاعی ہوا اوسکو فعولن سے بدلتے
ہین اور یہ زحاف متعلق بحور متقارب وطویل وہزج وقریب ومشاکل ورمل
ومدید وخفیف ومضارع ومجتث کے ہے مولف واضح رہے کہ ہرچند زحاف مذکورہ
مین نسبت رکن فاع لاتن ومس تفع لن کے محذوف فاع لاتن کا فاع لا
رہا اوسکو فاع لن سے بدلا اور محذوف مس تفع لن کا مس تفع ہوا اوسکو
مفعول سے بدلا اساتذہ نے قلم انداز کیا ہے لیکن ثبوت فاع لاتن کا بحر
مضارع مثمن اخرب مکفوف ومحذوف سے پایا جاتا ہے کہ وزن اوسکے
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن ہے اور رکن مس تفع لن کہ
اسمین بھی مثل رکن فاع لاتن کے بعد وتد مفروق کے بسبب خفیف
آیا ہے جائز رکھنا چاہیے کیونکہ بحر مجتث مین یہہ زحاف بخوبی آسکتا ہے
لیکن باعث مشتبہ ہونے بحر مضارع مثمن اخرب کے بحر مذکور سے
ساقط ہے۔

قطف مرکب

ساقط کنندہ حرف ششم وہفتم کا آخر رکن فاصلہ صغری وساکن کرنا ماقبل
حروف ساقط کا مثل رکن مُفاعلتن کے کہ مُفاعل ہوتا ہے اوسکو فعولن
سے بدلتے ہین یہ زحاف متعلق خاص بحر وافر کے ہے۔

مولف ہرچند کہ اساتذہ نے اسطرح فرمایا ہے کہ رکن ہذا مین مزاحف عصب وحذف کو
جمع کرین تو مفاعل ہوتا ہے لیکن قاعدہ سے زحاف حذف اس رکن مین نہین آسکتا ہے
کیونکہ وہ ساقط کنندہ ایک سبب خفیف کا رکن آخر سے ہے اور رکن ہذا مین ایک وتد مجموع
وایک فاصلہ صغری ہے کوئی سبب خفیف نہین ہے ہان اگر اساتذہ نے رکن ہذا مین اول زحاف
عصب لاکر منقول اوسکا مفاعیلن سے بدل کر اسکو اصل رکن قرار
دیکر باعث رد سبب خفیف کے حذف مین لاکر مفاعی ٹھہرا کر فعولن سے

نام زحاف	معنی و شرح
مجلع و مخلع مرکب	اس زحاف کو مخلع بھی کہتے ہین کہ باجماع مزاحف جبن و قطع کے ارکان فاعلن و مستفعلن متصل مین آتا ہی کہ اول فعل بلا نقل و ثانی مستفعل ہوتا ہے اوسکو فعولن سے بدلتے ہین یعنے مجلع یا مخلع ہوا یہ زحاف بحور رجز و متدارک کے متعلق ہے۔
اتبع و ربع مرکب	اس زحاف کو ربع بھی کہتے ہین کہ رکن فاعلاتن مین باجماع مزاحف خبن و قطع و حذف کے خواہ باجماع خبن و ابتر کے عمل رکھتا ہے کہ فعل دونون طرح سے بلا نقل آتا ہے مؤلف واضح رہے کہ اساتذہ نے زحاف ہذا مین صرف باجماع دو زحاف خبن و قطع کے رکن مذکورہ سے فعل لائے ہین الا اگر غور فرمایا جائے تو لفظ تن کو زحاف قطع نہین خارج کرسکتا ہے بلکہ وجہ اسکی زحاف مذکور مین درج ہے ہان اگر زحاف خبن و قطع و حذف تینون کو جمع کرین تو البتہ صحیح ہوسکتا ہے۔
خزل مرکب	یہ زحاف باجماع اضمار و طی کی رکن متفاعلن سے مستفعلن بلا نقل ہوتا ہے اور متعلق بحر کامل کے ہے۔ مولف ہرچند کہ از روے قاعدہ زحاف طی کہ رکن متفاعلن مین ایک فاصلہ صغری و ایک وتد مجموع ہی نہین آسکتا ہے لیکن اساتذہ نے نقل در نقل قائم کرکے زحاف مطوی رکن ہذا مین جو جائز رکھا ہے وہی انسب و صحیح سمجھنا چاہیے۔
حذف مرکب	ساقط کنندہ یعنی گرانا ایک سبب خفیف کا رکن آخر سے مثل فعولن کے کہ فعو ہوا اوسکو فعل سے بدلتے ہین اور فاعلاتن کا فاعلا ہوا اوسکو

معنی و شرح	نام زحاف
بسیط و متدارک و رمل و خفیف و مدید و رجز و سریع و منسرح و مقتضب کی ہی	
بمعنی نقصان کرنا یعنی جمع کرنا زحاف عصب و کف کا بایکدیگر کہ رکن مُفَاعِلَتُنْ سے مُفَاعِیْلُ اسطرح پر ہی کہ رکن مُفَاعِلَتُنْ معصوب کرنے سے مُفَاعِیْلُنْ ہوا اور مُفَاعِیْلُنْ کو جب مکفوف کرینگے تو مُفَاعِیْلُ ہوگا اور یہ زحاف متعلق بحر وافر کے ہے مؤلف ہر چند کہ زحاف کف مین رکن مُفَاعِلَتُنْ نہین آسکتا ہے کیونکہ رکن ہذا مین اول وتد مجموع بعدہ فاصلہ صغری ہے اور تعریف زحاف کف یہ ہے کہ ساقط کنندہ حرف ہفتم آخر سبب خفیف یا وتد مجموع کا ہے نہ فاصلہ صغری کا الا اساتذہ نے اول زحاف عصب رکن مذکور مین لاکر منقول اوسکا مُفَاعِیْلُنْ قایم کرکے اصل رکن اوسکو قرار دیکر زحاف کف مین لاکر مُفَاعِیْلُ ٹھہرایا ہے اس حالت مین یہی قاعدہ اولاد النسب سمجھنا چاہیے۔	نقص مرکب
بمعنی نقصان کرنا یعنی اسقاط سبب خفیف اول کا ساتھہ وتد مجموع کے رکن فَاعِلَاتُنْ مین رکھتا ہے کہ بعد گرانے سبب خفیف و وتد مجموع کے صرف تُنْ رہتا ہے اوسکو فَعْ سے بدلتے ہین اور یہ زحاف متعلق بحر رمل کے ہے۔	جحف مرکب
ساقط کنندہ حرف دوم ساکن کا اول رکن ایک سبب خفیف سے و حرف آخر ساکن کا رکن سبب خفیف سے اور ساکن کرنا ماقبل حرف ساقط کا یعنے اجماع مزاحف جبن وقصر کا ارکان فَاعِلَاتُنْ و مُسْتَفْعِلُنْ منفصل میں کہ اول فَعِلَاتْ ہوتا ہے اوسکو فَعِلَانْ سے بدلتے ہین اور ثانی مُتَفْعِلْ ہوتا ہے کہ اوسکو فَعُوْلُنْ سے بدلتے ہین۔	کبل مرکب

فَاعِ لَاتُن منفصل	مرکب ایک وتد مفروق و دو سبب خفیف سے ہے	ایضاً یہ رکن واسطے امتیاز وتد مفروق کے رکن مَفعُولَاتُ سے نکالا گیا ہے یعنی لَاتُ مَفعُو کہ بوزن فَاعِ لَاتُن کے ہے۔
مُس تَفعِ لُن منفصل	مرکب ایک سبب خفیف و ایک وتد مفروق و پھر ایک سبب خفیف سے بنے ہے	سباعی ہے یہ رکن واسطے امتیاز وتد مفروق کے رکن مَفعُولَاتُ سے نکالا گیا ہے یعنی عُولَاتُ مَفُ کہ بوزن مُس تَفعِ لُن کی ہے۔

مَفعُولَاتُ	مرکب دو سبب خفیف و ایک وتد مفروق سے ہے	سباعی ہے
مُفَاعِلَتُن	مرکب ایک وتد مجموع و ایک فاصلہ صغری سے ہے	ایضاً
مُتَفَاعِلُن	مرکب ایک فاصلہ صغری و ایک وتد مجموع سے ہے	ایضاً

نقشہ دوم تفصیل مزاحف کی۔ ہر چند کہ زحاف بنتالیس ہین الا مطابق ضرورت اشعار کے اردو مین کم آئے ہین اور زحاف تین قسم ہین بعضے حروف کو ساقط و بعضے افزائش و بعضے ترکیب و ساکن کرتے ہین اور اسمین آٹھہ مفرد ہین باقی مرکب اور منجملہ مرکبات کے آٹھہ مزاحف بعد خلیل بن احمد واضع عروض کے متاخرین نے جاری کیے ہین جَبّ و اَثلم و زَلَل و تَخلیع و جَحف و اَربع و تَخنیق و جَدع اور گیارہ مزاحف مرکبات متعلق زحاف خرم کے ہین اونکے ذیل مین مندرج ہین۔

نام زحاف	معنی و شرح
اِضمَار مفرد	ساکن کرنا حرف دوم کا اول رکن فاصلہ صغری سے یعنی ساکن کنندہ تاے مُتَفَاعِلُن کا کہ مُتفَاعِلُن ہوتا ہے او سکو مُستَفعِلُن کہ ہم وزن اوسکا ہے نقل کرتے ہین یعنی بدل لیتے ہین اور یہ زحاف متعلق خاص بحر کامل کے ہے قاعدہ عروضیون کا ہے کہ جب کوئی رکن بسبب مزاحف کے غیر مانوس

نام الفاظ وغیرہ	معنی وشرح وامثلہ
سبب ثقیل	جسکے دونون حروف متحرک ہون مثل بُتَ کی ہے لیکن رکن اوسکا اردو مین نظر سے نہین گذرا ہے۔
وتد	لفظ سہ حرفی کو کہتے ہین دو طرح پر ہے
وتد مجموع	جسکی لفظ سہ حرفی مین دو حروف برابر متحرک اور ایک ساکن ہون مثلاً فَعُوْ و عِلُنْ و مُفَا و عِلَا کی ہے۔
وتد مفروق	جسکے لفظ سہ حرفی مین ایک متحرک اور ایک ساکن اور پھر ایک متحرک ہون مثلاً لَاتُ و تَفْعِ و فَاعِ کی ہے۔
فاصلہ	لفظ چہار حرفی و پنج حرفی کو کہتے ہین دو طرح پر ہے۔
فاصلہ صغری	لفظ چہار حرفی ہو منجملہ اونکے تین حروف برابر متحرک اور ایک حرف ساکن ہو مثل مُتَفَا و عِلَتُنْ کی ہے۔
فاصلہ کبری	لفظ پنج حرفی ہو منجملہ اونکے چار حروف پے درپے متحرک و ایک ساکن ہو مثلاً فَعِلَتُنْ کی ہے یہ رکن اردو مین نظر سے نہین گذرا ہے۔

مثال مسلم ارکان افاعیل ساتھ الفاظ مذکور الصدر کے کہ دس ہین دو خماسی و آٹھ سباعی اور یہی ارکان مذکور ہر بحور کی اوزان مین آتے ہین اور ساتھ مزاحف کے بدلے جاتے ہین

فَعُولُنْ	مرکب ایک وتد مجموع و ایک سبب خفیف سے ہے	خماسی یعنے پنج حرفی ہے
فَاعِلُنْ	مرکب ایک سبب خفیف و ایک وتد مجموع سے ہے	ایضاً
مَفَاعِیلُنْ	مرکب ایک وتد مجموع و دو سبب خفیف سے ہے۔	سباعی یعنی ہفت حرفی ہے
مُسْتَفْعِلُنْ متصل	مرکب دو سبب خفیف و ایک وتد مجموع سے ہے	ایضاً
فَاعِلَاتُنْ متصل	مرکب ایک سبب خفیف و ایک وتد مجموع و پھر ایک سبب خفیف سے ہے	ایضاً

نقشہ اول تفصیل معنی اجزای ارکان فاعیل معہ مثال اوسکے

معنی و شرح و امثلہ	نام الفاظ وغیرہ
نصف شعر یعنے بیت کے آدہے کو کہتے ہین	مصراع
بمعنی مکان و خیمہ کے ہے و بنائے مکان و خیمہ کے لیے اسباب ہر طرح کا چاہیے لہذا اسمین بھی ٹکڑے ہین چنانچہ مثمن آٹھ جزو مسدس مین چھہ جزو و مضاعف مین سولہ و بتیس جزو ہین اور اوسکے نصف کو مصراع کہتے ہین اور اصطلاحاً سخن موزون مقفا کو شعر کہتے ہین کہ قصداً کہے۔	بیت
پہلے جزو کو صدر ۔ و درمیان کے ایک یا دوسرے جزو کو حشو ۔ و آخر کے جزو کو عروض کہتے ہین۔	مصراع اول
پہلے جزو کو ابتدا ۔ و درمیان کے اجزا کو حشو یا ۔ و آخر کے جزو کو ضرب کہتے ہین۔ و بعضے عجز بھی کہتے ہین۔	مصراع ثانی
لفظ دو حرفی کو کہتے ہین دو طرح پر ہے	سبب
جسکا ایک حرف متحرک اور ایک ساکن ہو مثلاً کُن و مَن و فا و عِی و مُس و تُف و مُف و عُو و لَا کی ہے۔	سبب خفیف

غلام حسن خان تخلص بہ عظیم ولد جناب قبلہ و کعبہ دو جہان جناب فتح خان صاحب
اعلی اللہ مقامہ فی اعلی علیین متوطن البدہ فاخرہ جونپور عرض پیرا ہے کہ اساتذہ ماضی و
حال کاملین فن عروض کی جو کتب قواعد عروض مین تصنیف یا تالیف فرما گئے ہین نہایت
ادق و معنی پیچ در پیچ رکھتے ہین اور ہم لوگ فہم و علم ایسا نہین رکھتے کہ اوسکے مطالب
و زحافات غوامض کو دفعتہً سمجھکے عمل مین لاوین اکثر اوقات دوستان ہم صحبت جب
یکجا ہوتے ہین تو علاوہ ذکر و اذکار دیگر کے تذکرہ اس فن کا باحوذا ہوتا ہے اوسوقت مین
نادانستہ کو خجالت دامنگیر ہوتی ہے لہذا حسب ارشاد بعض احباب کے کتب اساتذہ سے
یہ چند اوراق اس فن مین مختصر و سلیس و سریع الفہم واسطے کاربراری و یادگاری
کے زبان اردو مین ترتیب دیکر موسوم بہ عروض اردو (۱۲۸۷) کیا ہے کہ اس نام سے
تاریخ تالیف بھی ہویدا ہے امیدوار سخن دانان صاحب بدرت و محققان والافطرت
و زبان آوران عالی ہمت و معنی نگاران رفیع المرتبت و ناظرین و شایقین اس فن
سے ہون کہ بچشم دوربین دیدۂ حق گزین سے ملاحظہ فرماوین حتی الامکان جہان پر
غلطی و سہو و سقم پاوین قلم اصلاح سے مٹاوین اور بدعاے خیر اس عاصی کو یاد کرین
نکتہ بہ چینی کو راہ ندین کیونکہ الانسان مرکب من الخطا و النسیان ہوتا ہے اور بناے
اس رسالہ کی بارہ نقشون پر منقسم ہے۔

فہرست تفصیل نقشجات کی

نام زحاف	معنی وشرح
	وحجتث کے ہے
عقل مفرد	ساقط کنندہ حرف دوم متحرک کا آخر رکن فاصلۂ صغری سے یعنی گرانا لام کا رکن مُفاعَلَتُن سے کہ مُفاعَتُن ہوتا ہے اوسکو مَفاعِلُن سے بدلتے ہین اور یہ زحاف خاص متعلق بحر وافر کے ہے۔
قبض مفرد	ساقط کنندہ حرف دوم کا اول رکن سبب خفیف سے جو بعد وتد مجموع کے واقع ہو یعنی گرانا پانچوین حرف ساکن کا رکن مَفاعِیلُن وفَعُولُن سے کہ اول مَفاعِلُن بلانقل و دوم فَعُولُ بلانقل ہوتا ہے اور یہ زحاف متعلق بحور طویل ومتقارب ومدید وہزج ومضارع وقریب ومشاکل کے ہے۔
طی مفرد	ساقط کنندہ حرف چہارم ساکن کا دوسبب خفیف سے کہ بے فاصلہ اول رکن کے آئے ہون مثلاً مُستَفعِلُن کو اگر مطوی کرین تو مُستَعِلُن ہوا اوسکو مُفتَعِلُن سے بدلتے ہین اور رکن مَفعُولاتُ سے مَفعُلاتُ ہوا اوسکو فاعِلاتُ سے بدلا یہ زحاف متعلق بحور بسیط ورجز وسریع ومنسرح ومقتضب وکامل کے ہے اور رکن مُس تَفعِ لُن منفصل مین مطوی نہین آتا ہے۔
خبن مفرد	ساقط کنندہ حرف دوم ساکن کا ایک سبب خفیف سے جو اول رکن مین ہو مثل فاعِلُن وفاعِلاتُن ومُستَفعِلُن ومُس تَفعِ لُن منفصل ومَفعُولاتُ کے اول مخبون فَعِلُن و دوم فَعِلاتُن وسیوم مُتَفعِلُن ہوا کہ مَفاعِلُن سے بدلتے ہین وچہارم مثل رکن متصل کے کہ مخبون اوسکا بھی مَفاعِلُن ہوتا ہے اور پنجم کہ مخبون اوسکا مَعُولاتُ ہوا اوسکو فَعُولاتُ سے بدلتے ہین اور یہ زحاف متعلق بحور مدید و

معنی و شرح	نام زحاف
ہوتا ہے پس اوسکو اوسکے وزن مانوس پر بدلتے ہین	
گرانا حرف دوم کا اول رکن فاصلہ صغری سے یعنی ساقط کنندہ حرف دوم متحرک کا رکن مُتَفَاعِلُن سے کہ مُفَاعِلُن بلا نقل رہتا ہے وبعضے اساتذہ کہتے ہین کہ حرف دوم ساکن یعنی تا ے ساکن جو کہ رکن مذکورہ سے مضمر ہو کے آیا ہے یعنے مُتْفَاعِلُن مضمر سے مُفَاعِلُن ہوتا ہے الغرض دونون طرح سے ایک ہی بات حاصل ہوتی ہے اور یہ زحاف متعلق خاص بحر کامل کے ہے	وقص مفرد
ساکن کرنا لام کا رکن مُفَاعِلَتُن سے یعنی ساکن کنندہ حرف دوم کا آخر رکن فاصلہ صغری سے پس مُفَاعَلْتُن ہوتا ہے اوسکو مُفَاعِیلُن سے بدلتے ہین اور یہ زحاف بحر وافر مین آتا ہے۔	عصب مفرد
ساقط کرنا حرف آخر کا سبب خفیف یا وتد مجموع سے منجملہ رکن سباعی کے یعنی گرانا ساتوین حرف ساکن کا مثل رکن مُفَاعِیلُن کے کہ مُفَاعِیلُ بلا نقل اور رکن مُسْتَفْعِلُن سے کہ مُسْتَفْعِلُ بلا نقل اور رکن فَاعِلَاتُن سے کہ فَاعِلَاتُ بلا نقل اور رکن فَاعِ لَاتُن منفصل سے کہ مانند فَاعِلَاتُن متصل کے جسکا مکفوف فَاعِلَاتُ ہوتا ہے اور رکن مُسْ تَفْعِ لُن منفصل سے کہ مانند متصل کے مُسْ تَفْعِلُ ہوتا ہے۔ مولف واضح رہے کہ اگر غور کیا جاے تو رکن مُتَفَاعِلُن مین بھی زحاف ہذا آسکتا ہے کہ جسکا نتیجہ مُتَفَاعِلُ ہوگا الا نہ معلوم کہ کس وجہ سے اساتذہ نے اس رکن کو قلم انداز کیا ہے اور یہ زحاف متعلق بحور ہزج وطویل و مضارع و قریب و مشاکل و رمل و مدید و مقتضب و خفیف	کف مفرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلیدِ درِ گنجینۂ سخن حمد رب ذوالمنن ہے جس نے اس بیت یعنی خیمۂ لاجوردی کو اپنی قدرت
کاملہ سے بے سبب و و تد و فاصلہ کے ٹھہرایا ہے اور اس بحر ناپیدا کنار کو آب و تاب پیدا کرکے
فرش زمردین کو مانند کف او سبز بچھایا ہے جَلَّ جَلَالُہٗ وَجَلَّ شَانُہٗ۔ اور درود و سلام اوس اشرف الانبیا
معشوق ذوالجلال و عاشق خصال کو سزاوار تر ہے کہ باعث ایجاد عالم و نوع بنی آدم ہوا۔
جسکا ادنی معجزہ قرآن مجید ہے کہ اللہ تعالے نے زبان عرب مین نازل کیا اور خود دوائر افلاک
چشم زدن مین طے کرکے عرش معلی پر معراج حاصل کیا اور اپنی برکت و فیض سے جہلا کو
عروض ایمان مین کامل کیا اور قافیہ حسنات مین داخل کیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اور مدح
اہلبیت اطہار علیہم السلام کے جو بارہ ارکان دین کے ہین جنکی تولا دنیا و عقبی مین بفحوائے
قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ہر بشر کے کام آئیگی
تہلکہ حشر سے بچائیگی بہشت عنبر سرشت دکھلائیگی اس مقام پر یہہ حدیث دال ہے۔
مَثَلُ اَھْلِ بَیْتِیْ کَمَثَلِ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَھَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا غَرِقَ وَھَوٰی
خدمات مین ہر بزرگان و خوردان و برادران ایمانی کے خصوصًا جو حضرات اس فن سے ماہر
و شایق ہین۔ یہہ ہیچمدان خوشہ چین خرمن فضل و کمال سخن سنجان حال و قدیم عاصی پر معاصی

حسبی اللہ لا الہ الا ہو

عروض کا یہ رسالہ ہی شاعرون کے لیے — کہ جسکی دید سے ہر بحر مین وہ کامل ہون

جو مشق شعر کرین رفتہ رفتہ کچھ دن مین — عجب نہین ہی کہ اوستادون مین وہ شامل ہون

الحمد کہ درین ایام فرخ انجام گلدستہ معنی کلام آرزوۂ علم قواعد عروض مع بست بحور ولجو یعنی

عروض

ازتصنیف وتالیف شاعر نازک خیال سرآمد اہل کمال وسرخیل اساتذہ ماضی وحال خان والاشان رفیع المکان غلام حسن خانصاحب متخلص بہ عظیم رئیس محلہ مفتی منحلات شہر جونپور حسب الحکم مولوی محمد محسن صاحب مالک مطبع بماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳ ہجری

در مطبع اعظم المطابع جونپور مطبوع گردید